

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ عَمِّا يَرْتَجِعُونَ

حَفْظُ الْأَصْفَى

تعريب اطيف

مشی خدا بخش شاک وارثی

اردو ترجمانی

راشد عزیز وارثی المعروف فقیر مراد شاہ وارثی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، هُوَ الْعَزِيزُ الْمُفْتَنُ

# كتفه الاصلبي

تصنيف اطيف

مشی خدا بخش شائق وارثی

اردو ترجمانی

راشد عزیز وارثی المعروف فقیر مراد شاہ وارثی



پیک انڈھی رائے

مکتبہ وارثی علیوی، جیلم (پاکستان)



## پاوارٹ حق وارٹ



حضرت سید

عبدالسلام

مرف میان بلا کا بیویک

رحمۃ اللہ علیہ

فیضان نظر

حضرت خواجہ

سید میر علی شاہ

رئی چشتی اجمیری

رحمة اللہ علیہ

# عرفان سلسلہ وارثیہ قادریہ

عرفان سلسلہ وارثیہ قادریہ کی ایک بہترین کاؤنٹ  
وارثی کتب اب پی ڈی ایف میں آپ سب وارثیوں کے لیے  
منجانب : رمیز احمد وارثی

جو لوگ سلسلہ کی کتب جو پی ڈی ایف والی پڑھنا چاہتے ہیں  
تو اس نمبر پر رابطہ کریں۔

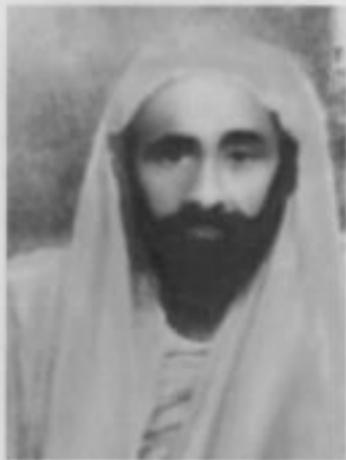
923101157013

# فہرست

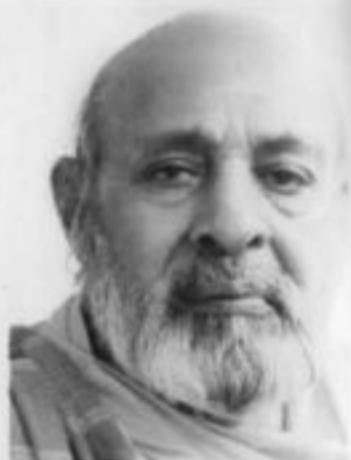
۱	سرورق
۲	عکس اصل سرورق
۳	استدعا
۴	شرف اتساب
۵	اظہارِ تکشیر
۶	قطعہ سالی اشاعت
۷	حرف آغاز
۸	ترجمہ "تجنۃ الاصفیا"
۹	کلام سرکار وارث عالم نواز
۱۰	سلسلہ وارثیہ کے بنیادی مآخذ
۱۱	خصوصی گزارش



امام الفقراء وارث ارث علی سید حافظ حاجی وارث علی شاه قدس سرہ العزیز



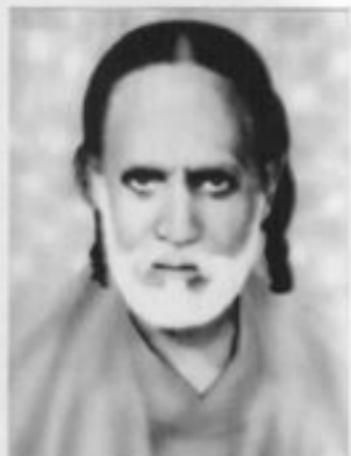
لسان طریقت بیدم شاه وارثی



حضرت حاجی اوگھٹ شاه وارثی



شہید محبت فقیر حیرت شاه وارثی



پنجابی حافظ فقیر حاجی اکمل شاه وارثی



حضرت الحاج فقیر عزت شاہ واریق



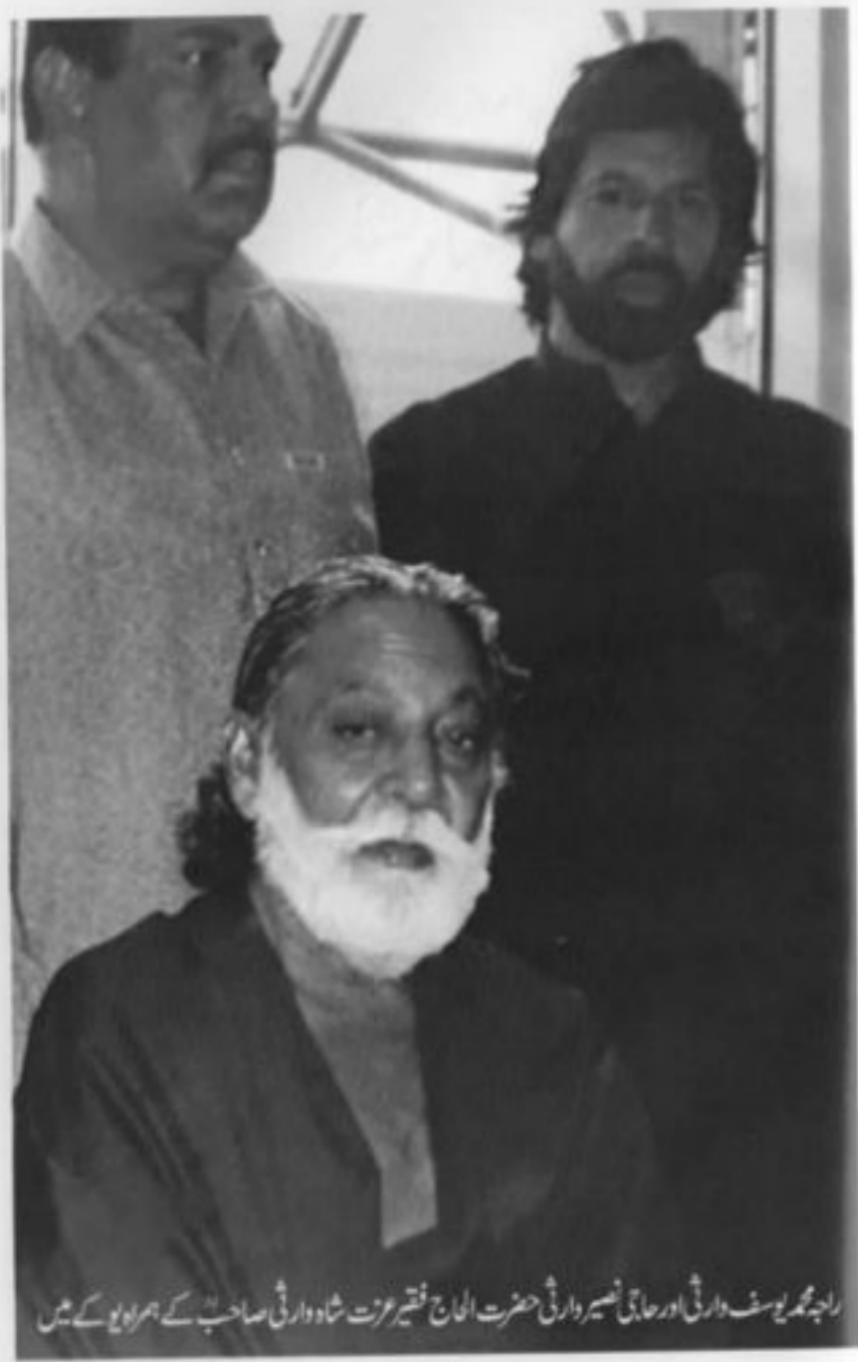
الحاج فقیر سید عنبر علی شاہ واریق



راشد عزز واریق المعروف فقیر مراد شاہ واریق



فقیر حکیم سابر شاہ واریق



راجہ محمد سفواری اور حلقی نصیر وارثی حضرت الحان فتح عزت شاد وارثی صاحب کے ہمراوں کے میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## اظہارِ شکر

میں تھے دل سے اپنے ہر دعیریز

صاحب حال صاحب نظر صاحب دل مشفق و مہربان

استاد المکرم مولانا عبدالسلام چشتی حیدری صاحب

کام مذکور و ممنون ہوں کہ جنہیوں نے ہمیشہ تمام علمی و ادبی، دینی و روحانی معاملات میں  
میری بھروسہ پورہ بہنمائی فرمائی۔ اور ہر حال میں اپنا قیمتی وقت مجھے مرحمت فرمایا۔ میں دل  
کی گہرائیوں سے جناب کی روحانی و جسمانی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے  
اللہ کریم سے دعا گو ہوں۔ آمين ثم آمين یا رب العالمین بحرمت سید المرسلین۔

خاکِ درجیبیت

راشد عزیز وارثی المعروف فقیر مراد شاہ وارثی

## قطعہ سال اشاعت

### ”مرحبا مرجع انوار تحفۃ الاصفیاء“

۲۰۲۰ء

تحفۃ الاصفیاء پر ضیاء  
اس سے آئے گی ایمان و دیں پر جلا  
حاجی وارث علی کا ہے یہ تذکرہ  
تحنے جو عالی نب سید ذی علی  
ان کا سینہ خزینہ تھا عرفان کا  
ان سے پائی ہزاروں نے راو ہدئی  
عده تایف ہے یہ خدا بخش کی  
مہرباں جن پر تھی ذات رب العلی

لائق داد ہیں راشد وارثی

منتقل اس کو اردو زبان میں کیا  
علم و حکمت کا ہے اک یہ گنج گران  
روشنی ان سے - پائیں گے شاہ و گدا  
ان کا اردو ادب پر ہے احسان یہ  
ترجمہ بنا ہوا مرجا حق اوا  
یہ سلامت رہیں دہر میں دیر تک  
چشمہ جاری رہے ان کے فیض کا  
اس کا سال رسا کہہ دو فیض الامین  
”نور آسم رہے تھے تھے الاصفیاء“

۱۹۷۴

از قلم

صاحبزادہ فیض الامین فاروقی سیالوی

مونیاں شریف ضلع گجرات

## ﴿حرف آغاز﴾ -

- ﴿از قلم: راشد عزیز وارثی المعروف فقیر مراد شاہ وارثی﴾ -

سمیٰ چیم، جب مسلسل اور جتوئے کامل انسان کو کبھی منزل متصود پہنچا ہی دیتی ہے۔ بچپن سے ہی مرشدِ کریم سرکار حضور عالم پناہ سیدنا حافظ حاجی وارث شاہ قدس سرہ العزیز سے عقیدت و محبت کا تعلق قائم ہو گیا۔ جس میں والد گرامی حکیم قاضی زاہد سین وارثی المعروف فقیر متصود شاہ وارثی جسی کے شخصیت کی تعلیم و تربیت، حضرت الحان فقیر عزت شاہ وارثی، حضرت فقیر سید عزبر علی شاہ وارثی اجیری اور حکیم فقیر صابر شاہ وارثی مدحک الداعی کی مخالف و مخالف اور زنگا کرم، پنجابی حافظ قبلہ اکمل شاہ وارثی کی خاتمة، القدس آستانہ عالیہ وارثیہ چھپر شریف کی حاضریوں اور سلمہ وارثیہ کے بنیادی مآخذ کے مطابعے دن بدن اضافہ کیا۔

ان تمام بزرگوں کی نسبتیوں اور سلسلہ وارثیہ کی قدیم مستند کتب میں اکثر ایک کتاب "تجنّد الاصنیا" کے حوالے ملتے تھے۔ جو کہ مشین خدا بخش شاہن وارثی دریا آبادی کی تصنیف تھی۔ اور یہ سرکار حضور وارث عالم نواز کی پہلی سوانح حیات ہونے کا اعزاز اور آپ کی بارگاہ، القدس میں پیش ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہ کتاب سرکار وارث پاک کی ظاہری زندگی میں ہی زیور طباعت سے آ راستہ ہو گئی تھی۔

پونک تحقیق کا ذوق رکھنے والے احباب بخوبی جانتے ہیں کہ کسی بھی موضوع پہلی کاوش انتہائی زیادہ اہمیت کی حامل ہوا کرتی ہے۔ اور بعد کی تمام تحقیقات کے

لئے بیوادی مانند کی دیشیت رکھتی ہے۔ پھر وہ سوائیں حیات کے جو، جس شخصیت پر کامی گئی ہے، اس کی زندگی ہی میں شائع ہو جائے، بلکہ اس ہستی کی نظر صدقیت سے بھی گذر چکی ہو اس کی اہمیت و افادیت دوچند ہو جاتی ہے۔ ”تجنّه الاصْنَاف“ ان تمام صفات سے متصف ہے۔ سرکار حضور عالم پناہ آپ اب تک جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان سب کی بنیاد اسی عظیم اولیٰں کتاب پر ہے۔ اسی چیز کے پیش نظر میں نے اس کتاب کی تماش اور اس کے تجزیہ کی کاوش کا فیصلہ کیا۔

میں نے ہندوستان، پاکستان اور انگلینڈ میں بے شمار لوگوں سے رابطے کئے اور مختلف کتب خانے چھان مارے لیکن یہ کتاب کہیں سے دستیاب نہ ہوئی۔ میں نے بہت نہ باری اور تماش جاری رکھی۔ اسی اثناء میں میرے ایک انجامی عزیز اور مہربان دوست جناب صاحبزادہ حسن نواز شاہ نے خبر دی کہ آپ کی مطلوبہ کتاب خدا بخش لاہوری ہی پڑنے، بہار میں موجود ہے۔ پھر اسی سال انہیوں نے کمال شفقت و مہربانی فرماتے ہوئے مجھے اس کی پی ڈی ایف فائل ملکوں کے دی۔ اس عنایت و نوازش حسن بھائی کا جس قدر بھی شکریہ ادا کروں وہ کم ہے۔ میں ڈل سے ان کے علم و عمل میں برکت اور فلاح دار ہیں کے لئے دعا گہوں۔

خدا بخش شاائق کا تعلق دریا آباد (بارہ بھکی، یونی) کے مردم خیز خلطے سے تھا۔ آپ کے والد گرامی منتہی بھی بخش عاصی دریا آبادی بھی اعلیٰ علمی و ادبی اور دینی و روحانی ذوق کی حامل شخصیت اور ایک قادر اکاام شاعر تھے۔ تماش بسیار کے بعد خدا بخش شاائق صاحب کی درج ذیل کتب کی خبر ملی ہے:-

- طی اول: مطبع قصیری عظیم آباد پٹنہ، بہار، ریخانی ۱۳۰۶ھ بہ طابق وکبر ۱۸۸۸ء۔
- طی ثانی: انڈین گرینلیکس پرنس، بانگلہ پور، بانگلہ ۱۳۰۸ھ بہ طابق وکبر ۱۸۹۰ء۔
- ۲۔ مخطوطات حاجی وارث علی شاہ: خطی، ۷۷، ۱۸۷۷ء۔
- ۳۔ دیوان شاہق "گاشن فیض"، فارسی: محرر ۱۲۹۰ھ، مطبوعہ محروم الحرام ۱۳۰۵ھ۔
- ۴۔ مشنوی شاہق، فارسی: مطبوعہ: مطبع نامی مشی نول کشور، ۱۲۹۲ھ۔

ان اصنیف میں سے "تحفة الاصنیف" کا اردو ترجمہ طریقت کے شاہقین کی نذر ہے۔ کسی دوسری زبان سے اپنی مادری زبان میں ترجمہ کوئی آسان کام نہیں ہوتا۔ چونکہ صاحب اصنیف اپنے مشاہدات اور واردات تقریباً قامبند کرتا ہے۔ لہذا اس کے تخلیل اور بالطفی کیفیات کو صحیح اور مکمل طور پر سمجھنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ اسی وجہ سے بے شمار تراجم وہ ادبی لطف نہیں دیتے جو اصل کتاب اپنے اندر رکھتی ہے۔ پھر اس بات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے کہ ادبی محسان کو برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ اصل مقصد و معا مصنف کے مطلبہ نظر کا ایامہ بھی ہے۔ راقم جو کچھو قارئین تک پہنچانا چاہتا ہے اگر وہ نہ پہنچ سکے تو ایسے ترجمہ و تشریح کا کوئی فائدہ نہیں۔

میں نے کوشش کی ہے کہ اس نادر اور مستند ترین کتاب کو بہتر اور احسن روپ میں قارئین تک پہنچاؤں۔ اس مقصد کے لئے میں نے افغانی اور بامیاوارہ دونوں قسم کے تراجم کا سجارا لیا ہے۔ اور کوشش کی ہے کہ اصل متن کے زیادہ سے زیادہ قریب رہتے ہوئے مفہوم یا ان کیا جائے تاکہ ترجمہ کا حسن بھی برقرار رہے اور متن کے مفہوم میں بھی کوئی کمی نہیں ہو۔

جب میں نے "تحفة الاصنیف" کتاب کا نام سنات تو ذہن میں یہی تھا کہ اس

کتاب میں مختلف صوفیائے کرام اولیائے عظام کے احوال ہوں گے۔ لیکن جب کتاب سامنے آئی، پڑھی تو پڑھ چاکر مصنف نے بیان اصفیا سے مراد صفات لی ہیں۔ اصفیاء کا واحد صفاتی ہے، جو عربی زبان و ادب میں خالص اور صاف کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ گویا "تحفۃ الاسفار" سے مراد اپنے مرشد کریم حاجی وارث طی شاہ قدس سرہ العزیز کی صاف ستری، خالص اور پاکیزہ صفات کا تخفہ ہے۔

اس کتاب کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے آخر میں مصنف نے سرکار حضور عالم پناہ کی کہی ہوئی چند ایک ملحوظات کو بھی پیش کیا ہے۔ یہ ایک ایسی مذفرہ خصوصیت ہے کہ جو کسی اور کتاب میں موجود نہیں ہے۔ اکثریت کو اس کا علم نہیں لیکن پڑھ رگ فقراء کے اقوال کی سداقت اس کتاب نے ثابت کر دی کہ سرکار وارث پاک نے عالم جوانی میں حمد و نعمت اور مناقب بھی انکم فرمائیں۔

جبکہ اس کتاب کے فتنی حیاں اور اس کے مصنف کی مختلف علوم و فتوح اور اصناف پر دسترس کا تعلق ہے تو اس کا انکلبار آپ اس کتاب میں جا بجا پائیں گے۔ قرآن و حدیث کے حوالے، جلیل التدریصوفیائے منتظرین کے ملحوظات، تاریخ نویسی کا اہتمام، قدیم استاد شعرا کے کام سے مزین عبارتیں، نظم و نثر کا حسین امتحان، خوبصورت تشبیبات و استعارات، ملاست و روانی، اچھوٹی اور نجی نئی اصناف کا استعمال اس کتاب کی خوبی اور اس کے لاکن مصنف کے علمی و ادبی اور روحاںی مقام و مرتبہ اور ذوق و شوق کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ لیکن ان سب سے بڑھ کر یہ تصنیف ادیف مصنف کی اپنے مرشد کریم سرکار وارث عالم نواز سے بے پناہ عقیدت و محبت کا ملکہ ہے۔ اور دراصل یہی وہ بنیادی صفت ہے کہ جس نے اس تصنیف کو ایک ایسا

خوبصورت اور خوشنما باغ بنادیا کہ ہر آنے والے نے اس سے خوشی جتنی کی۔ اور فیضیاب ہوا۔

حروف آغاز کے آخر میں، میں اپنے احباب جناب صاحبزادہ حسن نواز سہروردی، جناب قاضی فاروق حیدر اہن قاضی حافظہ نذر حسین شاد فاروقی، راجہ محمد یوسف وارثی، حاجی محمد نصیر وارثی، حسیب احمد محبوبی، برادرم نصیا، الحج طوی وارثی، ڈاکٹر راشد علی اویسی، ایاز شبیاڑ پرائز اور اپنے انتباہی مہربان، شفیق اور محترم استاد مکرم جناب مولانا عبدالسلام چشتی حیدری مدظلہ العالی اور جناب صاحبزادہ ہجر فیض الامین فاروقی چشتی سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حوالہ میں منتکورہ و ممنون ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب کی دستیابی سے لے کر ترجمہ، ترتیب و ترجمیں اور اشاعت تک بھر پور معاونت کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو اس کارخیر میں تعاون پر جزاۓ احسن سے نوازے۔

یہاں میں خصوصیت کے ساتھ صاحبزادہ ہجر فیض الامین فاروقی چشتی سیالوی صاحب کا ذکر خیز کرنا چاہوں گا۔ میراں سے تعارف مشفت و مہربان بزرگ دوست حاجی مرید احمد چشتی سیالوی صاحب مر جوم و مغفور کے ذریعہ تقریباً میں سال پہلے ہوا۔ جب سے اب تک مسلسل آپ کی شفقتوں اور محبتوں سے مستنید و مستفیض ہو رہے تھے۔ موصوف ایک عالم ہا عمل، عامل بے ریا، صوفی با صفا اور شاعر بے بدل تھے۔ حمد، نعمت اور مناقب گوئی کے علاوہ انہیں اللہ کریم نے سب سے زیادہ جس میدان میں ملکہ عطا فرمایا تھا وہ فن تاریخ گوئی تھا۔ جسے انہوں نے باہم عروج تک پہنچایا۔ اکثر اوقات میں نے انہیں کسی شخصیت کے بارے میں فتاویٰ چندالانا ڈا اور تو ارنٹ پہنچایا۔

سے آگاہ کیا لیکن انہوں نے جو قطعہ تاریخ لکھ کے دیا وہ اُس شخصیت کے اس قدر مطابق ہوتا کہ کوئی آپ نے اس شخصیت کوں کے یاد کیجئے بھال کے یہ لکم کیا ہو۔ یہ امر اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ یقیناً آپ روحانی، باطنی نظام سے مسلک ایک ایسی صاحبِ نظر ہستی تھے کہ جن کی نگاہوں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی تھی۔ آپ بے پناہ خصوصیات کے حامل انسان تھے۔ حلم و ہر دباری، شفقت و محبت، علم و عرفان، زبدہ درج، غنو و در گذر، صاف گوئی اور طبیعت و مزان کی رزمی تجھی صفات غالباً نے موصوف کو ایک عام شخص سے ایک عظیم شخصیت ہوا دیا۔ آپ جب بھی ملتے انتہائی محبت سے گلے لگاتے، شفقت فرماتے، عزت دیتے۔ واللہ وہ سلف صالحین کی ایک یادگار اور طلاق پھرتی تصویر تھے۔ جو ۲۱ دسمبر ۲۰۱۹ء کو ہم سے جدا ہو گئے۔

میں نے جب بھی انہیں کسی شخصیت، کتاب یا متنام کے حوالے سے قطعہ لکھنے کی درخواست کی تو انہوں نے فی الفور مخفی ایک دو دن کے اندر اندر انتہائی خوبصورت قطعہ لکھ کے بھیج دیا۔ اس کتاب "تحنیۃ الاصلیا" کا قطعہ تاریخ اشاعت ان کی آخری یادگار ہے۔ میں نے حضرت کے وصال سے ایک ہفت قبل احتیا خا کتاب کے پر لیں میں بھیجنے سے پہلے ہی آپ سے گزارش کی کہ اس کا قطعہ لکھ کے بھیجیں تو انہوں نے اگلے ہی روز ایک انتہائی خوبصورت قطعہ لکھ کے بھیج دیا۔ جو اس کتاب میں نذر قارئین ہے۔ دعا ہے کہ اللہ غور الرحیم موصوف پر بے بھارتوں کا نزول فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اپنے حبیب پاک ﷺ کے قرب سے نوازے۔ آمين ثم آمين یا رب العالمین بحق سید المرسلین ﷺ۔

## - ترجمہ تصنیف "تحفۃ الاصفیا" -

### حمد باری تعالیٰ جل شانہ

۱۔ حمد اس شہنشاہ کوں و مکاں کے لائق ہے جو با دشاؤں کا با دشائے ہے۔ یہ زبان کی تکوار کی آب و تاب کو ہے حاجتی ہے۔

۲۔ جو کچھ ہوا اور مٹی اور نور و نار موجود ہیں۔ اس ذات باری تعالیٰ کا حسن ہر جگہ اور ہر شے میں دکھائی دیتا ہے۔

۳۔ ہر جگہ اسی کے جمال کا شہر ہے۔ کائنات کے ہر ذرۂ نے اسی سے حصہ پالا ہے اور اسی سے فیضیاب ہوا ہے۔

۴۔ خداۓ بزرگ و برتری کے انوار سے پھر ایک تینی موئی بن گیا ہے۔ اس کے اسرار سے قطرہ اعلیٰ موئی بن گیا۔

۵۔ آدمی کی کیا طاقت ہے، کیا حیثیت ہے کہ اس کے مقابلے میں محمد الہی کے معاملہ میں آسمان بھی پریشان ہے اور ستارے کی آنکھ بھی حیران ہے۔ یعنی سب اس معاملہ میں بے بس ہیں۔ اور اس کی حمد و ثناء کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

۶۔ کیفیت اور کیمیت سے اللہ عز و جل کی ذات با برکات تکمیل طور پر پاک ہے۔ نیز اللہ خوشنی اور غمی سے بھی پاک ہے۔

۷۔ اللہ بزرگ و برتر کے اوصاف کا مل و مقام بہت بلند ہے۔ تو وہاں ہمارے وہم و خیال کا پرندہ کیسے پر مار سکتا ہے۔ اس کی پرواز کیا ہو گی۔

۸۔ اللہ تعالیٰ کے حسن و جمال کے اوصاف کے شاہد لوگوں کی ہاتون کی طرف

تو پہ نہیں دیتے۔ کیونکہ انہیں لوگوں کی تعریف کی حاجت و ضرورت نہیں ہوتی۔

## نعت و سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام

۱۔ نعت اور تعریف فتنہ شہنشاہ دوجہاں ﷺ کے لئے جائز اور رواہ ہے۔ آپ کا جلوہ افروز ہونا مظہر نور خدا ہے۔

۲۔ تو رقدی یعنی آپ کی تخلیق میں پوشیدہ ہے۔ جو ہر حقیقی اور وجود از لی آپ کی ذات سے ظاہر ہے۔

۳۔ والقسم والشجاعی کا معنی آپ کی صورت مقدسہ ہے۔ اور بدر الدجی کی معنوی صورت اطہر آپ ہیں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ایک سورۃ کے قائم مقام ہے اور آپ اس سورۃ کی ایک آیت (ثانی) ہیں۔ آپ کی ذات با برکات مظہر شان صدیت ہے۔

۵۔ کوئی نک کے پیدا ہونے کا سبب آپ کا وجہ پاک ہے۔ تمام تربلندی و پستی آپ ہی کے طفیل ہے۔

۶۔ اس شہنشاہ دو عالم ﷺ پر ہمیشہ درود و سلام ہو۔ آپ کی تمام آن اور جملہ اصحاب پر بھی ہمیشہ سلام ہو۔

## در منقبت آل اطہار

۱۔ آپ کی آل اطہار سورج اور چاند سے بڑھ کر حکٹنے والی ہے۔ آپ کی آل میں سے ہر ایک فرد دین کا بادشاہ ہے اور منفرد شان رکھتا ہے۔

۲۔ حضور مجی اکرم ﷺ دریا کی مثل ہیں اور آپ کی آل اطہار اس دریا سے نکلنے

- والي ندی کی مانند ہیں۔ (اگر کوئی دلیل ہے تمہارے پاس تو بیان کر کر) بھلاندی دریا سے کیسے جدا ہو سکتی ہے؟
- ۳۔ اگر نبی رحمت ~~بلا عزت و بخیریم~~ کا بادل ہیں تو آپ کی بے ریا آل پاک اس بادل سے برستے والی رحمت کا پانی ہیں۔
- ۴۔ اگر نبی پاک ~~بلا عزت و بخیریم~~ کی ذات انور و شفی دینے والا سورج ہے تو آپ کی آل پاک اس سورج سے نکلنے والی کرنوں کی مانند ہیں۔
- ۵۔ اگر نبی کریم ~~بلا عزت و بخیریم~~ کی ذات اقدس دین کا درخت ہیں تو یقیناً اس درخت کی شاخیں آپ کی آل کریم ہیں۔

### در منقبت اصحاب کبار

- ۱۔ دین کے اركان آپ کے چار یاڑ ہیں۔ وہ مہرو محبت سے پُر ہیں اور بکر و فریب سے خالی ہیں۔
- ۲۔ ان میں سے ہر ایک دین کے اسرار کا خزانہ ہے۔ دین کی مشکلات کو ان میں سے ہر ایک آسان کرنے والا ہے۔
- ۳۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی دین کا محل ہنانے میں صرف کی۔ اور اس دین کو مشبوط کرنے کے لئے انہوں نے اپنے سر و حرث کی بازی لگادی۔
- ۴۔ ان میں سے ایک صداقت کے تاج سے سرفراز ہوئے۔ ایک (دوسرے) عدل کے میدان میں سر بلند ہوئے۔ دین آپ کے دو مریض عدل کی بلندی پہنچا۔
- ۵۔ ان میں سے ایک (تیسرا) نے حلم اور حیا کا مقام ارفع پایا۔ اور ایک

- (چوتھے) نے بزرگ شمیر و خیر اہل اسلام کے لئے تکووا۔
- ۶۔ کوئی شخص ان میں سے کسی ایک کو دوسرا سے پر فضیلت کیسے دے سکتا ہے۔
- جب کہ ان میں سے ہر ایک ان اوصاف کا جامع ہے۔
- ۷۔ آپ کے چاروں یار حرم کی دیواریں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کعبہ کی طرح عزت و آبرود والا ہے۔
- ۸۔ ہماری مراد ابو بکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ وعلیؓ ہیں۔ جو اہل صدق، صاحب عدل، حامل شرم و حیا اور منفع و لایت ہیں۔

### عرض کیفیت مؤلف

#### بے تحریر مناجات و ربارگاہ قاضی الحاجات

- ۱۔ اے شبہنا ہوں کے شبہنا ہوں میں دست بستہ، پائشکت، غذر خواہ تیری بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہو گیا ہوں۔
- ۲۔ یا اللہ میں گناہوں سے بھرا ہوں۔ میرا چھرو گناہوں کی وجہ سے سیاد ہے۔ میری خراب ختہ حالت کی طرف ایک نکاہ فرمادیجئے۔
- ۳۔ میرے جرم اور خطاؤں کو معاف فرمائیے۔ اے فٹکی اور تری کے بادشاہ مجھ پر حرم فرمائیے۔
- ۴۔ میری بڑی بڑی غلطیوں کو ندیکھئے۔ بلکہ اپنی رحمت کی ایک نظر مجھ سیاہ کار پر فرمادیجئے۔
- ۵۔ یا اللہ اگر آپ کی رحمت میری مددگار نہ ہوئی تو میں بے کار ہوں۔ مجھ سے

کوئی کام نہ ہو سکے گا۔

۶۔ یا اللہ! آپ کے سوا کون ہے جو میری مدد کرے۔ سوائے اس کے کہ آپ کا لطف و کرم میری غنواری کرے۔

۷۔ اپنے جرم و عصیاں کو جب میں یاد کرتا ہوں تو شاش بید کی طرح کانپ آنٹھ ہوں۔

۸۔ میں ایک ہوں اور سو آرزوں میں دل میں رکھتا ہوں۔ یقیناً میں ان کے ہاتھوں عاجز ہو گیا ہوں جس طرح گدھا کچڑ میں عاجز آ جاتا ہے۔

۹۔ میں ایسا دل رکھتا ہوں جو سوچوں سے بھرا ہوا ہے۔ ہاتھ میں تین ہے اور دل کام میں صرف ہے۔

۱۰۔ میں اکثر خوابشاتِ نفس کے ہاتھوں بے بس ہو گیا ہوں۔ ہائے افسوس! کہ میں آج عاجز آ چکا ہوں۔

۱۱۔ ہائے اس خالقِ نفس نے بیشہ ہاتھ دکھایا اور ہر لمحہ ایک نیا ہی رنگ دکھایا۔

۱۲۔ اے پریشاں اور رثیعی دل خدا بخشن! تو اپنے ربِ کریم کی مہربانی پر توجہ رکھ۔

۱۳۔ اگر اس کا لطف و کرم مجھ پر ہو گیا تو میرے گناہ نیکوں میں بدل جائیں گے اور طاعت کی طرح روشن ہوں گے۔

### ڈروصفِ مرشد

۱۔ آ جا ساتی! آ جا۔ میں تمہاری یہ ہوں، کتو بے حد شیرت رکھتا ہے۔

۲۔ اس رثیعی دل کے پیانے میں میئے عرفان کا ایک گھونٹ ڈالتا کہ میں اس

- قابل ہو جاؤں کا اپنے مرشد کریم کی تعریف بیان کر سکوں۔
- ۳۔ (اس کے فیض سے) میرا قلم آج رات بہت ہی خوب لکھ رہا ہے۔ اور میرا نام اڑنے والے پروں کا حامل ہن گیا ہے۔
- ۴۔ میں اپنے مرشد کریم کی توصیف بیان کرنے کا خیال رکھتا ہوں۔ جو ایسا شاہ ہے کہ سورج اور چاند کو روشنی عطا کرنے والا ہے۔
- ۵۔ وہ ایسا شاہ خوبیاں ہے کہ اگر اپنی مسکون نہ کہوں سے اشارہ کر دے تو عشق اپنی جانیں تک وار دیں۔
- ۶۔ وہ ایسا باادشاہ ہے کہ جس کا حکم تمام حکومات پر چلتا ہے۔ جو حبیبِ احمد رسول ﷺ اور محبوبِ خدا ہیں۔
- ۷۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں نہیں خاص ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کی آل اطہر پر قربان ہونے والے ہیں۔
- ۸۔ حضور سرورِ کائنات ﷺ کے ادکانات پر اعلیٰ ہونے کے لئے ہدایت کر بستہ رہتے ہیں۔ اور آپ کے یاران ذیشان پر قربان ہونے والے ہیں۔
- ۹۔ آپ کی خوشبو کے بارے میں اہل فتنہ تین کنائے ہے۔ اور فرشتے آپ پر صلی علی پڑتے ہیں۔
- ۱۰۔ ان کا دل اللہ کے ساتھ ملا ہوا ہے اور جن ان کے ساتھ اس طرح ملا ہوا ہے جس طرح پھول خوشبو کے ساتھ اور خوشبو پھول کے اندر پوشیدہ ہوتی ہے۔
- ۱۱۔ واؤ واؤ! سبحان اللہ۔ اللہ کی حسم کیا ہی بلند اور عالیٰ بارگاہ ہے۔ آپ معرفت کے آسمان کا سورج ہیں۔

- ۱۲۔ اگر آسان آپ کے نزدیک چمکدار چہرے کی مانند ہے تو عرش آپ کے نزدیک مانند فرش ہے۔
- ۱۳۔ اہل عالم آپ کے نور سے ہدایت پاتے ہیں اور سورج آپ کے خادموں میں سے ایک ہے۔
- ۱۴۔ آپ کے وجوہ مبارک گونور کے ناف سے ڈھک دیا گیا ہے اور آپ کو نبی نور انسان کے لئے بطور وسیلہ شہرت عطا ہوئی ہے۔
- ۱۵۔ جب وہ کسی پناہ و کرم ڈالتے ہیں تو اس کے سوئے ہوئے نصیب جاگ اشتعتے ہیں۔
- ۱۶۔ اگر آپ کی جسم گنور نیند پسند کرے تو جنت کی حوریں اپنی زخموں سے آپ کے زخم اور سے گمس رانی کرتی ہیں۔
- ۱۷۔ آنھوں جنت کے دروازوں کی چاہیاں آپ کے ہاتھوں میں ہیں۔ اور فرشتے آپ کے سامنے دست برستہ کھڑے ہیں۔
- ۱۸۔ بات کرتے وقت جب آپ اپنے لب کشا فرماتے ہیں تو غصے آپ پر درود پڑھتے ہیں۔
- ۱۹۔ آپ حق تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا نشان ہیں۔ اگرچہ اسراء حق آپ کی زبان میں پوشیدہ ہیں۔
- ۲۰۔ بلبل آپ کی تعریف میں غزل خوان ہے۔ آپ کی خوبیوں سے پھول کا ہی انہن چاک ہو گیا ہے۔
- ۲۱۔ ہر شخص جو بھی زبان جانتا ہے وہ اسی زبان میں آپ کی تعریف کر رہا ہے۔

۲۲۔ مقتل کا گھوڑا اس قدر تیز رفتاری کے باوجود آپ کی تعریف کے راستے میں رسائی نہیں رکھتا۔

۲۳۔ جناب حاجی دارث تملی شاہزادگی قدرت کا اک نشان ہیں، بلندی کا آسمان ہیں اور مرتبہ کے لحاظ سے باشاد ہیں۔

خداوند عالم کی حمد و شنا اور رسول اکرم ﷺ کی تعریف کے بعد یہ فقیر تیر کترین خلائق خدا بخش مخلص پہ شائیق، الشاس کے گناہ معاف فرمائے اور اس کے بیویوں کی پردوہ پوشی فرمائے، جو اور وہ کے قصب دریا آباد کار بننے والا ہے، اللہ تعالیٰ ہرے حالات سے اس کی خلائقت فرمائے اور شعورِ مطاد عطا فرمائے، کتبِ طیف واقف اسرار دیوان حافظ، مشنویِ مولانا روم کہ جن کی مثل موجود نہیں ہے اکثر اس کی مطاد میں مصروف رہتا ہے۔ اور ان کتابوں کو رات دن اپنی ننگا ہوں کے سامنے رکھتا ہے۔  
دورانِ مطالعہ ایک دن جب یہ اشعار نظر سے گزرے تو ہوشِ عکانے آگئے۔

۱۔ ہیر پکڑ لے کر طریقت کا سفر بغیر مرشد و رہبر کے آفتوں اور خوف و خطر سے مجرما ہوا ہے۔

۲۔ جو شخص بغیر ہیر و مرشد کے اس راہ پر چلتا ہے وہ شیاطین کے ہاتھوں گمراہ ہو جاتا ہے اور کنونیں میں جا گرتا ہے۔

ان اشعار کے نظر سے گزرتے ہی میں فوراً ایک مرشد بادقاڑ کے دیدار کی تمنا دل میں لئے ان کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ ایک دن جناب کرامت انتساب سادھو میاں صاحبِ سدھوری سے اس سلسلہ میں میں نے پوچھا کہ جناب ارشاد فرمائیے کہ بیوت فرض ہے یا واجب، انت ہے یا مستحب؟ آپ نے فرمایا کہ اس کے انتصاص

میں بہت اختلاف ہے۔ اور مختلف اقوال بہت زیادہ ہیں۔ کچھ لوگ اس پر قسم ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”اے ایمان و اول تقویٰ اختیار کرو اور اللہ کی طرف رسائی حاصل کرنے کے لئے کوئی وسیلہ اختیار کرو۔“ اس وجہ سے بیعت کا حکم واضح فرض معلوم ہوتا ہے۔ اور سب کاموں سے اس کا مقدم ہو جائے ضروری محسوس ہوتا ہے۔ بعض اس کی تردید کرتے ہیں کہ اگر بیعت فرض ہو تو اس کا منکر کافر ہوتا۔ حالانکہ بیعت کا انکار کرنے والا بالاتفاق کافر نہیں ہے۔ بہر کیف جس طرح بھی ہو بیعت کرنا فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ گناہوں کا ترک کرنا اور تقویٰ پر استقامت اختیار کرنا اس کے بغیر مشکل ہے۔ بیعت کے بغیر سلوک کے راستے میں قدم نہ رکھو۔ عتل مندوں نے کہا ہے کہ جس کسی کا کوئی چیز نہ ہو اس کا پیر شیطان ہوتا ہے۔

اس سلوک کے راستے پر انہیٰ عتل مندوں کے ساتھ قدم رکھنا چاہئے۔ بغیر سوچتے سمجھتے کسی کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہئے۔ مولا ناروم ارشاد فرماتے ہیں:-  
(ترجمہ شعر) اکثر اوقات شیطان انسان کے روپ میں ظاہر ہوتا ہے اس لئے ہر آدمی کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہئے۔

جناب موصوف کی ہدایت کے مطابق ہزار بھیوں پر تلاش کرنے کے بعد ایک کامل کے بارے میں سن۔ مگر صحیح معلوم نہ ہو سکا۔ یاد رہے کہ اکثر صاحب جوش اپنی کوششوں میں ہا کام رہتے ہیں۔ عتل مندوں نے کہا ہے:- (ترجمہ اشعار)  
۱۔ اے نقیر! فقر و تقویٰ کیا ہے؟ اس کا معنی یہ ہے کہ بادشاہ اور امیر آدمی سے لامعن ہو جانا۔

۲۔ بادشاہ کے دروازے پر نہ جاؤ اور اس کا چہرہ نہ کیجو۔ اگرچہ قارون کا خزانہ بھی

و سے تو اس کی طرف نہ دیکھ۔

- عما وہ ازیں میں تینی طور پر جانتا ہوں کہ کوئی زمان اللہ کے ولی سے خالی نہیں  
ہے۔ چونکہ عقولِ مندوں نے کہا ہے:- (ترجمہ اشعار)
- ۱۔ قدیم نور سے ایک چکٹ ظاہر ہوئی اور حضور نبی کریم ﷺ کی ذات پاک میں  
نہبرگئی۔
  - ۲۔ جب نبی پاک ﷺ نے اس دنیا سے رحلت فرمائی تو یہ قبامولاعلیٰ پر راست  
آئی۔
  - ۳۔ جب مولاعلیٰ نے جنت میں نجکانہ بنا�ا تو یہ صفت اولیائے کرام میں خلائق  
ہوئی۔
  - ۴۔ بہیش اولیاء اللہ تعالیٰ اور موجود ہیں، یکے بعد دیگرے۔ فرشتوں کی طرح  
پاک سیرت پاک صورت ہیں۔
  - ۵۔ آسمان کی گردش اللہ کے ولی سے خالی نہیں۔ کبھی ولی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی  
پوشیدہ۔
  - ۶۔ اللہ کے ولی کی کرامت کا انکار نہ کر۔ بدگانی کے راستے پر نہ چل۔
  - ۷۔ اگر تو کامل اعتقاد اور صاف دل رکھتا ہے تو پھر بات یہی ہے کہ تو اس پر  
بات کے خلاف نہ جان۔
  - ۸۔ پاک ہو جا۔ اسے پاک سیرت اپاک ہو جا۔ آگ کی طرح اپنا سر بلند نہ کر۔  
ہلکہ مٹی کی طرح ہیں۔ یعنی یا جزوی اختیار کر۔
  - ۹۔ ہوش کر اور سمجھدار ہیں جا اور میری بات غور سے ہیں۔ بزرگوں کی کرامات پر

ٹک نہ کر۔

۱۰۔ اچھی سوچ کو اور اچھائی دیکھو اور اچھی بات کہ۔ اللہ کے عاشقوں کے عیب ہرگز خلاش نہ کر۔

پس بڑی خلاش کے بعد، اکثر شہروں کے سفر کرنے کے بعد اور اپنے زمانے کے بعض صالح لوگوں کی قدم بوسی کے بعد صفاتِ حمیدہ اور اوصافِ پسندیدہ کے حامل بزرگ جنابِ تقدس مأب قطب زمان محبوب بیرون سلطان العارفین برہان الحجتین خلیفہ الہی عالمہ علوم اسلامی امام شریعت پیشوائے طریقت عالم حقیقت معرفت آگاہ حضرت سید وارث علی شاہ حاجی الحرمین الشافعی، اللہ عزوجل آپ کو بھی زندگی عطا فرمائے، آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کی کرامات میں اضافہ فرمائے، جس ہستی کے بارے میں یہ صفات سنی جیسے جب ان کی زیارت کی تو بے اختیار میری زبان پر یہ شعر جاری ہو گیا:-

(ترجمہ شعر) اے وہ شخص کہ جس نے نالکن دیکھا نہیں بہتر یہ ہے کہ اب تو مزید چلانا (یعنی خلاش و تجویز کرنا) اور سنتا چیزوں سے اور اپنی آنکھ سے دیکھو۔

اچاکنک دلی سے ایک عزیز سید سرفراز علی تفریق دار قصہ انجھی، پر گنہ دریا آباد، ضلع بارہ بکھی دوڑتا دوڑتا آیا۔ اور یہ مرشدہ جان تو از نایا کہ خلاصہ خاندان رسول اشتفیں سید وارث علی شاہ صاحب حاجی الحرمین الشافعی ردوی تشریف میں تشریف لا رہے ہیں۔ آج وہ قصہ دریا آباد میں رونق افرزوں ہوں گے۔ اس وجہ سے کہ تمیر جگر دوڑ آپ کی قدم بوسی سے قبل ہی میرے دل میں لگا ہوا تھا، فوراً اس خوشخبری کو من کر انتہائی خوشی اور شوق کے ساتھ میں اٹھا اور اس نعمتِ غیر مترقبہ کو اپنے لئے نو عزم سمجھتے

ہوئے دور تک آپ کا استقبال کرنے کے لئے گیا۔ اور اپنے فتحیر خانہ کو روشنی اور رونق بخش کے لئے آپ کو دعوت دی۔ اسی جمادی کے مبارک دن ۱۷ جمادی الاولی ۱۴۹۸ھ کو اس پھولوں جیسے زخ انور والی ہستی سے شرف بیعت حاصل کیا۔ یوں سمجھتے ہوئے کہ میں نے ساتوں والاتوں کی حکمرانی حاصل کر لی۔ اور شجرہ ریا کو چھوڑتے ہوئے میں آسان کی بلندی پہنچ گیا۔ جس وقت وہ دست یہ الہی میرے باحتج میں آتا تو کیا بیان کروں کہ میرے سیاہ دل پر کیا کیفیت طاری ہو گئی۔ (شعر)

مطلع دل پر مرے چھایا تھا زنگار خودی  
چاند بدی میں چپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

بیعت کی سعادت حاصل کرنے کے بعد میں نے آنحضرت سے پوچھا کہ میں کون سے سلسلہ عالیہ کے ساتھ خوش نصیب اور سعادت مند ہاں ہوں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ قادر یہ خاندان اور خواجہ گان چشت اہل بہشت کے ساتھ تو وابستہ ہوا ہے۔ اور اسی ہاپر ہمیشہ شجرہ قادر یہ پڑھنے کی اجازت ملی۔ چنانچہ خاکسار نے اس شجرہ کو مختلف صورت میں پیش کر دیا۔ تاکہ اس کو یاد کرنا آسان ہو جائے اور اس سلسلہ عالیہ کے بھوکاروں کو دشواری پیش نہ آئے۔ میں نے اس کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا کہ پہلے مصرع کو یہ ان طریقت کے امامہ گرامی سے آراستہ کروں اور دوسرے مصرع میں اپنا مطلب و مدعایاں کروں۔ یوں ان نامور ہستیوں کے امامہ کی برکت سے دونوں چہانوں کا فیض حاصل کروں۔ یہ شجرہ شریف آنحضرت کی نظر سے گزراتو آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور بہت اچھے خطاب سے اس شجرہ نے شہرت پائی۔ آنحضرت نے اس کی نعلتوں کو تقسیم کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ اسی طریقہ سے اسی جگہ یہ

تحریر کیا گیا۔ یا اللہ! تمام برادران اسلام کے صدقے سب کو اس کا فیض پہنچے۔

## رباعی حسب حال فقیر

- ۱۔ میں انکم اور نشر کی واقفیت نہیں رکھتا کہ میں باغتہ کے راستے میں پاؤں رکھوں۔
- ۲۔ لیکن اگر موت کی فون سر پر آ جائے تو میں اپنا سانس مرشد کے ذکر میں تمام کروں۔

## شجرہ طیبہ قادریہ

سپاس و حمد بے حد مر خدارا درود و نعمت شاء انبیاء را  
 الہی بھر اسم عظیم تو دل ما شاد بادا در غم تو  
 الہی حرمت ط و نجیب سرم بادا پے پائے سرود دین  
 الہی حرمت ساتی کوثر سکر دان شرمسارم روز محشر  
 الہی حرمت شبیر و شبر طواف کربلا گردان میر  
 الہی حرمت سجاد جواد پیغمبر سرسدا از خاک نجف پاد  
 الہی حرمت باقر و جعفر نصیم کن طواف بیت الطہر  
 الہی حرمت موسیٰ کاظم نیا بد دست بر من نقش خالی  
 الہی حرمت موسیٰ رضاۓ پکن حاجات محتاجان روائے  
 پئے معروف کرشی یا الہی میگلن یعنی کس را در تباہی  
 حق آن سری سلطی پر فن ز آفات جہان باشیم ایکن

بحق آن چندی نکتے دانے بمحبت وہ مرا یا رب مکانے  
 بحق شلی عرفان پناہی خداوندا سوئے مسکن نکانے  
 پئے عبدالعزیز آنجمانے نیلم ور بائے ناگہانے  
 بحق عبد واحد بادشاہی بفرما غفو تغیرات مارا  
 بحق بوالفرج طرطوس سرور گنگرو، از برائے نان بہر در  
 الہی حرمت آن بولحسن شاه بر آید مدعاعم حب دخواہ  
 بحق بوسید پاک دامان گنگرو آل و اولادم پریشان  
 خداوندا بحق غوث اعظم نباشد جز تو ام پردازے عالم  
 بحق عبد رزاق معظم محلی در دلم کن اسم اعظم  
 بحق آن محی الدین صالح نایاهم دار از افعال طالع  
 بحق سید احمد یا الہی مكافات عمل از من نخواهی  
 پئے سید علی شاہ والا شو خاک مدینہ مدفن ما  
 بحق شیخ موسیٰ وقت مردن گنگرو دہمن دین رہن بن من  
 الہی حرمت سید حسن شاه نجاتم بخش از سکرات جانکارہ  
 بحق شیخ بوعباس شاہی بفرما خاتمه بالخیر مارا  
 بحق آن بیضا الدین رہبر زند جوش از دلم اللہ اکبر  
 الہی حرمت سید محمد کشم نظراء افوار مرد  
 پئے شاہ جلال معرفت کوش شوم با شلیبد مطلب ہم آغوش  
 بحق آن فرید بھکر پاک گندران از صراط چست و چالاک

بحق شاه ابراتیم مهان  
 پ بر یا رب مرا همراه ایمان  
 بحق شاه ابراتیم بخکر  
 بهه چایه پ از تسلیم و کوش  
 بحق شاه امان اللہ ابرار  
 ز قبر خود مرا یا رب نگهدار  
 پیش شاه حسین عرش سیرے  
 نباشم جز خدا محتاج غیرے  
 الہی حرمت شاه بدایت  
 عطا فرما مرا توفیق طاعت  
 الہی حرمت عبدالحمد شاه  
 دلم را پاک کن از ماسو اللہ  
 بشاه عبدالرزاق نکو ذات  
 امان ده یا رب از مرگ مذاجات  
 بحق شاه اسماعیل کامل  
 شوم در زمرة عشاق شامل  
 پ خداوند باعیام براگیز  
 پ آن شاکر اللہ گبر ریز  
 بحق آن نجات اللہ القدس  
 بحال پاک احمد فتحم و بس  
 پ بخشش بر من گم کردہ راه  
 شود کوه گناهم چون بدر کاد  
 طلیل حاجی وارث علی شاه  
 بحق این بد حضرات یا رب  
 برگ و قبر و حشر و هم بهر جا  
 الہی باد وارث رسبر ما  
 گناهم را پ محشر یا خدا بخش  
 در حق معروف کرخی این چنین  
 بعض می گویند از ارباب دین  
 کان شبشاو جهان عالی جتاب  
 شد هم از واو و طائی کامیاب  
 توئی غفار و ستار و خطا بخش  
 یافته او از حبیب نجی کاده  
 در ریوده گوئی نور از میر و ماه  
 آن شه والا گبر شد کامیاب  
 از جتاب سرور دین بوتراب

وَأَنْ عَلَى سِرورِ كُونْ وَ مَكَانْ      شَدَرْ زَذَاتْ پاکْ اَحْمَدْ كَامِرانْ  
 بَادْ بِرْ شَابِشِ خَبَرْ الْأَنَامْ      صَدْ تَحْيَتْ صَدْ دَرَودْ وَ صَدْ سَلَامْ  
 الْغَرْضْ مَعْرُوفْ رَا گَشْتَ عَطَا      نَعْتْ أَزْ دَاؤَوْ وَ أَزْ مَوْئِيْ رَضا

### (ترجمہ) شجرہ طیبہ قادریہ

- ۱۔ تمام تَحْمِدَ اور تَعْرِيفَ اللَّهِ كے لئے ہے۔ درود اور نعمت شاہ انبیاء کے لئے ہے۔
- ۲۔ يَا اللَّهُ تَعَالَى اَسْمُ اُظْمَمْ کے صدقے، تیرے غم میں ہمارا دل ہمیشہ خوش رہے۔
- ۳۔ يَا اللَّهُ تَعَالَى اَسْمُ اُظْمَمْ کے صدقے، میرا سروردین کے پاؤں پر نثار ہے۔
- ۴۔ يَا اللَّهُ سَلَّمَ كُوثر کے صدقے، روزِ محشر مجھے شرمسار نہ کرنا۔
- ۵۔ يَا اللَّهُ سَلَّمَ نَا اَمَامَ حَسَنَ اور سَلَّمَ نَا اَمَامَ حَسَنَ مَسِينَ کے صدقے، مجھے کر بائیکی سرزین کا طواف کرنے والا بناوے۔
- ۶۔ يَا اللَّهُ سَلَّمَ جَادِوْ جَنْ سَلَّمَ نَا اَمَامَ زَيْنَ الْعَابِدِينَ کے صدقے نجف اشرف کی خاک کو میری آنکھ کا سرمد بناوے۔
- ۷۔ يَا اللَّهُ اَمَامُ باقرٌ اور اَمَامُ جعفرؑ کے صدقے اپنے پاکیزہ گھر کا طواف کرنے والا بناوے۔
- ۸۔ يَا اللَّهُ اَمَامُ مُوسَى كاظمؑ کے صدقے خالِمِ نُس کا مجھ پر غائب ہو۔
- ۹۔ يَا اللَّهُ اَمَامُ مُوسَى رَضا کے صدقے ہمچنان جوں کی ضرورتوں کو پورا فرمادے۔

- ۱۰۔ یا اللہ حضرت معرف کر فتنی کے صدقے کسی شخص کو تباہ ن کر۔
- ۱۱۔ حضرت مریٰ سلطانی کے صدقے، جو اپنی ولایت میں کامل ہیں، ہم سب جہان کی تکلیفوں سے مطمئن ہو جائیں۔
- ۱۲۔ حضرت جنید بغدادی، جو ولایت کی باریکیاں جانتے والے ہیں، ان کے صدقے میں مجھ کو جنت میں مکان عطا فرم۔
- ۱۳۔ حضرت شیخ شبیٰ کے صدقے، جو معرفت میں کامل ہیں، خداوند مجھ مسکین کی طرف نگاہ رحمت فرم۔
- ۱۴۔ حضرت عبدالعزیزؓ کے صدقے، میں اُس جہان میں اپاک مکتب تکلیف میں پہنچانا ہو جاؤں، اس باعثے تاگہانی سے مجھے پہنچا۔
- ۱۵۔ حضرت عبد الواحدؓ کے صدقے اے پادشاو عالمین ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے۔
- ۱۶۔ حضرت ابوالفرح طرطیبؓ کے صدقے میں، مجھ کو روٹی کی غاطر ہر دروازے پر چکر لگانے والا نہ بنا۔
- ۱۷۔ یا اللہ ابو الحسنؓ کے صدقے میرے مقدمہ کو میرے دل کی چاہت کے مطابق پورا فرم۔
- ۱۸۔ حضرت یوسفیہ پاک دامن کے صدقے میری آل اور اولاد پر بیشان شہ ہو۔
- ۱۹۔ یا اللہ حضور غوث اعظمؑ کے صدقے تیرے سوانح مجھے اور کسی کی پرواہ نہ ہو۔
- ۲۰۔ حضرت عبدالرزاق عظیمؑ کے صدقے اسم عظیم کو میرے دل میں روشن و ظاہر کر دے۔

- ۲۱۔ محبی الدین صاحبؒ کے صدقے مجھے انعام بد سے بچا۔
- ۲۲۔ یا اللہ سید احمدؒ کے صدقے مجھے رکافاتِ عمل کے پچر میں نہ پھنسانا۔
- ۲۳۔ بلند مرتبہ سید علیؒ کے صدقے مدینہ شریف کی مشی ہمارا دفن ہنالے۔
- ۲۴۔ حضرت شیخ مویؒ کے صدقے مرنے کے وقت دشمن دین شیطان مجھے پر تمدن کر سکے۔
- ۲۵۔ یا اللہ سید حسن شاہؒ کے صدقے موت کی فرشی کی جانکاری تکمیل سے مجھے نجات دے۔
- ۲۶۔ حضرت شیخ ابو عباسؒ کے صدقے یا اُنہی تہسب کا خاتمہ بالذخیر فرم۔
- ۲۷۔ حضرت بہاؤ الدین رہبرؒ کے صدقے اللہ اکبر کا جوش میرے دل سے ظاہر فرم۔
- ۲۸۔ یا اللہ سید محمدؒ کے صدقے، میں دائی سردمی انوار کا انقاہہ کر سکوں۔
- ۲۹۔ حضرت شاہ جمالؒ کے صدقے، جو معرفت میں کوشش تھے، میں اپنے مقصد کو حاصل کرنے والا ہن جاؤں۔
- ۳۰۔ حضرت شیخ فرید بھکرؒ کے صدقے مجھے صراط مستقیم پر باہوش و حواس چلنے والا ہناوے۔
- ۳۱۔ حضرت شاہ ابراہیم ملتانیؒ کے صدقے اس دنیا سے ایمان کے ساتھ خاتمہ بالذخیر فرم۔
- ۳۲۔ حضرت شاہ ابراہیم بھکرؒ کے صدقے مجھے کوشش و تسلیم سے لبریز جام عطا فرمانا۔

- ٣٣۔ حضرت شاہ امان اللہ کے صدقے مجھے اپنے غمیض و غصب اور قبر سے بچا۔
- ٣٤۔ عرش کی سیر کرنے والے شاہ حسین کے صدقے مجھے اپنی ذات کے سوا کسی دوسرے بچہ محتاج نہ کرنا۔
- ٣٥۔ یا اللہ شاہ وہدایت کے صدقے مجھے اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرم۔
- ٣٦۔ یا اللہ حضرت شاہ عبدالحمد کے صدقے میرے دل کو اپنے سوا ہر شے سے پاک کرو۔
- ٣٧۔ نیک اور مرتضیٰ شاہ عبدالرزاق کے صدقے مرگ ناگہانی سے مجھے بچا۔
- ٣٨۔ شاہ امام علی کاملؒ کے صدقے مجھے عشقانؒ کی جماعت میں شامل فرم۔
- ٣٩۔ موئی بر سانے والے حضرت شاہ شاکر ز اللہ کے صدقے مجھے روزِ محشر ایمان کے ساتھ اٹھا۔
- ٤٠۔ حضرت شاہ نجات اللہ کے صدقے، میں حضور اندس کے جمال رغنا کو دیکھنے والا ہن جاؤں، بس میرے لئے بھی کافی ہے۔
- ٤١۔ یا اللہ حضرت خادم علی شاہ کے صدقے مجھ کراہ کو معااف فرمادے۔
- ٤٢۔ سیدنا حاجی وارث علی شاہ کے صدقے میرے گناہوں کے پہاڑ کو مجھ کے پہاڑ بناو۔
- ٤٣۔ یا اللہ ان تمام حضرات کے صدقے میں جو مقصود میں نے بیان کیا ہے اسے پورا فرم۔
- ٤٤۔ یا اللہ اموت، قبر، حشر میں اور اس کے علاوہ ہر جگہ پر، وارث پاک کو ہمارا رہ بہر بنا۔

- ۳۵۔ یا اللہ تو ہی معاف کرنے والا، گناہوں پر پردہ ڈالنے والا، خطاؤں اور ناطیوں کو معاف کرنے والا ہے۔ مجھے خدا بخش کے گناہوں کو روشنگ عاف فرماتا۔
- ۳۶۔ بعض صاحبان معرفت و طریقت حضرت معرفت کریمؒ کے حق میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔
- ۳۷۔ کروہ بلند پایہ شہنشاہ جہاں تھے اور حضرت داؤد طالبؑ کے صدقے میں وہ کامیاب ہوئے۔
- ۳۸۔ حضرت داؤد طالبؑ کو حضرت جیبؓ عجیب سے کاہِ حاصل ہوئی۔ وہ سورج اور چاند سے بھی بڑھ کر نور لے گئے۔
- ۳۹۔ اور وہ عالمی نسب شہنشاہ، حضرت بوڑا بٹ کی بارگاہ سے فیضیاب ہوئے۔
- ۴۰۔ اور وہ سیدنا علیٰ المرتضی حیدر کار جو سرور کون و مکان ہیں، وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس سے کامیاب ہوئے۔
- ۴۱۔ اس شہنشاہ خیر الاتام پر، ہمیشہ ہمیشہ سینکڑوں تھیات، سینکڑوں درود اور سینکڑوں سلام ہوں۔
- ۴۲۔ الخضر معرفت کو حضرت داؤد اور حضرت مولیٰ رضاؑ کے صدقے نویں عطا ہوں۔
- حضرت والا کی ہزاروں کرامات میں سے، حسب تقاضا فتنہ چند ایک کرامات کا منحصر سا حال، میں یہاں چند ایک اشعار میں اپنی سمجھ کے مطابق بیان کرتا ہوں:-
- ۱۔ اے دل جس جگہ عشق نے آگ لگائی۔ اس نے عاشقوں کے وجود کی متاع

کو جا دیا۔

۲۔ عاشق کے وجود میں خودی اور بستی کا کوئی نشان باقی نہ رہا۔ معشوق گیئن بن گیا اور عاشق مکان ہو گیا۔

۳۔ محبوبوں کے چہرے کا پردہ سوائے خودی کے اور کچھ نہیں ہے۔ جب معشوق کی ذات ظاہر ہو گئی تو عاشق کی بستی ختم ہو گئی۔

۴۔ لیلی اور مجنوں کے قصہ کو دیکھی، عشق کاراز اشعار میں سمیا ہوا ہے۔

۵۔ خون کے لئے لیلی نے ایک نشر لگایا، مجنوں کے ہاتھ سے خون بہہ کر بازو تکمک چاہ پہنچا۔

۶۔ جب عاشق اور معشوق ایک ذات ہو جائیں تو وہ عبادات سے مادر ہو جاتے ہیں۔

۷۔ کیونکہ عبادت حلقند پر فرض ہوتی ہے، دیوان کو عبادت معاف ہوتی ہے۔

۸۔ اس دیوانے پر سینکڑوں حلقند قربان ہوں جو محبوب کے ہصل میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

۹۔ مولانا روم کے یہ دعا شعار مجھے یاد ہیں جو میں یہاں لکھتا ہوں:-  
(ترجمہ اشعار)

۱۔ جب معشوق ظاہر ہوتا ہے تو عاشق پردوہ میں چلا جاتا ہے۔ معشوق زندہ ہوتا ہے اور عاشق مردہ ہو جاتا ہے۔

۲۔ عشق کی ملت تمام مل سے جدا ہے۔ اور عاشقوں کا نہ ہب سب مذاہب سے جدا ہوتا ہے۔

## سرکار کے استغنا اور تحدی کے بیان میں

- ۱۔ استغنا کے میدان میں آپ کی مثل کوئی نہیں ہے، کہ آپ کے سامنے باشابت بھی ایک ننگے سے ہڑک رہیں ہے۔
- ۲۔ آپ کی طرح کون استغنا کا پابند ہے۔ آپ جیسا کون مستغنا ہے، کہ جن کے سامنے قارون کا خزانہ بھی کچھ نہیں ہے۔
- ۳۔ خزانے اور مال کی آپ کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ موتی اور خیکری آپ کے نزدیک یک یکساں ہیں۔
- ۴۔ توکل کے سوا ان کا اور کوئی کام نہیں ہے اور مال کی کمی بیشی کے متعلق آپ کوئی خواہش نہیں رکھتے۔
- ۵۔ میرے نزدیک کامل کا نشان بھی ہے کہ دنیا کے اسباب سے مستغنا ہو۔
- ۶۔ ایسا دل جو بے نیازی کا مظہر ہو اور زمانے کی اوقیانوس سے بے نیاز ہو۔
- ۷۔ ما سوا اللہ کے تعالیٰ سے آپ کی طبیعت پاک صاف ہے اور آپ تمام اسباب و علاائق دینوی سے خالی ہیں۔
- ۸۔ آپ کا اعلق دعا اور بدعا سے کچھ نہیں۔ دنیا کے حصول کے لئے آپ کوئی تردید نہیں فرماتے۔
- ۹۔ اپنی شہرت کے متعلق کوئی نشان نہیں چاہتے۔ آپ کسی مکان میں نہیں تھبہتے اور نہ کوئی مکان رکھتے ہیں لیکن مسافر کی طرح زندگی گزارتے ہیں۔
- ۱۰۔ آپ کا دل اللہ کے سوا کسی سے اعلق نہیں رکھتا ہے۔ کسی کی طرف متوجہ نہیں

- ہے۔ آپ کے دل سے ایک لمحہ بھی خدا جدائیں ہے۔
- ۱۱۔ آپ جیسا دنیا میں کوئی اور بیرونیں ہے۔ اور ہر گمراہ کے لئے آپ جیسا کوئی رہبہ نہیں ہے۔
- ۱۲۔ اتنا مجھے علم نہیں ہے کہ میں آپ کی رحمت شان کو معلوم کر سکوں۔ اللہ کے سوا ان کی عظمت و بزرگی کو اور کوئی نہیں جانتا۔
- ۱۳۔ میں ان کو ابدال یا اوتاد کیوں یا میں ان کو زمانے کا قطب جاتوں۔ میں نہیں جانتا آپ کی مثل یا آپ کا ہم پل کون ہے اور اس درجے کا کوئی ہی آج کے دور میں موجود ہے۔
- ۱۴۔ آپ کے احوال و آخر کو دیکھ کر میرا دل یہ کہتا ہے کہ بغیر کسی شک و شبہ کے آپ اپنے زماں کے غوث ہیں۔

### سرکار کی کرامات کا مختصر ساتھ کرہ

- ۱۔ آپ کی کرامات کے بارے میں، میں کیا بیان کروں۔ کرامتوں پر کہاں میں ظاہر ہوتی ہیں۔
- ۲۔ آپ کی کرامات پانی پر حباب کی مانند اور جنگلوں اور پہاڑوں پر بادل کی طرح چھائی ہوتی ہیں۔
- ۳۔ ایک دفعہ وہ سرو قاست، مرغوب مقامات کی سیر کے لئے گئے تو ایک جہاں آپ کی طرف کھنچا چلا آیا۔
- ۴۔ آپ کا سرائدس دور سے اوپر چاہ کھائی دیتا ہے۔ کیونکہ دنیا میں آپ کا ہم پل

- اس وقت کوئی نہیں ہے۔
- ۵۔ آپ کے مرید اور خادم بہت ہیں۔ روم میں، شام میں، ہند میں، ترک میں، ہاتھار میں۔
- ۶۔ پروانہ کی طرح وہ ایک جماعت بن کر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اور آپ کے عشق سے ایک شمع روشن کرتے ہیں۔ یعنی آپ کی محبت کی گلشنگو کرتے ہیں۔
- ۷۔ جب آپ یہ باتیں سنتے ہیں تو آپ کے دل کو قرار نہیں ہوتا اور وہاں سے بہت چلدگز رجاتے ہیں۔
- ۸۔ آپ ہر محظل میں جماعت کی آرائشی کا سبب بنتے ہیں۔ آپ شمع محظل بن جاتے ہیں اور پروانے آپ پر نجماور ہوتے ہیں۔
- ۹۔ رفتار میں آپ کی سواری برق سے بھی زیادہ تیز ہے۔ بھی آپ مغرب میں دکھائی دیتے ہیں اور بھی مشرق میں۔
- ۱۰۔ کوئی سوال اگر کسی کی دل میں پوشیدہ ہو تو اس کا جواب آپ کی موتنی ہر سانے والی زبان پر فوراً آ جاتا ہے۔
- ۱۱۔ بغیر کسی خوف کے آپ بہت پا گھوٹتے پھرتے ہیں لیکن آپ کے پاؤں مبارک مٹی سے آلووہ نہیں ہوتے۔
- ۱۲۔ آپ کوز میں پر بیٹھنا پسند ہے اور زمین کے سوا آپ اپنا بستر کہیں نہیں رکھتے۔
- ۱۳۔ آپ سر کے پیچے بھی سرہان نہیں رکھتے۔ رنج و راحت کو یکساں سمجھتے ہیں۔
- ۱۴۔ اپنی زندگی میں اپنے دستر خوان سے اس گہر بار نے سوائے چند لمحوں کے

- کوئی کھانا نہ کھایا۔
- ۱۵۔ اگر کوئی آدمی آپ کی دعوت کرتا تو اس دعوت پر آپ قناعت اختیار فرماتے۔
- ۱۶۔ تین دن کے بعد آپ تموز اس کھانا کھاتے۔ گوشت پسند نہ فرماتے۔
- ۱۷۔ (آپ کا طرز حیات) تموز اکھانا، تموز می گنگو کرنا، تموز اسونا۔ اس ملک میں آپ کی ملٹ کوئی نہیں ملتا۔
- ۱۸۔ آپ اس باب دنیا سے دوستی نہیں رکھتے۔ ایک تبینہ کے عادوں کوئی اٹا شنیں رکھتے۔
- ۱۹۔ کوئی شے آپ اپنے ہمراہ نہیں رکھتے اگرچہ سارا جہاں آپ کی راہ میں آنکھیں بچھاتا ہے۔
- ۲۰۔ اے اللہ عالم نزع میں، جو بڑا تکلیف دینے والا ہے، میں اس شہنشاہ کے چہرے کا انشارہ کروں۔

### سرکار کی زبان مبارک سے پوشیدہ اسرار کا بیان

- ۱۔ آپ کا دل بڑی گرم جوشی کے ساتھ اپنے دوست کے ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن ہونتوں پر خاموشی کی مہربانی کرتے ہیں۔
- ۲۔ اللہ کا ذکر کرنے میں آپ اس قدر جوش و جذبہ رکھتے کہ ہونتوں کو بات سے نا آشنا رکھتے۔
- ۳۔ اپنے دوست کا راز کسی کے سامنے فاش نہیں کرتے اور اگر بیان بھی کرتے تو

دوسرے لوگوں کا ذکر کرتے۔

۴۔ اس طرح اپنی سانس کو پوشیدہ رکھتے کہ کسی کو معلوم نہیں ہوتا تھا کہ آپ سانس لے رہے ہیں۔

۵۔ جو کوئی راز کو جانے والا ہوتا ہے۔ اس کی زبان قصہ کہانی میں مشغول نہیں ہوتی۔

۶۔ سکر و شخص جو کوئی راز نہیں جانتا وہ اپنے گدھے (سواری) کو ہر دو راز سے پر دوڑاتا پھرتا ہے۔ یعنی فضول گوئی کرتا رہتا ہے۔

۷۔ حال اور قابل میں بے پناہ فرق ہے۔ کہ صاحب حال سمندر میں غرق ہوتا ہے اور صاحب قابل ساطل پر ہی بچکتا رہتا ہے۔

۸۔ کیا ہی اچھا شعر ہے کہ جو میرے حال کے مطابق ہے اور جو میری انکشوف پر گواہی دیتا ہے۔

۹۔ توک زبان سے رقبوں کے سامنے راز بیان نہ کرو۔ تاکہ شبہ شاد کارا ز وہ سر نام سلطمن کھلا بیان نہ کریں۔

## زیارتِ حر میں شریفین اور دیگر زیارات کے لئے

### سرکار کا تشریف لے جانا

۱۔ جب بیت الحرام کی طرف آپ نے توجہ فرمائی تو کعبہ کی سرز میں کو رنگ بجنت کر دیا۔

۲۔ حج کے بعد آپ وہاں سے روانہ ہوئے اور مدینہ شریف پہنچے۔

- ۳۔ اور بہاں سے شاد بیجٹ کی طرف چلے اور ہزاروں گورنمنٹس و محاصل کر لئے۔
- ۴۔ پھر بہاں سے کربلا معلیٰ کی طرف متوجہ ہوئے۔ مگر ترجیح آپ زیارت حرمین شریفین ہی کو دیتے اور دیگر زیارات سے فارغ ہو کر پھر حرمین شریفین ہی کی طرف پلنتے۔
- ۵۔ اس طرح آپ نے مسلسل کئی مرتبہ ان مقامات مقدسہ کی اس انداز سے زیارت کی کہ جیسے پرندہ ایک بُنی سے دوسری بُنی پر جاتا ہے۔
- ۶۔ اس طرح آپ نے مسلسل تیرہ سال تک اپنے فیض سے اہل عرب کو مال کیا۔
- ۷۔ پھر ہندوستان کو کامیابیوں کی سرزین بنا لیا اور ہمیشہ کے لئے بہاں قیام پذیر ہو گئے۔
- ۸۔ روزانہ آپ سیاحت فرماتے اور دو دن لگا تار آپ نے کہیں قیام نہیں فرمایا۔
- ۹۔ آپ جیسی مستانہ چال اور شاہزادگان کوں رکھتا ہے۔
- ۱۰۔ ہر دو چکر کے جہاں جناب کا قیام ہوتا، سیکڑوں ماہیں مصحاب و مکالیف بہاں سے دور ہو جاتیں۔
- ۱۱۔ دوسرے دن جب آپ اس مقام سے دوسری چکر روانہ ہوتے تو بہاں گویا قیامت کا شور برپا ہو جاتا۔
- ۱۲۔ اگر لوہے کو پارس سونا ہاتا ہے تو (آپ کے وجود اطہر کی) اکسیر سے ہر صیہیت دور ہو جاتی ہے۔

۱۲۔ کچھ بعید نہیں کہ روزگر جناب والا ہم غلاموں کو اپنی ہماری کے لئے پسند فرمائیں۔

۱۳۔ فردوسی میں ہم اپنی منزل کو پائیں اور جنت نہیں ہو جائیں۔

شرف بیعت حاصل ہونے کے دن سے لے کر اس وقت تک عرصہ نہیں سال گزر گیا ہے۔ جو کچھ اس وحید زماں کی زبان فیض رسال کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہونے کے وقت سے آپ کے نسب پاک کے بارے میں اور جناب والا کے طویل سفر کے حالات اس دربار گہر بارے سے یا رقم نے پھیشم خود دیکھے۔ ان میں سے اکثر حالات کو چھائی کے ساتھ بغیر کسی کمی بیشی کے تحریر کر دیا۔ مگر شاعروں بھی ہکاف اور مبالغہ سے ہٹ کر اس رسال کو پوہنچنے والیں تھنھوں میں تقسیم کر دیا۔ اس رسال کو رقم نے تحفۃ الاصفیاء کے نام سے موہوم کیا۔ اور اس ذریعہ سے اپنے آپ کو آپ کے قرب کے انوار سے نور کی ریت حاصل کرنے والا بنا لیا اور ان اور اُن کو یادگار بنادیا۔

الحمد لله ثم الحمد لله کہ جناب والا نے اہل عالم کے سامنے اس مجھوں کو پسندیدگی کے آسان پر روشن کر دیا۔ اس کتاب کو عموم و خواص کی مجموعوں میں قبولیت کے ساتھ لگا تاریخیں کیا گیا اور اس نے ہر مقام پر وادو تھیں اور قبولیت کا شرف پایا۔

### (ترجمہ) رباعی

۱۔ جب یہ شاندار خوش رنگ رسالہ تحریر ہوا تو میں نے اسے اللہ کی میراثی کے دوائل کر دیا۔

۲۔ یہ رسالہ ایک سال کی مدت میں لکھا گیا۔ رقم کی عمر اس وقت سانحہ سال

تحی، جب اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے یہ سالہ مکمل ہوا، جس طرح کہ میرا دل چاہتا تھا۔ اس کے ہالیف کرنے کا سن ظاہر کرنا بھی ضروری ہے تاکہ شوق رکھنے والے اس کے سن تصنیف کو جان سکیں۔ لہذا اس کا قطعہ تاریخ یہاں تحریر کیا جاتا ہے۔ یا اللہ مقبول بزرگوں کے صدقے اسے شان و شوکت عطا فرم۔

### (ترجمہ) قطعہ تاریخ

حسن انجام یافت این نامہ  
فیض مرشد مگر چہ گوہر سفر  
چون دم سال او ہائف جست  
تحفہ الاصفیائے مقبل بود

۱۲۸۸ھ

- ۱۔ اس کتاب نے حسن انجام پایا۔
- ۲۔ مرشد کے فیض کو کیجئے کہ اس نے کیساموتی پر دیا ہے۔
- ۳۔ جب میرے دل نے ہائف سے اس کے تصنیف کا سال پوچھا۔
- ۴۔ "تحفہ الاصفیائے مقبل" کہا۔

۱۲۸۸ھ

### (ترجمہ) رباعی

گرفت این نامہ ام چون حسن انجام  
بوصف مرود دین فخر اسلام

چون۔ فقر سال تاریخش نومود  
ملک گفتہ بہار باعث الہام

۱۹۸۸

- ۱۔ جب میری یہ کتاب پایہ تجھیل کو پہنچی،
- ۲۔ سرو و دم خرا اسلام کی خوبی سے،
- ۳۔ تو میں نے اس کی تاریخ و سال کو سوچا،
- ۴۔ فرشتے نے کہا ”بہار باعث الہام“۔

۱۹۸۸

## جناب والا کے اسم مبارک کے حروف کی صفات کا اپیان

- ۱۔ زمانے کے شبنتاہ کا نام، واو واو! کیا یہ اچھا ہے کہ ہر حرف آپ کے وصف کی نشاندہی کرتا ہے۔
- ۲۔ آپ کے اسم مبارک کی و ایک حقیقت کی رمز بیان کرتی ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ آپ کے سر مبارک پر ولایت کا تاثر ہے۔
- ۳۔ ولایت کے لئے آپ کے نام کو انشاد والوں نے لکھا۔ اور پھر و سروں کے نام لکھنے کے انہوں نے قلم کو توڑ دیا۔
- ۴۔ آپ گہر بار نام کا الف نبی اکرم ﷺ کی آل پاک نکی نشاندہی کرتا ہے۔
- ۵۔ الف کو جب انہوں نے لکھا تو نبی پاک ﷺ کی آن اس سے مراد تھی۔
- ۶۔ ایمان و ارہونے پر نے بشارت دی کہ زمانے کے اندر اللہ کی رحمت آگئی۔

- ۷۔ جب ر نے آپ کے نام مبارک میں ظہور کیا تو رحمت کی طرف آپ کے وجود کی رہنمائی کی۔
- ۸۔ ر کے بارے میں نہ پوچھ کر اس سے کون سارا ذرا ظاہر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ رب العالمین کی رحمت کا نشان ہے۔
- ۹۔ اسی طرح ث کامیابی سر بلندی کی نشانی ہے۔ کہ آپ عشق کے میدان میں ثابت قدم ہیں۔
- ۱۰۔ اس میدان میں چشم قلب نے ایسا کوئی نہیں دیکھا۔ فخر کی منزل میں آپ جیسا کوئی ثابت قدم نہیں ہے۔
- ۱۱۔ آپ کے نام کا یہ انعام رکھتا ہے کہ آپ حیدر کی آن ہیں اور عرفان اُنی رکھنے والے عارف خاص ہیں۔
- ۱۲۔ آپ کے نام مبارک کی عین سے میرا خیال تازہ ہو گیا ہے۔ کہ آپ کی وجہ سے یہ عشق کو شہرت و بلندی حاصل ہوئی ہے۔
- ۱۳۔ آپ کے نام مبارک کے ل سے یہ راز ظاہر ہوتا ہے کہ فخر کا لباس آپ کے جسم مبارک کو آراستہ کرنے والا ہے۔
- ۱۴۔ ایسا فخر کہ اللہ کے محبوب نے یہ لفڑی بار بار ارشاد فرمایا ہے کہ میں فخر پر فخر کر رہوں۔
- ۱۵۔ یہ آپ کے کمالات کی نشاندہی کرتی ہے کہ آپ اس زمانہ کی یادگار ہیں۔
- ۱۶۔ قد ایکش اللہ کی یادگار میں دعا کرتا ہے کہ جب تک زمین و آسمان قائم ہیں،
- ۱۷۔ چاند سے لے کر چھلی تک ہر شے سر کار و ارش پاک کی مسخر رہے۔

## تفصیل و تعارف تحفة الاصفیا

پہلا تحفہ: قصیدہ یونی شریف، مولد خاص جناب والا، کی صفات کا بیان۔  
دوسرا تحفہ: آپ کی ولادت با سعادت کا ذکر خیر اور جناب والا کی تاریخ ولادت کا بیان۔  
تمرا تحفہ: آپ کے نسب کا بیان اور اس مخدوم امام کے ممتاز آباء اجداء کے ائمے  
گرامی کا ذکر خیر۔

چوتھا تحفہ: آپ کے علم حاصل کرنے کا بیان، دینی علوم کے علاوہ علوم سبی کا بیان۔  
پانچواں تحفہ: عشق حقیقی کے سورج کا آپ کے وہ سبق دل پر چکنا اور آپ کے فیضان  
کے انطباق کا بیان۔

چھٹا تحفہ: آپ کے مبارک سر پر خلافت کی مبارک گزی کا سجننا اور مرشد پاک کی  
طرف سے سفر کرنے کا حکم صادر کرنے کا بیان۔

ساتواں تحفہ: جناب والا کے ۱۴ اسال کی عمر میں ۱۲۵۳ھ میں بیت اللہ شریف کی طرف  
ترشیف لے جانے کا بیان۔

آٹھواں تحفہ: بسمی شہر میں آپ کا پہنچنا اور اولیائے عظام کے مزارات مقدسہ کی  
زیارت کا بیان۔

نواں تحفہ: جناب کا جہاز پر بخیر کھائے پیسے سوار ہونا اور تاج بر کو بثارت مانا۔  
دوواں تحفہ: کعبہ شریف کے طواف سے جناب کا مشرف ہونا اور جن اکبر کی سعادت  
حاصل ہونے کا بیان۔

کیارہ وہاں تحفہ: جناب کا خیر البشر سرور کائنات کے روضہ انور پر بعد طواف حاضر

ہونا اور مدینہ شریف میں زیارات مقدسہ کے بعد اپنے ڈلن واپسی کا بیان۔ جناب کے حیثے شریف کا بیان۔

بارہواں تحد: جناب کا دوسرا بار بیت اللہ شریف کی حاضری کا بیان۔ ۱۲۵۷ھ

تیرہواں تحد: آپ کا اپنے ڈلن میں رونق افروز ہونا۔ ۱۲۶۰ھ

چودھواں تحد: آپ کا بیت اللہ شریف کی طرف ارادہ فرمایا۔ تیسرا دفعہ کا بیان ۱۲۶۰ھ

پندرہواں تحد: جناب کا مدینہ شریف کے راستے میں مسجد میں رجب جذب کے حصول کا بیان۔

سولہواں تحد: جناب کے حلم و حیا کا بیان، جذب کی شورش میں کمی کا بیان۔

ستہرواں تحد: تیس سال کی عمر میں، مجاہدہ کے طریقہ کے اختیار کرنے کا بیان۔

انھارواں تحد: آپ کے صدق مقال، اکل حال اور عشق کا بیان۔

انیسوواں تحد: طالبان طریقت کو بدایت فرمائے کا بیان۔

بیسوواں تحد: آپ کے پیدل چلنے کا بیان اور کسی جگہ مستغل قیام نہ کرنے کا بیان۔

اکیسوواں تحد: تیسرا بار بیت اللہ شریف اور مدینہ شریف سے واپسی کا بیان اور

دیوبے شریف میں مستغل رونق افروز ہونے کا بیان۔

باکیسوواں تحد: آپ کی کرمات کا بیان، آپ کی پوشیدہ کرمات پرمنی چند واقعات۔

تیسیسوواں تحد: آپ کے عجیب و غریب تو احمد و ضوابد اور چند منظوم دلکایات اور مناجات کا بیان۔

چوتھیسوواں تحد: اس رسالہ کے اختتام کا بیان اور صاحبان اصلاح سے اصلاح کرنے کی خواہش کا بیان۔

## تحفہ اول: قصہ دیوی شریف کے بیان میں

قصہ دیوی شریف جناب والا کا مولم خاص، بڑی عظمت والا اور بلند درجے کا حامل مقام ہے۔ وقت کے عارقان اس کی خاک کو اسکر اور اس کے پانی کو آب حیات بھختے ہیں۔ بڑے بڑے مقدس لوگ ہر صبح اس کو چکی خاکرو بی کرتے اور ہر شام اس شمعِ معرفت پر پوانوں کی مانند اپنی جانیں نثار کرتے ہیں۔ مصیبت زدگان آپ کی دیوار کے سایہ میں بیٹھتے ہیں۔ ہر وہ جگہ کہ جہاں آپ بیٹھتے ہیں بلند مرتبہ ہے۔ اس کے رہنے والے عرشِ مکیں ہیں۔ اس کے رئیس فرشتوں کی مانند ہیں۔ اس کے عابد پاکیزہ سیرت ہیں۔ اس کے زادہ شریعت کے پیروکار ہیں۔ آپ کے دیکھنے والے اہل طریقت ہیں۔ اس کے فقراء حضرت عیسیٰ کا سامبازار کرنے والے ہیں۔ اس کے علاموئی کی روشنی رکھنے والے ہیں۔ دیوی شریف کا ہر باغ ترکیں و آرائش میں جنتِ نشان ہے، ریشمِ خلدِ برین ہے۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ اس میں سیکنڑوں ہزاروں پھول سخّلے ہوئے ہیں۔ اس کا پانی اپنے اندر شادابی رکھتا ہے۔

۲۔ اس کا ہر باغ گوتا گوں ہے اور اس کے ہر پھول کی خوبی کی میلوں سکے پنچتی ہے۔

۳۔ سرہ اور شمشاد اس مقام پر سکجا ہیں اور آب کوٹر بہاں ایک ندی کی شکل میں بہد رہا ہے۔

بلندشان والے دیوی شریف کے قصبہ کی کیا ہی بات ہے کہ اگر باہم باکا

پیغام اس کے باغوں کو پہنچ تو وہ بد خشائ کے عطار کی دکان کی مانند مشک بار ہوتا ہے۔ اگر صحیح کی ہوا کا قاصد اس کے بزرہ سے گزر جائے تو بار ان رحمت کی طرح با برکت بن جائے۔ اور غتیق کو زمرہ دکا ہم رنگ بنادے۔ کیا ہی خوب قصبہ ہے کہ جو آسمان کی مانند ہے۔ اگر آسمان روح افزا باد بھار اس باعث میں چاہئے تو اس نے مشک کا شکاروں میں سے ایک ہے۔ نیم صحیح اس کی خوشبو پھیلانے والی ہے۔

## جناب والا کے قصبہ کی تعریف میں چند اشعار

- ۱۔ دیوبے شریف اور اس کے ساکنان کی کیا ہی بات ہے، کہ میرے اشعار "فادخلوا" (پس اس میں داخل ہو جاؤ) اس کی شان میں ہیں۔
- ۲۔ دیوبے شریف کے قصبہ کی کیا ہی شان ہے جو ہندوستان کے لئے باعث خیر ہے۔ عزت و احترام کے لحاظ سے سندھ سے بھی ہڑھ کر ہے۔
- ۳۔ دیوبے شریف کے قصبہ کی کیا ہی شان ہے جو شل خلد بریں ہے۔ یہ سرز مین سورج اور چاند کے ظہور کی سرز میں ہے۔
- ۴۔ دیوبے شریف کے قصبہ کی کیا ہی شان ہے کہ جو باعث کی طرح پسندیدہ ہے۔ اس کی اطراف دلکش اور جنت نظریں ہیں۔
- ۵۔ اس کی آبادی اور طرز و اندماز عجیب دلکش ہے۔ جو عرش سے بلند اور کرسی کے قریب ہے۔
- ۶۔ اس کا ہر گھر قصر روم کے کل کے لئے باعث رٹک ہے۔ اس کے متون

- لامکان سے بڑھ کر ہیں۔
- ۷۔ اس کے رہنے والے خوش وضع، خوش مزاج اور اچھی سیرت والے ہیں۔
- ۸۔ یا انہی جب تک اس نیکوں آسمان کو بجا حاصل ہے، یا انہی جب تک سورج کو روشنی حاصل ہے،
- ۹۔ یا انہی جب تک حسن والے ناز و ادایم مشغول ہیں، یا انہی جب تک عاشق نیاز مندی کا انتہا رکھنے والے ہیں،
- ۱۰۔ یا انہی جب تک عاشق اپنی بانوں کو سمجھانے والے ہیں، یا انہی جب تک پھولوں جیسے چہرے والے دلوں کو نوازتے والے ہیں،
- ۱۱۔ یا انہی جب تک شمع رات کو روشنی کرے، یا انہی جب تک پروانہ جلنے والا ہے،
- ۱۲۔ یا انہی جب تک باول برستے والا ہے، یا انہی جب تک بھلی جمکنے والا ہے،
- ۱۳۔ یا انہی جب تک زمین و آسمان قائم ہیں، یا انہی جب تک کمین اور مکان اس زمین پر موجود ہیں،
- ۱۴۔ یہ سارا قصہ دیوبنی شریف سیکڑوں عزتوں کے ساتھ قائم رہے۔ ساتوں والاتوں کی زیارت گاہی رہے۔

**تحفہ دوم: جناب والا کی ولادتِ باسعادت کا بیان**  
 جس دن جناب والا نے اس ظاہری دنیا میں جلوہ گردی فرمائی۔ ملک ہند نے آپ کی آمد بابرکات کے سبب سات والاتوں پر برتری پائی۔ مبارک باوی کا آوازہ

پلند ہوا۔ خوشی کے گیت آسمان تک پہنچے۔ اور کامیابی کی ہوا چلنے لگی اور کامرانی کے چھوٹ کھلنے لگے۔

(ترجمہ شعر:-) صح خوشی میں مسکرائی۔ سورج نے آسمان سے مبارک بادی۔

### قطعہ تاریخ ولادت

بجنپش آمدہ باو بہاری	جہان پر گشت از مشک تاری
شم اندر گلتان شد خرامان	ز لطف او عنادل گل بدaman
نمائد چنگس محروم و ناکام	جهانے در نشاط پاده و جام
درین وقت خوش و خرم زمان	نہادہ پا بعالم آن یگان
مک گفت ساش چشمہ فیض	چون آمد آن شہ مجومہ فیض

۱۴۳۸ھ

### (ترجمہ) قطعہ تاریخ ولادت

- ۱۔ باو بہار چلنے لگی۔ دنیا مشک تاری کی خوبیوں سے بھر گئی۔
- ۲۔ باع میں خوبیوں دار ہوا آہستہ آہستہ چلنے لگی۔ اس کے لطف سے بلبلوں نے پھول اپنے دامن میں لے لئے۔
- ۳۔ کوئی بھی اپنا مقصود حاصل کرنے سے ناکام و محروم نہ رہا۔ دنیا میں عرفان سے مت ہو گئی۔
- ۴۔ اس اچھے وقت اور خوش بخت زمانے میں اس بے مثال شخصیت نے دنیا میں جنم لیا۔

۵۔ جب اس شاہ کی آمد ہوئی جو سرتا بقدم فیض ہی فیض ہیں۔ تو فرستے نے آپ کا سال ولادت "چشم فیض" (۱۴۲۸ھ) قرار دیا۔

### ایضاً تاریخ

ہا مگر بال افسانہ بفرتے شود سلطان اگر باشد فتحیرے  
بظل شاہ ما ہر کس کہ آید شود کوئین را صاحب سریرے  
چہ باشد رتبہ پوش او ہما را یود سائش ہمائے بے فتحیرے

۱۴۲۸

### (ترجمہ) ایضاً تاریخ

- ۱۔ حما اگر کسی آدمی کے سر پر اپنے پر جہاڑوے تو اگر وہ غریب، فتحیر ہو تو بھی ہادشاہ ہن جاتا ہے۔
- ۲۔ ہمارے ہادشاہ وارث عالم پناہ کے سامنے میں جو شخص آجائے، تو وہ دونوں چنانوں کا ہادشاہ ہن جاتا ہے۔
- ۳۔ آپ کے سامنے حما کا کیا مرتبہ ہے۔ "حاءٰ بے فتحیر" ۱۴۲۸ھ آپ کا سال ولادت با سعادت ہے۔

جتاب والا کی ولادتِ با سعادت کی مبارک بادی پر ایک

### اردو غزل

مردہ اے دل کہ دربا آیا غیرت حور د م لقا آیا

بے بُجہ دھوم آج گُشنا میں خندہ زن قاصدِ صبا آیا  
 کل کسی میکدہ سے وہ گلرو بے خود و مست جسمتا آیا  
 کیوں نہ ہو گُشنا جہاں سر بزر آل سلطان لا فتا آیا  
 طشت زر ہاتھ میں لئے خورشید صد دم بہر رونما آیا  
 عشق بازوں میں ہے بیکی چرچا واہ کیا عاشق خدا آیا  
 عرش پر فرش نے منادی دی وارث دین مجتبی آیا

**تحفہ سوم:** جناب والا کے نسب اور اسمائے کرام کا بیان  
 آنحضرت کا مولا علی کے عالی شان خاندان سے تعلق ہے اور حضور اکرم  
 ﷺ کے چشم و چہارخ، مولا علی المرتضی کے باعث کے شریں۔ سیدۃ النساء کی آنکھ کا نور  
 ہیں۔ سروردین امام حسین کریمین ہیں۔ حضرت زین العابدین کے لخت بُجُر ہیں۔ سرود  
 جو نبیار امام موسیٰ رضا ہیں۔ سلطانِ ملکوں قبا مولائے کائنات کے جائشین  
 ہیں۔ (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ مولا علی عالی جناب نے جب اسی دنیا سے رحلت فرمائی جو سروردین فخرِ عالم  
 پر تراپ ہیں۔
- ۲۔ آپ کے دونوں آنکھوں کے نور حضرت امام حسن اور امام حسین اس دنیا میں  
 جلوہ گر ہوئے۔
- ۳۔ ان کے بعد دین کے رکن اور افتخار زمانہ امام زین العابدین جلوہ فرم  
 ہوئے۔

- ۳۔ حضرت کے بعد یکے بعد دیگرے حضرت امام باقرؑ، امام جعفرؑ، امام موسی کاظمؑ پادشاہوں کی طرح جلوہ گر ہوئے۔
- ۴۔ ان کے بعد باعث فخر آپ کامام موسی رضا جلوہ فرمایا ہوئے۔
- ۵۔ آپ کے فرزند مبارک سید اعلیٰ علام الدین بزرگؑ اور مخدوم امام تھے۔
- ۶۔ جب آپ کی نسل سے دنیا میں حضرت عبداللہ پیدا ہوئے تو تمام جہاں آپ کے قدموں کی برکت سے کامیاب و کامران ہو گیا۔
- ۷۔ ان کے شہزادے سید عبد الواحد تھے جو دنیا میں خوشی کے پھول کی مانند رونما ہوئے۔
- ۸۔ جب آپ سے سید عمر پیدا ہوئے تو باقی دنیا نے ایک نیارنگ اختیار کیا۔
- ۹۔ پس آپ سے زین العابدین پیدا ہوئے جو ساری دنیا کے لئے اس دنیا میں جنت نشان ہیں۔
- ۱۰۔ اللہ تعالیٰ نے جو خداۓ بخوبی ہے، اس نے آپ کو میراث نور بصر سید عمرؑ کی صورت عطا فرمایا۔
- ۱۱۔ سید عمرؑ سے سید عبد الواحدؑ کا شف اسرار خالق صمد پیدا ہوئے۔
- ۱۲۔ جب میراں سید احمدؑ پیدا ہوئے تو تکش دین میں ایک نئی بھار آگئی۔
- ۱۳۔ ان سے حضرت سید کریم اللہ پیدا ہوئے جن کا شہزادہ آسمان تک پہنچا۔
- ۱۴۔ چاند جیسے سید سلامتؑ جب پیدا ہوئے تو آپ کا نام پاک مولاۓ کائنات سیدنا علی المرتضیؑ کے ساتھ ملا دیا گیا۔
- ۱۵۔ اور آپ کی نسل پاک سے مبارک خادتوں اور اعلیٰ سیرت والے قربان علی

پیدا ہوئے۔

۱۷۔ سیدنا حاجی وارث علی شاہ نبی پاک ﷺ کے دین کے وارث اور ولایت کا تاج ہیں اور بندوستان کا فخر ہیں۔

۱۸۔ قضاقد رکا فیصلہ کرنے والوں نے جو پکھو رسول اکرم ﷺ کو پہنچایا،

۱۹۔ نبی اکرم پر نبوت ثبت ہو گئی۔ چند اصحاب کرام اور آل رسول سے چند مصیتیوں کا اس منصب اور عطا کے لئے چناؤ ہوا۔

۲۰۔ کچھ لوگوں نے ان کے صدقے حسن و دام پالا جو بانصیب ملائے کرام خبر ہے۔

واضح ہے کہ سرود کا نات ﷺ جو ساری مخلوق کے سردار اور تمام مخلوق سے افضل و برتر ہیں۔ حضور نے ووچم کے لباس تھیم ہونے کا اور اسیری کا، اوڑھ رکھے تھے۔ آپ نے شرک کی آنکھی کی اور تو حید کا جھنڈا الہرا یا۔ آپ جو کہ منبع جود و خاقا ہیں آپ کے اس جہان قضاقد رمیں، اس گردش کرنے والی مصیتیوں سے مجری دنیا کی بے شانی کو ٹھابت کرنے کے لئے، نہیور مسعود سے قبل ہی آپ کے لئے یقینی داسیری لکھ دی گئی تھی۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ جب عزت اور بلندی والے تاج کے موتی نے ماں کی گود میں جنم لیا۔

۲۔ آپ کے اس دنیا میں قدم رکھنے کو آپ کے والد ماجد نے اپنی کامرانی گردانا۔ اور زمانہ آپ پر قربان ہو گیا۔

۳۔ انہیوں نے سونا چاندی آپ پر قربان کیا۔ اور قصبه یونی شریف کے چاروں طرف سمتا جوں کو باایا گیا۔

۴۔ ابھی ان کے عشق کی شراب ہیالے میں تھی کہ جرنی کہن نے ایک نیا کھیل کھیا،

۵۔ کہ والد ماجد نے اپنے سفر آخرت کے لئے سامان باندھ دیا۔ آمان نے تینی کاغذات آپ کے سر پر ڈال دیا۔

۶۔ پھر اس شاہ والا کی آمد کے سچھی عرصہ بعد، آپ کی مادر مہربان بھی قبر میں پہنچ گئیں۔

۷۔ یوں دنیا میں کوئی دوسرا مددگار آپ کے لئے نہ رہا کہ آپ کے والدین قضاو قدر کا شکار ہو گئے۔

۸۔ سنتے ہیں کہ اچھی سیرت والی ماں نے اُسی بھی وقت باخیر وضو آپ کو دو دفعہ نہیں پایا۔ انھری آپ کی باعزت دادی جان نے جو ابھی بتید حیات تھیں، نے آپ کی کفالت کی۔ یعنی مہربان دای کو دو دفعہ پلانے کے لئے مقرر فرمایا۔ اور آپ کی پاسداری کے لئے ہر قسم کے دروازے کھول دیئے۔

## تحفہ چہارم: ظاہری علم کے حاصل کرنے کا بیان

جس وقت آپ پانچ سال کے ہوئے۔ تو آپ مدرس کی طرف مائل ہوئے۔ اور اپنے آپ کو اپنے مہربان استاد کے سامنے پیش کیا۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ واہ واہ! اوہ استاد بہت بلند قسمت ہے کہ دنیا کی یہ خوب دلات اس کے حص میں آئی۔

۲۔ اس استاد کا درجہ آمان تک پہنچا ہوا ہے کہ ہما جیسا شاگرد اس کے جال میں

پھنسا۔

۳۔ آپ کے مدرسے نے تازہ رنگ اور چیک حاصل کی کہ آپ کے داخلہ کی وجہ سے پھول کے چہروں پر ایک بیجی سرخی دوڑ گئی۔

۴۔ وہ نبی اس بادشاہ کے ساتھی ہن گئے، علم حاصل کرنے میں اور ان کی مثال ایسی ہو گئی جیسے تاروں کے درمیان چاند ہوتا ہے۔

۵۔ آپ اچھی عادتوں والے اور مبارک قسم والے ہیں۔ چنانچہ بہت جلد علم کی دولت سے مالا مال ہو گئے۔

اس وجہ سے کہ وہ الشاذ و معانی کو پہچانتے والے ہیں۔ اور مردم شناس ہیں۔ یعنی آپ کو علم کے ساتھ اور علم کو آپ کے ساتھ وہی نسبت ہے جو لفاظ کو معنی کے ساتھ اور معنی کو لفاظ کے ساتھ ہے۔ چند ہی سالوں میں آپ نے قرآن پاک حذف کر لیا اور تحریزی مدت میں مرد جو نصابی کتب کی منزل طے کی اور عقائد شریعہ کا علم حاصل کر لیا۔ اور تحریزی مدت میں آپ نے اپنے آپ کو اپنے مقصد کی بام پر پہنچا دیا۔ (ترجمہ شعر)

۱۔ اے اسرارِ معرفت کے خانے کے ساتی آجا اور مجھ پر یشان حال پر نگاہ کرم ڈال۔

۲۔ ایسی شراب پاک کیں ظاہری شکل و صورت کو چھوڑ دوں اور وائی حسن کے عشق میں مشغول ہو جاؤں۔

## تحفہ چشم: آنجنا ب کے وسیع دل پر عشقِ حقیقی کے سورج کے چمکنے کا بیان

- ۱۔ جب آپ کی عمر مبارک آنحضرت سال ہو گئی۔ تو نئے پھول آپ کے وجود شریف سے پھوٹے۔
- ۲۔ محرومی کے وقت آپ بنگل کی طرف چلے جاتے اور رات بھر آپ ستاروں کو دیکھتے رہتے۔
- ۳۔ زادبوں کی طرح آپ عبادت فرماتے، راتوں کو جاگتے۔ آپ کا دل مبارک زبدہ و تقویٰ کے شوق و ذوق سے سرگرم رہتا۔
- ۴۔ کبھی حرم کی طرف نکلا فرماتے اور شکست دل لوگوں کی طرح آئیں بھرتے۔
- ۵۔ آپ اپنے دل میں مدینہ شریف کی گلزاری کرتے اور ہر وقت مدینہ شریف کا ذکر کرتے۔
- ۶۔ جب نبی پاک ﷺ کا نام مقدس سننے تو مرغ نسل کی طرح تڑپتے۔
- ۷۔ آپ کا روضہ پاک دیکھنے کے لئے آپ سایہ کی طرح زمین پر لیٹ جاتے۔ یعنی بے حد عاجزی و اکساری کا انطباق فرماتے۔
- ۸۔ کسی نے کہا کہ یہ بے مثل ولی ہے اور کسی نے کہا کہ دیوار اُنکی اس کو لاحق ہے۔
- ۹۔ کسی نے کہا اسے عشق نے کھو دیا ہے اور کوئی کہتا کہ اس پر چادو کا اثر ہو گیا ہے۔

۱۰۔ کسی نے کہا کہ اس پر کسی پر می کا سایہ پڑ گیا ہے یا مشکل کی ٹکانے اسے بخود ہنا دیا ہے۔

۱۱۔ انحضر ہر شخص اس قسم کی باقیت کرتا تھا لیکن کسی نے اس ہستی کے دل کے دار کو نہ پایا۔ آنحضرت کی بہشیرہ صاحبہ عفیفہ نے اپنے خادم خادم علی شاہ صاحب عارف باللہ کے ساتھ آپ کی پریشانی کی حالت کو بیان کیا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ یہ نہ مجنوں ہے نہ عاشق ہے بلکہ عاشق خدا ہے۔ اس کو انہوں نے مادرزادوں کی بیان کیا ہے۔ ابتدائی عمر میں ہی یہ کمال تک پہنچ گئے۔ انحضرت نے اسی طرح اس فرشتہ خصال پر گزرے۔ یہاں تک کہ آپ کی عمر شریف گیا رہ سال تک پہنچ گئی۔ پھر ایک دن جناب کرامت انتساب مظہر جاوہ جمال مطرح فضل و کمال شنبت ان و انش چ انش بزم آفرینش عامل طریقت عالم حقیقت موحد خدا آگاہ حضرت خادم علی شاہ صاحب نے آپ کو تھائی میں طلب فرمایا اور آپ بیعت کے شرف کی نعمت سے ملامال ہوئے۔ ہر دن آپ کی تربیت زیادہ سے زیادہ کرتے۔ اور ہر لحاظ سے آپ کے باطن کی صفائی کے لئے بہت کوشش فرماتے۔ تحوزی ہی مت کے بعد ہی آپ اشغال کے مشائق ہن گئے اور ذکر و غیر میں محو رہنے لگکے۔ اور آپ کا دل انوار کا منبع اور اسرار کا خزینہ ہن گیا۔ کہتے ہیں۔ (ترجمہ شعر) ہم نے ذکر کیا تو غفر پیدا ہو گیا۔ ہم نے غفر کیا تو حق ظاہر ہو گیا۔

کئی راتوں کو نوافل کی ادائیگی میں اس طرح قیام کرتے تھے کہ آپ کے نزدیک والے پاؤں پر درم ظاہر ہو جاتا تھا۔ آپ کے دل میں جو حق کی منزل تھی دن بدن اس میں ذوق فروں ہوتا جا رہا تھا۔ عام لوگ اسے دیکھتے تو حیران ہوتے۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ اے ساقی! آجا کر دوست مجھ سے بھاگ گیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ  
وہ است نے مجھ میں کیا ویکھا ہے۔

۲۔ مجھے ایسا شراب کا پیالہ پا کر میں فوراً یار وغیرہ کے فکر سے باہر نکل آؤں۔

## حاجی خادم علی شاہ کے انتقال کا بیان

جناب اقدس مآب زبدۃ الاولیاء خاصۃ الائمه تحقیقت و متکاہ حضرت خادم  
علی شاہ جسمانی یقانیوں میں بھتا ہوئے اور اس زندگی مستعار سے دوست بردار ہو  
گئے۔ آپ کی زندگی کا جام لبریز ہو گیا۔ اور آپ کی زندگی کا تعلق ختم ہونے کے قریب  
اکیا۔ تو اس افسوسناک حالت کے سنتے سے خدام آں خدموم آپ کی خدمت میں  
حاضر ہوئے اور علاج کے لئے اصرار کیا۔ چنانچہ آپ قصابوں کے پل کے قریب جو  
بنباڑا رکھنؤں میں واقع ہے قیام پندرہ ہوئے۔ اور علاج کرنے میں معروف ہو گئے۔  
ایک دن جناب وارث علی شاہ حاضر خدمت تھے کہ مقتدائے زباد و چیوائے عباد عامل  
کامل تحقیقت آگاہ جناب اکبر شاہ دیار مغرب سے رکھنؤں میں تشریف لائے۔ اور مسجد  
بامطیان میں جو چوک کے نزدیک واقع ہے، وہاں روانچ افروز ہوئے۔ موصوف  
امروф و مشہور ہیں، اعلیٰ صفات کے مالک ہیں، فرشتہ سیرت ہیں، وہیا ضم عبادت  
ہیں شب و روز بسر کرتے ہیں۔ حضرت خادم علی شاہ جناب والا کے ہمراہ اکبر شاہ  
سماں کو ملنے گئے۔ جب انہوں نے اس مقبول کو نین قرآن السعدین کو دیکھا تو بہت  
اُس ہوئے۔ اور اس عظمت و جادہ والے سورج، چاند جیسے اور بلند مرتبہ والے وارث  
علی شاہ کو اپنی آنکھوں میں لے لیا۔ اس وقت صاحب معافی ولایت سید وارث علی شاہ

کے بارے میں آپ نے حضرت خادم علی شاہ سے فرمایا کہ اس جوان لڑکے کی طرف ہزار سال تک کوئی دوسرا اس ملک میں نہیں آئے گا۔ یہ انسانی خلل میں فرشتہ ہے۔ اور سر پا نور ہے۔ خاکی جسم میں پوشیدہ ہے۔ دنیا کی چاروں اطراف میں یہ مشہور، معروف ہے۔ معلوم نہیں یہ کہاں تک پہنچیں گے۔ اور تمام جن و انسان ان کی اطاعت کریں گے۔ (ترجمہ شعر)

اس کا دل اللہ تعالیٰ کے اسرار کا ایک سمندر ہے اور سورج سے لے کر چاند تک اس کا ایک قطرہ (براہ) ہے۔

جتنا ہو سکے اس کی تربیت میں سعی کریں۔ حضرت خادم علی شاہ اگرچہ بہت بلند مرتبہ تھے اور وارث علی شاہ کے اعلیٰ مرتبہ سے خوب واقف تھے۔ چنانچہ آنحضرت کو اپنے زمانے کے تمام بزرگوں سے بڑھ کر جانتے تھے۔ مگر ان کرامتوں والے ارشاد کے مطابق خوب کوشش کرتے اور ہر روز ان کی تربیت زیادہ سے زیادہ کرتے تھے۔  
شعر:

چہرے کو کب کو کب یہ سلیقہ ہے ستگاری میں  
کوئی معشوق ہے اس پر وہ زنگاری میں

خادم علی شاہ صاحب کا علاج مفید ثابت نہ ہوا۔ آخر کار ایک دن تمام مریدوں کو اپنے پاس بایا اور ہر کسی کو درجہ بد رجہ، بیش کے لئے رخصت کیا اور اپنی گنگوٹی کے ساتھ کچھ گوہرا تک پر دئے اور کلس تو حید پا آواز بلند پر حا اور آپ کی مبارک روشن جسم سے بلند جنت کے باغ کی طرف اڑ گئی۔ اور کل نفس ذاتۃ الموت کی شراب کے نشہ میں مد ہوش ہو گئے۔ نور ایامت جیسا شور برپا ہوا اور ہر آدمی آزو وزاری

میں مصروف ہو گیا۔ صفر المظفر کی تاریخ ۱۴۵۳ھ آپ کی نعش مبارک شبانہ ملوس کے ساتھ مسجد مذکورہ سے اٹھائی گئی۔ جناب والا بھی ہمراہ روانہ ہوئے۔ فریگی محل کے علاوہ اور سید فدا حسین یعنائی اور شاہی اراکین سلسلت آپ کی نعش مبارک کے ساتھ دوڑ کر آ رہے تھے۔ شاندار شبانہ خانہ کے ساتھ آپ کا جنازہ گول گنج میں پہنچا یا گیا۔ سات تو پوس کی سالانی دی گئی۔ اور شاندار جلوس کی ٹکل میں آپ کا جنازہ ادا کیا گیا۔ واقعہ نقیری کی میت کے بارے میں کوئی معلوم نہیں ہوا۔ کہتے ہیں: (ترجمہ شعر)  
بان بات اسی طرح ہے کہ جو جناب کے عاشقوں میں سے ہے وہ آپ کے مرنے کے بعد تمام دنیا میں مشہور ہو گیا۔

## تاریخ رحلت جناب موصوف از صنعتِ توشیح

یہاں رقم کی جاتی ہے:-

- ۱۔ خادم ملی نے ملک عدم میں قدم رکھا، یا اللہ ان کا انجام اچھا ہو۔
- ۲۔ ماتم کرنے والوں کی فریاد اور آیں اس طرح بلند ہو گئیں کہ اس کے بوجو سے بلند آسمان کی پشت نیز ہو گئی۔
- ۳۔ ایسا معلوم ہوتا تھا تمام دنیا والے بوڑھے اور جوان دنیا سے فوت ہو گئے۔
- ۴۔ بائی افسوس اور بہت افسوس اے عزت والے بادشاہ سلامت۔
- ۵۔ کہا گیا کہ سارا شہر کا ٹھوٹا تھم کددہ ہن گیا۔ تمام جن و انسان اور فرشتے مسلسل آیں بھر رہے تھے۔
- ۶۔ میں ناز کرتا ہوں اس طیبے پر جو میرے دل کے صفحی پر آپ کے دھال کی

تاریخ تحریر کی گئی۔

۶۔ آپ کے وصال کا سال تو شع کی صفت سے بیان کیا گیا۔ میں گمان کرتا ہوں کہ تحریر کرنے والا اسے پسند کرے گا۔ ۱۹۵۳ء

### تحفہ ششم: سرکار کی خلافت کا بیان

تمیرے دن فاتحہ خوانی کے مراسم ادا کرنے کے بعد، جائشی کی گزاری  
باندھنے کے لئے فقراء، روئے ساء اور غرباء کے گروہ ایکٹے ہو گئے اور متنا جان وار و نہ  
کارخانہ جات جو صاف دل خادم اور سریع خاص تعاوہ بھی حاضر تھا۔ گزاری کوڑے میں  
رکھا گیا اور شہری سرپوش اس پر رکھ کر پیش کیا گیا کہ یہ شان والا گروہ جو حضرت خادم  
علیٰ شاہ کے قائم مقام ہونے کے لائق ہے اس کو یہ خلعت عطا کرے۔ حاجی نام  
حسین کہ جو خادم خاص تعاوہ خود کو حضرت کا قائم مقام سمجھتا تھا۔ اس نے شہر کے علاوہ  
مشائخ کی خدمت میں حصول دستار کے لئے تحریک بھی پیش کی۔ ایک بڑگ کے قول  
پر نظر رکھو جو یہ کہتے ہیں کہ:- (ترجمہ شعر)  
لقدیر کے دائرے سے باہر نکلنے کی کوشش نہ کر۔ لکھتے ہوئے کوہی شاپنے میں نظر رکھ۔

آخر کار اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق فوراً سید سعادت علی بن سید محمود مجتہد  
بن حضرت غوث گوالیاری اٹھے اور سید وارث علی شاہ کے ہاتھ کو پکڑ کر اپنی جگ سے  
اٹھایا۔ جناب اکبر شاہ صاحب اور امید علی شاہ صاحب نے ان کے ساتھ اتنا قیک کیا۔  
چنانچہ وہ دونوں اپنی جگ سے اٹھے اور وہ دستار اسم اللہ شریف پڑھ کر آپ کے سر انور پر  
رکھی۔ فرشتوں نے کہا بہت اچھا ہوا اور آسمان نے کہا وہ وادی کیا ہی اچھا ہوا۔ حاضرین

بسا۔ اتفاق کے ساتھ یہ قطعہ زبان پر لالا۔ پیشانی پر جو لکھا ہوا تھا۔ تندیر کی قلم نے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ جو صاحب اس جاہ میں بیٹھے ہوئے تھے وہ اس کو منانہ سکے، جو لکھنے میں لکھا ہوا تھا۔

### تحقیق ہفتہ: سرکار کے پہلے سفر حج اور واقعات راہ کا بیان

جب جناب عالیٰ چودہ سال کے ہوئے تو چودھویں رات کے چاند کی مانند ہمال مظہر اور جمال کاشانہ کمال گھر کو منور کیا۔ اچانک کشش عشق اور جذبہ صادق سے بیت اللہ شریف کے طواف کی خواہش آپ کے دل میں آئی۔ اور اتنا قاتا واقع اسی رات آپ نے سونے کے دوران اپنے چہرہ مرشد کو خواب میں دیکھا۔ اور سفر کی اجازت کے کلمات نے جو سرمایہ مسرت بنے۔ چنانچہ آپ نے سفر کے لوازمات کا انظام فرمایا۔ جناب کے اکثر دستوں اور عزیزوں نے جو اس قدر جلدی ارادہ کے مانع تھے۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ کسی کی سوچ پنڈ اس ارادے میں رکاوٹ نہ بن سکے گی۔ یقیناً ہر ایک نے سفر کے اقدام کے آغاز پر اتفاق کیا۔ اور سبی کلمات ان کے ذمیں اب تھے۔ (ترجمہ شعر)

آپ نے سفر کرنے کا ارادہ کیا ہے اللہ کی مہربانی اور شفقت آپ کی مدد کرے اور اہل نظر قافہ سالا را آپ کی مدد کرے۔ پس اس بلند وبالا آسمان کی شفقت کے بعد ۱۴ ربیع الثانی ۱۲۵۳ھ آپ مبارک فال کے مطابق محبت کے سور کی طرح آسمان کے باغ میں خراماں روانہ ہوئے۔

صحیح کے وقت جناب نے اپنے مرشد پاک کی قبر پاک کو بوس دیا اور لکھنؤی

چند شخصیات کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ اور چاند کی طرح تھوڑے تھوڑے پڑاؤ کے ساتھ منزل کو ملے کیا۔ سودج کی طرح ایک شہر سے دوسرے شہر میں تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ قصبه شکور آباد میں تھے۔ کچھ دن وہاں قیام کیا۔ اس قصبه کے باشندوں نے جوابی نظر تھے اور صاحب شنید تھے انہوں نے آپ کی عمر دیکھی تو، بہت کم تھی لیکن کشف و کمال اور شوکت جاہوجاری دیکھا تو وہ تصویر کی طرح حیران رہ گئے۔ اور آخر وہ اس بُداشت کے مضمون پر آگاہ ہوئے۔ جو شخص سعادت مند ہوتا ہے وہ اپنی ماں کے پیٹ میں ہی سعادت مند ہن جاتا ہے۔ انہوں نے بُداشت کے اس مضمون کا سرائش لگایا۔ ان میں سے زیادہ متمن ہو کر کہ گئے۔ اور بیت حاصل کرنے سے مشرف ہو گئے۔ ایک ہفتہ تک انہوں نے حضرت کو وہاں سے رخصت نہ ہونے دیا۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ اے ساقی! آ جا کہ میں اپنا آپ کھو بیٹھا ہوں۔ میرے سامنے بے شمار ہیابان ہیں۔

۲۔ میں نے آپ کے چہروں اور کی خوبی سنی اور دیکھی تو میں نے اپنا کام چھوڑ دیا۔ اے میرے مرشد دیدار کے وقت مجھے کیا کرنا چاہئے۔

## آنجانب کا ایک شہر سے دوسرے شہر جانا اور ہزاروں لوگوں کا مرید ہونا

جناب کو بیت اللہ شریف کے طواف کی خواہش کا اس قدر جوش تھا کہ آپ کے دل میں اطمینان نہ ہوتا تھا۔ حب بیت اللہ نے آپ کے دل کو شکور آباد سے

ابھارا۔ اور محبت کا تعلق اس کے باشندوں سے توڑا۔ چنانچہ شکور آباد کے قصبه سے فیروز آباد آنحضرتے اور وہاں سے فتح پور سکیری اور وہاں سے ہندوں اور وہاں سے موسم ہرداں ول ریاست ہے پور اور وہاں سے جی پور خاص مختلف جگہوں پر قیام فرمایا۔ جس جگہ آپ نے قیام فرمایا سینکڑوں لوگ آپ کی بیت سے مشرف ہوئے۔ اور جس وقت فرشتہ سیرت آنحضرت کے کشف و کمال کی شہرت نے بلندی حاصل کی تو آپ کی شہرت راجہ بخت سنگھ والی ہے پور تک پہنچی۔ وہ بھی آپ کا بہت مشاق ہو گیا۔ ایک دن وہ آپ کی خدمت القدس میں پہنچا اور آپ کے ادب احترام میں زمین بوس ہوا۔ (ترجمہ شعر)

جب اس نے اس آنفتاب والائیت کو دیکھا جو بڑی تاب و طاقت کے ساتھ چک رہا تھا تو موم کی طرح آبدیدہ ہو گیا۔

جس وقت بارع بجال پر نظر پڑی تو عقل کے پرندے کو سر کے پندرے سے دور کر دیا اور اس کا اعتقاد اس طرح تھا ہو گیا کہ اختیار کی بآگ ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ اور انتہائی اوب کے ساتھ ہوت کھولے اور آپ کو دعوت دینے کے لئے عرض کی۔ چنانچہ آنحضرت نے دعوت قبول فرمائی اور اس کے گھر اگلے روز قدم رنجھ فرمایا۔ راجہ نکو انتہائی عزت اور محکم کے ساتھ پیش آیا۔ اور دستخوان کی قسم کی نعمتوں کے ساتھ آراست کیا۔ الغرض جتاب عالیٰ کے اوداع ہونے کے وقت اپنے محل سرا کی رونق بڑھانے والی تقریب کی دعوت دی۔ وہاں اس نے خود اور اپنی الہی مبارانی کے ساتھ زمین خدمت چوئی۔ مریدوں کی طرح آپ کی طاعت کا حلقہ اپنی روح کے کان میں پہننا۔ اور عمدہ تھنے پیش کئے۔ جتاب عالیٰ نے وہاں سے بھی رخت

سفر باندھا اور جانب اجیمیر شریف کی راہی۔ یہاں تک کہ چار منزلیں ملے کرنے کے بعد اجیمیر شریف پہنچ گئے۔ جنت نظیر روضہ اقدس دکھائی دیا۔ جس کے درود یا روانہ رحمت سے روشن تھے۔ اور اس کا ہر چشم کوڑ و تسمیم کے چشموں کی طرح جاری تھا۔ آب رحمت اس کی آسمان نظیر کمیتی کو سر بزرو شاہاب کر رہا تھا۔ اس کا صحن جنت کے پانوں کی طرح عمدہ پچلوں سے لبریز تھا۔ اس کی آب و ہوا بہت عمدہ تھی جو روح کو ترویاز کرنے والی تھی اور اس کی فضا ابھائی لکش تھی۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ وہ روضہ اس قدر عجیب وائق ہوا تھا کہ جیسے نیلے آسمان کے طبق میں انڈا اپنا ہوا ہو۔

۲۔ اس کا ماحول اس قدر خوبصورت اور صاف تھا کہ جیسے دل کے آینے پر مسکرا رہا تھا۔ مختلف ذرائع سے معلوم ہوا کہ بھی پاکیزہ روضہ مبارک شبنشاد و دین پناہ طلب الاتقاب مطلي القاب خضر مامصین خواجہ خواجہ گان حضرت خوبچہ مصین الدین چشتی موجد خاندان چشت اہل بہشت کی آرامگاہ ہے۔ آپ کے آستانہ پاک کی خاک اولیائے کرام کے لئے لفر کا تاج ہے۔ اور اس شعر کا مضمون ان کی شان میں خوب معلوم ہوتا ہے۔ (ترجمہ شعر)

آپ بہیش چکنے والا نور اور دنیوں جانوں کی شمع ہیں، بارگاہ ازل کی کنجی ہیں اور اندر حیروں کے ڈھم کرنے والے آفتاب ہیں۔

ہر شے پر فوقیت رکھنے والے شوق کے ساتھ آپ روضہ شریف کے اندر داخل ہوئے اور قبیر شریف کے طوف سے مشرف ہوئے۔ خوش قسمتی سے ایسا ہوا کہ انہیں دنوں جناب حضور خواجہ خواجہ گان کا عرس مبارک تھا۔ چنانچہ جناب والا بھی

مشائخ کے جلسوں میں بیٹھے اور سماں میں توجہ فرمائی۔ جذبات کو آگ لگانے والے کلام کو اس انداز سے پیش کیا کہ وجد طاری ہو گیا۔ (ترجمہ شعر)  
جگر جلنے لگا۔ دل میں گرمی پیدا ہو گئی۔ رُگ جاں بچر کئے گئی۔

اپنے آپ پر قابو کرنے والی بآگ آپ کے ہاتھ میں نہ رہتی اور دل کے گھوڑے کو بے خبری کے صحرائیں دوڑایا۔ (ترجمہ اشعار)  
۱۔ آپ مرغ غبکل کی طرح ترپنے لگے۔ آپ کا دل چاہتا تھا کہ جسم سے روح پر واز کر جائے۔

۲۔ آپ کے سر مبارک نے محفل اور ہوش کو پرے رکھ دیا۔ آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیا اب جاری ہو گیا۔

۳۔ محفل میں موجود ہر شخص جو آپ کو دیکھ رہا تھا ان کا حال بھی بدلتے گا۔ میں نے سنا کہ خواجہ صاحب کی قبر بھی حرکت کرنے لگی۔

الخیر حاضرین پر لرزہ طاری ہو گیا۔ ہر شخص نے آد و فریاد شروع کر دی۔ کچھ دیر کے بعد کہ جب امام الاولیاء ہوش میں آئے۔ تمام حاضرین آپ کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوس دے رہے تھے۔ جناب عالی نے اسی جگہ ان لوگوں کی خوانش کے مطابق دہیں قیام فرمایا۔ اور ایک ہفتہ تک ہرے رہے۔

وہاں روشنہ عرش بوس کے احاطہ میں کچھ مرد و عورتیں اسکھتے ہو گئے۔ اچانک جناب کے سبق کا تیر عبدالشکر تراش کی لڑکی بنی بن کے دل میں لگا۔ یہ بہت حسین تھی۔ اور کافی مالدار تھی۔ وہ مجھ میں اس طرح بیٹھی ہوئی دیکھ رہی تھی کہ جیسے عاشق ہیلیں بلبل دیکھتے ہیں جو ہو جاتی ہے۔ اس پر مد ہوشی طاری ہو گئی۔ بالآخر صفات آسمان

سے زمین پر پہنچا۔ اگلے روز مسماۃ المکورہ جناب کی خدمت میں پہنچی اور بیعت ہوئی۔ شابانہ بہاس ترک کر دیا اور تمام خاندان سے اپنا اعلیٰ قطع کر لیا۔ جناب والا نے اس کو بیہن اللہ والی کا خطاب عطا فرمایا اور اس کی رہائش گاہ، روشنہ شریف کے جبرہ کے قربے تجویز فرمائی۔ تادم تحریر و دوہیں موجود ہیں اور قیامت کے مصلی پر تخبری ہوئی ہیں۔ سنا گیا ہے کہ ہزار ہالخلوق ان کو مخدومہ روزگار سمجھتی ہے۔ بلکہ انہیں ولیہ کہتے ہیں اور ان کی اطاعت کے راستے کی خاک کو اپنے سر پر لگاتے ہیں۔ (ترجمہ شعر)  
دہر گورت، گورت ہے اور تہر مرد، مرد۔ اللہ تعالیٰ نے پانچوں انگلیاں ایک جیسی پیدا نہیں کیں۔

جناب والا بہاس سے جب روانہ ہوئے تو جوت پور کے دارالحکومت ہاگور میں قیام فرمایا۔ مولوی حسین بخش جو ایک رئیس کے چیز کے لڑکے ہیں، کے پاس نہ ہے۔ جن کا ہاگور میں بہت شہرہ تھا۔ کہ جو بزرگی کی صفات کے مالک اور اچھی عادات والے تھے۔ فرشتہ سیرت تھے۔ جب انہیوں نے آپ کا ذکر سنا تو بڑے شوق کے ساتھ آپ کی طرف دوڑے، دیکھا اور جناب کو اپنا مہمان ہالیا۔ عزت و احترام کے ساتھ آپ کے قدموں میں اپنی آنکھوں کو بچایا۔ جناب نے کچھ دن ان کے بلند شان مکان میں قیام فرمایا۔ اور اسی نوازش فرمائی اور ان کے سر کو فرقداں ستاروں کی بلندی پر پہنچا دیا۔ اس مہرز آدمی کو آپ نے اپنا نائب ہالیا۔ اور بیعت مجاز کی اجازت عطا فرمائی۔ وہاں سے روانہ ہوئے اور کچھ منازل طے کرنے کے بعد قصبہ میرتا پہنچئے۔ وہاں سے موضع کو چڑاوار الحکومت جوت پور پہنچئے۔ اور وہاں قیام فرمایا۔ اس بادشاہی ریاست میں اگرچہ کچھ سوانحات ہیں آئے مگر چیزیں آئے کی بہر کت سے اور حضرت

مشق کی مدد سے ہر مشکل آسان ہو گئی۔ ہاں عشق کے راستے کے کامنے بھی پھولوں سے بہتر ہوتے ہیں اور اچھی آہ کے نالے بلبل کے نغموں سے بہتر ہیں۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ عاشقوں کا دل درد کا میدان ہے۔ اس کے اندر آگ ہے اور باہر شندی آہ ہے۔

۲۔ پھول اپنے چیراہن میں سینکڑوں چاک رکھتا ہے لیکن بلبل کو اس کا فلم نہ ناک نہیں کرتا۔

۳۔ عاشق کا دل دنیا میں کبھی غم سے خالی نہیں رہ سکتا۔ جو غم سے خالی ہو گا وہ بے مشق دل ہو گا۔

۴۔ بے عشق دل سوائے پانی اور مٹی کے اور کچھ بھی نہیں۔ اور اس سے بڑھ کر اسے کچھ بھی حاصل نہیں ہے۔

۵۔ اگر عشق تحریکی مدد کرے تو عاشقوں کے سامنے کون اپنا سر بلند کر سکتا ہے۔

۶۔ وہ دل جو عشق سے خالی ہو وہ اپنی صراتی شراب سے خالی رکھتا ہے۔

۷۔ اللہ کے لئے تعریف ہے کہ جناب والا جوزمان کے مددج ہیں۔ وہ عشق میں بے مثل ہیں۔

۸۔ جب عشق کے متعلق اللہ والوں نے لکھا تو ہمارے سرکار عالم پناہ کو سرفہرست قرار کیا۔

۹۔ جس جگہ عشق کا لشکر متوجہ ہوا تو اس کے دل میں غم نے ڈیرے ڈال لئے۔

۱۰۔ تجہ عشق کو پناہ نہیں ہوتی بلکہ سن اس کی امید گاہ ہوتی ہے۔

۱۱۔ لیکن آجنباب اور آپ کا ذات اللہ سے عشق، اس طرح ہے جیسے پانی اور  
چھلی اکٹھے ہوتے ہیں۔

اگر میری قلم ان تمام حالات کی شرح لکھتے تو میرا یہ کتابچہ طویل ہو جائے گا۔  
یعنی طور پر میں نے ان احوال میں سے کچھ لکھا۔ اور باقی حالات جو میرے سینے میں  
محفوظ ہیں میں ان کو بھی بے قائدہ نہیں سمجھتا۔ کہ تیک لوگوں نے کہا ہے کہ جو شے  
ساری کی ساری معلوم نہیں ہوتی ہے وہ ساری کی ساری نعلیٰ نہیں ہوتی۔ اور اس کو چھوڑا  
بھی نہیں جا سکتا۔

### ظہور سانحہ اول (پہلے واقعہ کے ظاہر ہونے کا بیان)

جب جناب والا گل کے راست سے تشریف لے جائے تھے تو انجمنی جذبہ  
شوق کے ساتھ دو منزل کو ایک منزل میں ٹھے فرماتے۔ ایک دن ایک بیان میں پہنچے تو  
آپ نے دیکھا کہ بہت اچھی جگہ ہے اور رٹک جنت مقام ہے اور اس کی آب و ہوا  
روح پر ورثی۔ اس کا سزہ و لشیں اور اس کی بارش دل کی صراحی بھرنے پا آمادہ اور  
متوافق کا دل کھینچنے والی ہے۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ اس سرزئن کا ہر باغ عام باغ سے بہتر ہے۔ اور وہ ایسا باغ ہے کہ جو جنت  
کے سید میں داش لگاتا ہے۔ یعنی رٹک جنت ہے۔

۲۔ اس کے سرو اور شمشاد بہت ہی حسین و تجمل ہیں۔ اس کا سایہ سے خانے  
کے فرش کے لئے باعث رٹک ہے۔

۳۔ اس کی قریاں اور بہب کی طرح اسلوب شناس ہیں۔ اس کی بلبلیں بچوں کی

- طرح حروف تہجی پڑھنے والی ہیں۔
- ۴۔ اس کا روشن اور چکدار سنبل صحنگریا لے بالوں کی طرح بہت ہی چکدار ہے۔ خوبصورت پر یوں کی رخصیں اس کے سنبل کے سامنے نیچیں ہیں۔
- ۵۔ اس کا گل لالہ جسین و جميل محبوب کی طرح ہے۔ یہ عابدوں اور زادبوں کے لئے بھی دل فریب ہے۔
- ۶۔ اس کی شہریں جنت کی نہروں کی طرح روایا دواں ہیں۔ غصہ اور الیساں ان کے پیاسے ہیں۔
- ۷۔ اس کے گوشے اس قدر بلند پایہ ہیں کہ اوپر رصدگاہ میں بیٹھنے والا بھی ہے دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔
- ۸۔ اس کا اگاہ ہوا سبزہ زمردیں فرش کی طرح بچھا ہوا ہے۔
- ۹۔ اس باعث میں ایسی آبشار روایا ہے جیسے ایک صوفی اپنے پیدا کرنے والے کی حمد و شناختیں مصروف ہوتا ہے۔ الغرض وہ مکان جو جنت نشان ہے ایسا طبیعت کے موافق آیا کہ آنحضرت نے اسی جگہ کرکھوئی اور اس طرح آپ کا دل وہاں لگ گیا کہ اسی سر سبزہ و شاداب میں قیام فرمایا۔ اور خود سے کہا کہ وہ چاروں اسی مقام پر قیام کرنا ہائی۔ اور تجھائی فارغ البابی کی حالت میں اور اس عالم فانی میں ذکر واشغال میں مکنول ہو گئے۔ آخر کار اسی زمرد میسے فرش پر کہ جو کوئی ہزار ریلوں سے نری و نزاکت نہیں بہت بہتر تھا، وہاں خبر گئے اور خود میں گم ہو گئے۔ وہ جگہ ایک خبیث بد فرجام کی رہائش گاہ تھی۔ دن کے کچھ حصہ میں جو باقی تھا وہ بھی گزر گیا۔ جاتا نے بہت ہی شہان کون خواب میں دیکھا کہ وہ غصب کی حالت میں آپ کی طرف دوڑا۔ پاک

بے رب تعالیٰ کی ذات کے جب وہ آپ کے قریب پہنچا تو اس کا خصہ اور غمیش و غصب محبت و اطاعت میں بدل گیا اور وہ فوراً ایک خوبصورت عورت کی شکل میں ظاہر ہوا۔ جو آپ کی خدمت میں لگ گئی۔ اور لوڈھی کی طرح اطاعت کرنے میں مصروف ہو گئی۔ اور انجائی ادب کے ساتھ آپ کے پاؤں کو پکڑا اور بوس زن ہوئی۔ (ترجمہ اشعار)  
۱۔ اللہ کے جوان مردوں کی بیبت درعب اثر رکھتی ہے اور تمام ہن و بشر پر اثر کرتی ہے۔

۲۔ جو کوئی محبوب نہادے۔ شیع کی طرح دشمن کی بھٹکی سے نجات پا جاتی ہے۔  
۳۔ جہاں کے پیدا کرنے والے نے جس کسی کو چون لیا۔ ہر وقت وہ اس کی حفاظت کرتا ہے اور اس کی تہایت کرتا ہے۔  
۴۔ تمام تکالیف جو تم پے ارادہ ہوتی ہیں یہ ہماری فکلتوں کا سبب ہیں۔ ورنہ اس کی ہمہ یانی اور شفقت جہاں والوں سے کب جدا ہے۔

قصہ مختصر اسی دوران اسی علاقے کا سردار بھی سیر کرنے کیلئے ہاں آئکا۔ اور اس نے دیکھا کہ ایک نوجوان لینا ہوا ہے نیند کے عالم میں ہے اور ایک عورت اس کی خدمت میں مصروف ہے۔ جو کہ رٹنگ ماہتاب ہے۔ وہ سخت جیراگلی کے سخنور میں جتنا ہو گیا۔ اسے دیکھ کر اس نے آگے قدم رکھا۔ اور انجائی مدد و باء انداز سے اس واقعہ کی تفصیل چاہی۔ اور انجائی کی وجہ اور جنگل کے حیوانات کے ساتھ موافقت کا سبب پوچھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ آباد یوں سے قطعِ حق کر کے ستر کر کے اس جگہ پہنچا ہوں۔ (ترجمہ اشعار)

۵۔ میں نہ کوئی پیار کرنے والا نہ کوئی ساختی نہ کوئی را ہبری کرنے والا رکھتا ہوں۔

صرف جہاں کو پیدا کرنے والے کی مہربانی پر نگاہ رکھتا ہوں۔  
۱۔ سینے میں بھنا ہوا دل اور جگر رکھتا ہوں۔ دل میں سنگ ریزوں کی طرح  
نکزوں چنگاریاں رکھتا ہوں۔

۲۔ انجائی شرمساری کی وجہ سے شہر کی طرف میں توجہ نہیں دیتا ہوں کہ نہ میں  
لباس رکھتا ہوں، نہ سوتا چاندی، نہ کوئی ماں اور نبی کوئی اور زرو جواہر رکھتا ہوں۔

۳۔ اگرچہ میں خوشحالی کے سچے اسباب نہیں رکھتا۔ لیکن دلی طور پر میں اس سفر کا  
ہاتھ ادا و رکھتا ہوں۔

۴۔ اللہ مجھ وارث کا منس و غنوہ رہے اور ہر جگہ میرے ساتھ ہے۔ چونکہ میں  
کوئی ماں پا س نہیں رکھتا اپنے مجھے ہر ہن کا کوئی خطرہ نہیں۔

یہ عورت کہ جو تو دیکھتا ہے وہ اس باعث کی مالک ہے اور ہم پر شفقت کرنے  
والی ہے۔ وہ سردار ان دفتریب باتوں سے عاشق ہو گیا اور اس عورت کی عادتوں پر  
قریان ہو گیا۔ اور کہنے لگا کہ کیا ہی اچھا ہو کہ آپ دونوں ہزار گیارہی جھوٹیزی، جو  
ان کیلئے باعث رٹک ہے، میں اپنے قدم مبارک رکھیں۔ خدا کی اطاعت کرنے  
والوں کی خدمت، جو تجھائی میں رہنا پسند کرتے ہیں، میں اپنے لئے سعادت جانتا  
ہوں۔ میں آپ کی آمد کا شکر یہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔

آنحضرت نے فرمایا میں تو گویا ایک قطرہ گمناک ہوں، نکزوں ری کی وجہ سے  
اس جگہ بیستا ہوں وہی میرا وطن بن جاتا ہے۔ میں طاقت نہیں رکھتا ہوں کہ آج  
لباس سے ایک قدم بھی باہر رکھوں۔ اور اس جگہ سے منتقل ہو جاؤں۔ مگر یہ عورت جو  
بنت تھی دو راندھیں ہے اور اپنے کام میں خود مختار ہے۔ اگر اس کے دل میں رفتہ ہو تو

کچھ تجھ کی بات نہیں ہے کہ تمہی طرف میں روائے ہو جاؤ۔ اس سردار نے اس بات کو بہت بڑی کامیابی حاصل کیا۔ اور انہی منت سماجت سے آپ کا دامن تھا۔ جب اس کو راضی سمجھا تو اس جگہ سے انخا اور ساتھیوں میں سے ایک کے ساتھ سوار ہو گیا۔ جوں ہی وہ گھر میں پہنچے۔ کوئی قسم کے کھانے اور مشروبات تیار کرائے۔ اور رہنمی فتوں کے ساتھ درست خوان کو جایا اور آنحضرت کی خدمت میں پیش کیا۔ وہ رسمی بڑی عزت کے ساتھ اس گھر میں پیش آیا۔ ستاروں کی مانند فون رکھنے والا اور زرناک شہری تخت پر پہنچنے والا، وہ رمیس کافی درستک اس حور شاکل گھر شیطان صفت عورت کے ساتھ مشغول رہا۔ اس کے بعد مہمان کو ایک علیحدہ گوشہ میں لے گیا اور خود اپنی ابیہ کی طرف متوج ہوا۔ اس خبیث بد فرجام نے چوروں کی طرح ان کے ہوش و حواس، ہسامان خواب اونا۔ رلپا اور رانی کو دھوٹی میں بستر پر ڈالا۔ پھر وہ مہمان جو مجسم شیطان تھا وہ انخا اور رلپا اور رانی کی چار پائی کو اوپر انخایا اور اس کو اوپر پہنچ کیا۔ ان کے آرام، سکون میں خل ہوا۔ اور ان کو کوئی قسم کی ٹھانیف پہنچا نہیں۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ جو کوئی چند باتی فطرت رکھتا ہے۔ وہ اپنے باتھ سے آسانی و آرام کو دھوڑاتا ہے۔

۲۔ اپنے گھر میں کسی غیر کو جگد نہ دے۔ تاکہ تو اس رلپا کی طرح مصیبت میں گرفتار نہ ہو جائے۔

رلپا اور رانی کا اس بائے آسمانی، خوناک ٹھکل کے دیکھنے سے اور اس صدمہ ناگہانی سے ہوش و حواس کا پرندہ اڑ گیا۔ بڑی دیر کے بعد وہ ہوش میں آئے۔ اس نے دیکھا کہ موت اس کی پیشانی پر اور قضا اس کے چیچپے پیشی ہوئی ہے اور

نام سمجھن درہم بردھم ہو چکا ہے۔ (ترجمہ شعر)  
 ات کرنے سے ان کے ہوت خاموش ہو گئے۔ لمحہ پہ لمحہ ان کی حالت بدلتی رہی۔  
 اس رات کو تباہی حصہ تک دونوں اسی دکھ اور تکلیف میں ہتھا رہے۔ اور  
 زندگی کی امید سے ہاتھ و جوہ بیٹھے۔ جس وقت سورج نکلنے کا وقت ہوا تو اس خدا نے  
 انکی کاراستہ لیا۔ وہ باغ کی طرف گئی اور وہاں کے تمام پھلوں کو زہر بیا ہنا گئی۔ رنج  
 اپنی کی پریشان اور غمگین ہو کر جتاب والا کی خدمت میں پہنچا۔ اور گزشتہ رات کے  
 حالات و اوقایات آپ سے بیان کئے۔ آنحضرت نے اس کا دل بہلانے کے لئے  
 اُس میں لگایا اور ہر لحاظ سے اسے مطمئن کیا۔ رنج نے تمام حالات بیان کئے۔ بہر  
 مال و شب طویعاً و کرہا بہر ہو گئی۔ رنجہ رہتا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آج بھی وہی مصیبہت  
 گر جس کا کوئی عاقِ ضمیں، ظاہر ہو جائے۔ اور ہماری زندگی کا ساز و سامان لوٹ کر  
 لے جائے۔ اللہ کے فضل و کرم سے جتاب والا نے اپنی آمد سے ہمارے گھروں کو  
 لے گزار بنا دیا اور ہمیں اس شور سے نجات بخشی۔ میں اپنی منت سماجت سے آخر  
 اور جتاب عالی کو اپنے گھر میں لے آیا۔ ایک ہفتہ تک بکشکل تمام اپنے ہاں ختم ہوا۔  
 آپ نے بالکل اپنا قدم مبارک میرے گھر سے باہر نہ لکھا اور ہر روز ہزاروں کی تعداد  
 میں لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ کے مبارک پاؤں کو یوسدیتے

انتہا۔

بس کچھ دونوں بعد جب مجھے معلوم ہوا کہ آپ تکمیل مطمئن ہو گئے ہیں۔ اور  
 اپنے یقین ہو گیا کہ وہ مصیبہت اب دوبارہ میرے گھر میں نہیں آئے گی۔ اسی وقت  
 آپ نے خوشی خوشی الوداع ہونے کی رخصت چاہی۔ کافی مقدار میں سونا اور مال

- اور ہر حتم کی نعمتیں ہدیہ کے طور پر میں نے جناب کو پیش کیں لیکن جناب والا نے انتہائی اصرار کے بعد ایک گھوڑا اور تھوڑا ساز اور اہ قبول فرمایا اور ہبیت اللہ شریف کی طرف روان ہو گئے اور حضرت کا کاشنگ بھروس کے دل میں توڑ دیا۔ مٹاٹ کے اشعار:
- ۱۔ جو بے سرو سامان ہوتے ہیں ان کو وہی سامان دیتا ہے۔ سب بیماروں کے علاج اسی سے ہے۔
  - ۲۔ اس جہاں میں، اُس جہاں میں اور قیامت کے دن آرام اور دکھ، زندگی اور موت اور حشر، نشرب اسی کے فعل و کرم سے ہے۔
  - ۳۔ یہ سب کچھ اس سرور کے اختیار میں ہے۔ نہ ہمارے اختیار میں ہے۔ تیرے اور نکسی اور کے ہاتھ میں۔
  - ۴۔ اگر بس بغل میں ہو یا نہ ہو، اللہ ہم بریان ہے کہ وہ جس حال میں چاہے رکھے۔
  - ۵۔ عاشقوں کا کیا ہی اچھا حال ہے۔ شان کو اس جہاں میں کوئی غرض ہے: اُس جہاں میں۔ ان کے لئے دونوں جہاں برابر ہیں۔
  - ۶۔ اے خدا بخش جس کسی نے اپنے مولا کو پالیا، تو اس نے چاروں اطرافِ قابو پالیا۔

## ظہور سانحہ دوم

آنچاہب نے مختلف مرامل طے کرنے کے بعد اور یا لیس منازل تے کرنے کے بعد سروئی شہر جو اجیر سے وہ منزل کے ناحصل پر واقع ہے، دیکھا کر

پہاڑوں کے درمیان ہونے کی وجہ سے اور گہرے نالوں کی وجہ سے وہ راستہ بہت خطرناک اور پر فتنہ تھا۔ اور اس جگہ کے جادوگروں کا جادو بہت مشہور تھا۔ ایک دن ایک منزل طے کی اور شام تک مسافروں کی ایک جماعت کے ساتھ ایک سڑائی میں پہنچے۔ انہتر وہاں وہی ڈاکو بد عادات و صورت والے آپنے۔ بناہراپنے آپ کو آ راستے کیا ہوا اور مشائخ کے لباس سے اپنے آپ کو سجا لیا ہوا۔ بھی واڑھیوں والے۔ درویشوں کی طرح، حرس ولائی سے بھرے ہوئے اور باتھمیں تھیں لئے ہوئے۔ من سے استغفار اور دل گناہوں سے بھرا ہوا۔ گناہ کو فہمی آتی ہے، ان کے استغفار کرنے پر۔ یہ ڈاکو اس سڑائی میں پہنچ گئے۔ اور بیزی تیزی کے سامنے گھوڑوں سے اترے اور فاتحہ پڑھی اور بعد ازاں ایک ایک میٹھا اور پر تکلف لدھو مسافروں کو تقسیم کیا، کہ جن کی تعداد اچھی تھی۔ اور تقسیم کے بعد وہ خود ایک کوئے میں بیٹھ گئے۔ انہتر سب نے وہ لدھو حاصل کیا اور کھایا۔ سوائے آنحضرت نے وہ لدھو ایک رہمال میں باندھ کر ایک جگہ لے کا دیا۔ (ترجمہ قطعہ)

۱۔ جو شخص اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوتا ہے وہ ہر تکلیف و مصیبت سے برا ہوتا ہے۔

۲۔ عاشقِ ممشوقوں کی جلوہ گاہ ہیں۔ اس کی رہنمادا اور جدا کے نتائج میں ہے۔ انہتر رات کا تباہی حصہ باقی تھا کہ ان پروروں نے باؤز بلند ندوی کاے لدھاٹھ اور سفر کی تیاری کر۔ جب اس جادوگر کا جادو کمال تک پہنچ گیا تو اس نے اپنے جادو کے زور سے اس لندہ کو کہ جو پیش کے اندر پہنچ چکا تھا جادو سے اس میں اسی تاثیر ہیا کی کہ اس کے کھانے والے فوراً اپنے بستر وہ سے اٹھے اور رفت سفر ہاندھا اور

اپنی سواریوں پر سوار ہو گرا ایک جانب چل پڑے۔ آنجناہ نے اپنے دل میں سوچا کہ اس منتر کے انعام کو بھی دیکھنا چاہئے کہ یہ لذ و کیا اثر کرتا ہے۔ تیزی سے گھوڑے پر سوار ہوئے۔ اور مسافروں کے قریب پہنچے۔ تھوڑا سا سفر طے ہوا تھا کہ وہ جادو گر خبر گیا اور اس نے حکم دیا کہ اے لذ و گھوڑوں سے اتر آؤ۔ اور زمین پر چلا شروع کر دو۔ مسافروں نے اسی طرح کیا۔ اس جادو گرنے ایک چھری اپنی کرسے باہر نکالی اور مسافروں کی طرف اشارہ کیا کہ لذ و اس چھری سے اپنے لوگوں کو کاث لوا۔ اور اپنے آپ کو قتل کرنے کی کوشش کرو۔ اس بات کو انہوں نے بالاتفاق تسلیم کر لیا۔ اور اس چھری کی طرف اپنا اپنا باتحلفے گئے۔ آنحضرت بڑی چاکدستی سے آگے بڑھے۔ اور اس چھری کو، اس سے پہلے کہ وہ مسافروں کے باتھوں میں آئے، پکڑ لیا۔ اور جادو گر کو فوراً زمین پر لایا اور اس کے سیند پر بیٹھ گئے۔ اور اس بد خصلت سے اس طرح ارشاد فرمایا کہ اگر خیر چاہئے ہو تو ان مدد ہو شوں کو فوراً ہوش میں لے آؤ۔ اس مکار نے کہ جو ایک شکاری کے قابو میں آپ کا تھا، اس نے بہت چال بازی کے ساتھ زبان کھولی کر (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ اے نوجوان تیری قسمت ہمیشہ جوان رہے، اللہ کے لئے میں تھوڑے امان چاہتا ہوں۔
- ۲۔ جو لطی میں نے کی ہے اس پر بہت نادم ہوں۔ آپ سب کے مخدوم ہیں اور میں خادم ہوں۔
- ۳۔ میں ان لوگوں کے لئے کوئی چارہ نہیں جانتا۔ لیکن ان کی جان پر خیریت ہے۔

- ۴۔ مگر میں جس کسی کو پکارتے ہوں۔ وہ یقیناً اپنے پاؤں کو جلدی جلدی اٹھاتا ہے۔
- ۵۔ پس اب میں آپ سے بھی عہد کرتا ہوں کہ میں ان میں سے کسی کو قتل نہیں کروں گا۔
- ۶۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ انہیں ہوش آجائے۔ آپ صبر کریں اور خاموش رہیں۔

آنجلاب نے فرمایا کہ میں نے بھی یہ عہد کر رکھا ہے اور اسی عہد پر میں قسم اخھاتا ہوں کہ اگر یہ سافر سلامتی سے رہے تو میں تیرے گلے پر چھری نہیں چاؤں گا۔  
انحضریہاں تک کہ دن کا ایک حصہ خیریت سے گزر گیا اور وہ سب نجیک رہے۔  
مکملندوں نے بے کہا کہ (ترجمہ شعر)

- ۱۔ اگر تم نے اپنے دشمن پر قابو پالیا ہے تو اگر تو عقل مند ہے تو اس سے مطمئن نہ ہو۔ بلکہ اس کے شر سے ہوشیار رہ۔
- ۲۔ اگر دشمن تیرے ہاتھ سے نجات حاصل کر لے۔ تو وہ ضرور تجوہ پر زور آزمائی کرے گا۔

محضر یہ کہ آنجلاب نے اس پر نظر رکھی اور اسے قابو میں کر لیا۔ کچھ دیر بعد دون کا ایک حصہ گزر رہا ان کو ہوش آیا۔ لیکن ان میں سے ایک جو بخوبی بات نہ کر سکتا تھا کچھ دیر کے بعد جب وہ صحیح حالت میں آیا تو آنجلاب سے انہوں نے سارا ماجرہ اور یافت کیا۔ آپ مکرائے اور فرمایا کہ یہ ہم پر مصیبت آئی تھی لیکن خیریت سے نیل گئی۔ یہ آدمی فی الحال میرے قابو میں ہے۔ یہ شیطان کا بھائی ہے اور ہم کو بلاک کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اللہ کی مہربانی نے ہماری مدد کی کہ اس کے داؤ سے ہم سب محفوظ رہے۔

اور وہ اس بات پر تیار ہوئے کہ اس کو قتل کر دیں۔ مگر آنحضرت نے اس کی سفارش کی کہ اس وقت اس کے قتل پر توجہ نہ کرو۔ کیونکہ بیک لوگوں نے کہا ہے کہ (ترجمہ شمر) جب گناہ گارنے اپنا سر تحریرے پاؤں میں رکھ دیا ہے تو اس کے قتل کی رائے نہیں دینی چاہئے۔

میں بہتری اسی میں سمجھتا ہوں کہ اس کو آزاد کر دوں گر اس کی عادت اس کی دشمن ہے جو اس کے چیچے گلی ہوئی ہے۔ جہاب کے ارشاد کے مطابق سب اس کو قتل کرنے سے رک گئے اور اس کو چھوڑ دیا۔ اور اس کے گناہوں کو معاف کر دیا۔ وہ بری خصلت والا ہزاروں جانشیروں کے ساتھ آپ کا نام بن گیا۔ اور اپنے ناجائز فعل سے اس نے علیحدگی اختیار کر لی۔ اور صدق دل سے اپنی روح کی گردن کو آپ کی یہیت و ارادت کے حلقہ میں شامل کر دیا۔ اور آجنباب کے ساتھ عازم بیت اللہ ہو گیا۔  
(ترجمہ اشعار)

۱۔ صاحب دل اندر ہوں گوینا کر دیتے ہیں۔ بے قوف کو بولی سینا ہادیتے ہیں۔

۲۔ صاحب دل کا سایہ ہنا کا پر ہے۔ وہ اس کو ایک لمحے میں بادشاہ ہادیتا ہے اگرچہ وہ خود غریب ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔ نانبا جب اکیر کے ساتھ ملتا ہے تو وہ سنہری سونے کے ساتھ موافق اختیا کر لیتا ہے۔

۴۔ صدف کے اندر جب قطرہ نیساں داخل ہو جاتا ہے تو بالآخر وہ اعلیٰ موتی ہن جاتا ہے۔

## ظہور سانحہ سوم

ایک دن آنچہ اس سے پہلے کہ دوسرے سوئے ہوئے لوگ بیدار ہوں  
 آپ انھیں اور جذبہ شوق کے نلبستے بیت اللہ شریف کی طرف چل چکے۔ جب  
 سورج دن کے ایک چوتھائی حصے پر چکا (چاشت) اور اس کی گرمی کی تیزی نے الی  
 دنیا کے دماغ کو برہم کر دیا۔ اور گرمی کی بہت زیادہ شدت سے آنچہ اس زیادہ  
 محسوس ہوئی کہ اگر پانی کے چشمہ کی جگہ دکھائی دے تو پیاس دو فرمائیں۔ اتنا تا آپ  
 ایک جگہ پہنچتے تو وہاں بہت سے نیلے اور گزر ہے دیکھئے۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ ہر ایک شیلہ پہاڑ سے زیادہ بلند تھا۔ اس کے اوپر پھر کا ایک بہت بڑا انکرا  
 تھا۔

۲۔ اس کا ہر گزر حاصل قدر گہرا تھا کہ زمین بہت دور دکھائی دیتی تھی۔  
 اچانک آپ کی نگاہ اس نیلے پر چڑی کہ شاید وہاں سے گور منصودہ حاصل  
 ہو۔ آپ نے دیکھا کہ ایک عورت تخت پر بیٹھی ہوئی ہے اور ان کا حق جو خادم کی طرح  
 اس حلقے کے اندر گردش کر رہا ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ ان کے پاس پانی بھی ضرور ہو  
 گا۔ جب پیاس کے نلبے نے حلق پر چھپری رکھی تو فوراً گھوڑے سے نچھے اترے اور  
 اوپر چانے کا ارادہ فرمایا اور بڑی تیزی سے اس نیلے پر چڑھے۔ وہ عورت جوان  
 چوروں ڈاؤں کی سردار تھی۔ اس نے آپ کی کمال خاطر تو اپنی کی خونگواری میٹھے پانی  
 سے دو تین چیالے لگاتار پیش کئے۔ اور کھانا کھلانے کی انتہائی کوشش کی۔ پھر آپ  
 میں انتہائی رازوں میں مشغول ہو گئے۔ اور آپ سے کہا کہ کچھ عرصہ آپ بغیر ک

میرے خادم مرث بھون رہے ہیں۔ اس وجہ سے کہ صاف دل لوگوں کی ہر لمحہ توجہ اللہ کی طرف ہے اور وہ معرفت کے سمندر کے واقف ہوتے ہیں۔ جاتب والا نے بالکل اس طرف کوئی توجہ نہ فرمائی اور کسی پر بیٹھنی کا انکھبار نہ کیا۔ اور اس کی دعوت کو قبول کرنے میں مصروف ہو گئے۔ ایک لمحہ نہ گزر اتحاک ایک سانپ خود بخواہ اس درخت پر سے کہ جس کے سایہ میں وہ محورت بیٹھی ہوئی تھی، وہاں ظاہر ہوا۔ فوراً وہ وہ بیان سے اڑا اور اس محورت کی گردان میں لپٹ گیا اور اس کے ہونوں پر پیوس ہو گیا۔ وہ محورت بہت ڈری اور انجامی پر بیٹھنی اس پر طاری ہو گئی۔ اسی بے ہوشی طاری ہوئی کہ اس پر غشی کی حالت طاری ہو گئی۔ اس کے عزیز اور توکر چاکر اس بیجیب حال کو دیکھنے سے پر بیٹھنی اور غموں کی زنجیروں میں گرفتار ہو گئے۔ اور اس کا لے سانپ کو دور کرنے کی تدبیر اُنہیں نہ سمجھی۔ ہر طرف شور و خل براہ پا ہو گیا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ قیامت کا دن کل کی بجائے آج ہی پہنچ گیا ہے۔ (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ اس آدمی کی طرح یا نیم مردہ پرندے کی طرح جو منی میں ترپ رہا ہو۔ کہ جس کو سینے اور دل کا غم لگا ہوا ہو اور وہ ترپ رہا ہو۔ اس طرح وہ ترپ رہی تھی۔
- ۲۔ اس آدمی کی طرح جو جگر کے سوز سے آہ بھر رہا ہو۔ اس آدمی کی طرح جو اپنے درودل سے فریاد کر رہا ہو۔
- ۳۔ اس آدمی کی طرح جو اس حال میں ہو کہ اس کے چہرے پر بیجیب رنگ ظاہر ہو گیا ہو۔ اس آدمی کی طرح جو انجامی منت اور سماجت سے نذر و نیاز اور منیز مان رہا ہو۔

انحضر کے اس کے درتاہ میں سے ایک آدمی انحضرت کے سامنے رہنے لگا۔

اس حالت کو دیکھنے کی وجہ سے آپ کو رحم آگیا۔ چنانچہ جس وقت آنحضرت اس کے قریب ہوئے۔ اللہ کی قدرت سے وہ سانپ کے جو جماعت کی حرم سے تھا وہ اڑ گیا۔ عورت نے فوراً آنکھ کھوئی اور اپنے سستیاب ہونے کی خوبی سے آشنا ہوئی۔ یوں ان سب نے گویا از سر نو جان تازہ اور حیات تو پائی۔ اور فوراً اپنے سروں کو حضرت والا کے پاؤں میں رکھا۔ اور ایک جماعت اس جگہ اکٹھی ہو گئی۔ ”سبحان الذي قي الیوت“ (پاک ہے وہ ذات جو بیش زندہ ہے، جس کو موت نہیں) ان الخاتم کی تسبیح کرنے لگے۔ وہ عورت اپنی جگہ سے انھی اور اپنا سارا آنحضرت کے پاؤں میں رکھا۔ اور یہ کلمات جو کہے گئے ہیں وہ ہی ہے۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ میں نے دیکھا کہ جو کچھ تو نے مجھ سے کیا۔ کون آدمی نہیں جانتا کہ تو نے میرے ساتھ کیا احسان کیا۔

۲۔ میں مرد و تھی تو نے مجھے زندہ کیا۔ ساری زندگی کے لئے تو نے مجھے اپنا نام  
ہنالیا۔

انقریب کے بڑی منت سماجت سے اس مبارک انجام والی عورت کے دراثاء نے خندوم کو ایسی جگہ میں کہ جہاں وہ سکونت رکھتے تھے لے گئے۔ اور آپ کی تشریف آوری کے شکریہ کے طور پر انتہائی عمدہ گنتلوکی۔ اور وہ جگہ ایک برسے انجام والی جماعت کی، جوڑا کو اور چورتے، ان کے تخبرنے کی جگہ تھی۔ جو شی رات کا ایک حصہ گزرتا تو ایک کشیر جماعت اس جگہ اکٹھی ہو گئی۔ سب نے اس عورت سے یہ واقعہ دریافت کیا اور اس حادث سے آگاہ ہونے کے بعد سب نے اپنی ارادت کی پیشانی آنحضرت کے قدموں میں رکھ دی اور اظاظق کے ساتھ دل کی بھتی میں اس پر مرشد

کے اعتقاد کا خیالیا۔ اور شرف بیعت کے حصول کے لئے ملتمس ہوئے۔ آنحضرت نے  
چلبے تو انہیں فرمایا۔ بالآخر اس طرح فرمایا کہ اگر تم اپنے اس ناجائز کام سے تائب ہو  
جاؤ تو ممکن ہے کہ تم حلقہ ارادوت میں آ جاؤ۔ ان سب نے صاف دل سے انتہائی حسپاٹی  
کے عالم میں خالص تو پہ کی اور ذاکر زندگی کے تمام آلات کو جادو دیا۔ بعد ازاں بیعت کے  
شرف کے حصول سے فیض یاب ہو گئے۔ جب یہ بات مشہور ہو گئی۔ اور راجہ مان سنگھ  
والی جو جوت پور کے کانوں میں یہ بات پہنچنی تو وہ بہت خوش ہوا۔ اور تمام ڈاکوؤں کو اپنے  
ہاں حاضر ہونے کا حکم دیا۔ انہیں شاباش دی اور رہزمنی اور ذاکر زندگی کے فعل قیمت سے  
تائب ہونے کی وجہ سے ان کا مناسب و خلینہ متقرر کر دیا۔ (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ جو کچھ لوچ پیشانی پر لکھا ہے، اس کی کمی بیشی ممکن نہیں۔
- ۲۔ جس کسی نے ناطراستے پر توجہ کی تو قسمت میں لکھتے ہوئے سے زیادہ اس  
کے سامنے کوئی شے نہ آئی۔
- ۳۔ اور جو کوئی اچھی عادت اور مبارک خصلت رکھتا ہے اس کی قسمت میں رزق  
کم نہیں ہوتا۔
- ۴۔ کیا ہی وہ اچھا انسان ہے کہ جس نے بھائی کے ساتھ موافقت کی۔ یا تو اس  
نے حرم کا دروازہ کھنکھٹایا یا مندر سے اپنی توجہ بٹانی۔
- ۵۔ اسے ساتھ آ جا۔ اسے قبلہ شوق آ جا۔ کہ دورست قوائم ہو گیا ہے لیکن ابھی  
ذوق کے کشی باتی ہے۔
- ۶۔ ایسی شراب دے کہ جو عقل کو غارت کر دے اور دنیا کا غم دل سے بھا

**تخفہ هشتم: آنجنا ب کی سببی آمد اور مزاراتِ اولیاء کی**

### زیارت کرنا

مختصر یہ کہ مظہر نو طور حضور وارث پاک کی شہزادگان سے نجات پا کر جوت پاہ کے ادگر دینے۔ اور وہاں سے گجرات خود کی طرف اپنی سواری کو روانہ کیا۔ اور ان شہروں کو دیکھنے کے بعد وہاں سے ہی ان چین کو گئے اور پھر احمد آباد میں قیام فرمایا۔ اور وہاں سب سے پہلے جناب تقدس تاب حضرت میر اس سید رضوی کے مبارک روشنہ کی زیارت سے فیضیاب ہوئے۔ اس کے بعد اس بہارستان کے گھاپائے مسرت و کامرانی اولاد جناب سابق الاذکار سے ملاقات کی۔ اس شہر میں آنجنا ب نے دو ہفت قیام فرمایا۔ ہر روز مزار کے طواف سے اور اس عظیم نیک ہستی کی اولاد کی محبت سے جو اپنے زمانے کے اکابرین میں سے تھے مشغول رہے۔ وہ بھی آپ سے فیض یاب اور مسرور ہوئے۔ اور اپنی خوشحالی کے چنانچہ کو اپنے قانون قلب میں رونٹن کیا۔ یعنی قبیلے جو نیک لوگوں نے کہا کہ (ترجمہ شعر)

اس سے بڑھ کر اور کوئی اچھا وقت نہیں کہ جب ایک بھائی دوسرا بھائی سے محبت سے اللہ کی رضا کے لئے ملتا ہے۔

جناب والا وہاں سے بھی روانہ ہوئے اور گجرات کلاں حضرت شاہ عبایت کے مزار کی زیارت سے، بھکر شہر میں حضرت فرید کی زیارت سے اور شاہ ابراء نیم بھکر کی زیارت سے جو یہاں طریقت قادریہ میں سے ہیں، ان انھی ہستیوں کے حضور حاضری کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد سورت کی جانب توجہ فرمائی۔ جب وہاں سے بھی

رو انگلی پسند فرمائی تو آخ رکار بہبی شہر میں رونق افروز ہوئے۔ اس شہر میں بھی تفریخاً تھوڑا اسما آرام کیا اور دو ہفتہ تک قیام فرمایا۔ قومِ سمن کے یعقوب خان اور یوسف اور ذکریا جو صاحبِ ایمان تھے اور تاجر تھے، کشت مال اور خوشحالی کی پیدے سے سینٹ کے لقب سے موسم تھے، آنحضرت سے انہوں نے یہت کی سعادت حاصل کی۔ دوسرے بہت سے باشندوں نے بھی آپ سے یہت کا شرف حاصل کیا۔ (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ دل نے جہاں چاہا وہیں وقت گزارا۔ اور کافیوں کو رٹک بہار بنا دیا۔
- ۲۔ باغوں کو پھول عطا کیا اور پھلوں کو خوبصورت عطا کی اور بلبلوں کو ان کا عاشق ہنا دیا۔
- ۳۔ اس کی مہربانی سے اگر قدر نیساں صدف میں گرجائے تو اس پانی کے قدر سے اعلیٰ قسم کا موئی پیدا ہو جاتا ہے۔
- ۴۔ اگر کتنرا اس محبوب کے دری روشن کی ایک جنک پالے تو اعلیٰ بد خشان ہن جائے۔
- ۵۔ خدا بخش ان پا کبازوں کا گردد وہ ہے جو دونوں جہانوں کے اسباب سے بے نیاز ہیں۔

**تحقیقہ نہم:** آنحضرت کا بغیر آب و دانہ کے جہاز پر بیٹھنا اور کئی روز تک نبی پاکؐ کی طرف سے بشارت ہونا

جب وہ بلند مرتبہ جناب والا منزل مخصوص کی طرف رواں دواں ساصل مراد تک پہنچے یعنی خشکی کی راہ کا سفر فرم ہوا اور سمندر کے کنارے پہنچ گئے تو جہاز پر سوار

ہوئے اور اس کے خاتم میں قیام پسند فرمایا۔ روزہ اور فاقہ کشی کی مشق کی وجہ سے اس دو ریں آپ ایک ہفتہ کے بعد کھانا کھاتے تھے۔ اور ایک ہفتہ لگتا رہ روزہ رکھتے۔ ضروری اسیاب کی کوئی شے آپ کو دستیاب نہ ہوئی۔ پس اس تکفیف کے بعد جو آپ نے قبل ازیں کبھی نہ دیکھی تھی، عشش کا متحان دیکھا۔ (ترجمہ شعر)

۱۔ عاشقوں کا متحان سخت ہوتا ہے۔ کبھی روٹی سے کبھی آنکھ سے کبھی جان سے۔  
۲۔ کبھی عاشقوں کے جسم کو وہ بیٹھا کر دیتا ہے۔ کبھی عاشق کے دل کو بھون دیتا ہے۔

۳۔ کبھی رزم جگد پر نہک پاٹی کرتے ہیں اور کبھی ان کو چنگاریوں پر ڈال دیتے ہیں۔

الغرض چودہ یوم کے بعد یروز بدھ جہاز اچانک خود بخوبی رک گیا۔ تو جہاز کے کپتان محمد تقی نے کہا افسوس جہاز میں کوئی خرابی ہے اور جہاز والوں کی زندگی کے لئے خطرہ ہے۔ اس کی یہ بات سن کر مسافروں کے چہرے کے رنگ ترقی ہو گئے اور وہ زندگی سے مایوس ہو گئے۔ ہر کسی نے یہ ڈھندرہ شروع کر دیا ہے اللہ مجریها و مرسنہا ان ربی لغفور رحیم۔ (اس کا چنان اور اس کا خبرنا اللہ کے نام سے ہے بے شک میر ارب بہت معاف کرنے والا ہے۔) ہر شخص زبان سے یہ کلمات ڈھندرہ بنا تھا۔ لیکن وہ عاشق یکتا اور متکل علی اللہ اسی طرح صبر کا مصلی بچائے رہے۔ اور کسی تم کی پریشانی کو اپنے مبارک دل میں جگہ نہ دی۔ اپنے فرائض اور نوافل مسلسل ادا کرتے رہے اور اپنے معمول کے وظائف میں مشغول رہے۔ (ترجمہ شعر)

زمانے کی ہتھائیں سے جوان مردوں کا دل قارغ ہوتا ہے۔ اور نقصان کی

بھل سے چاند کے کھلیاں کو کوئی انسان نہیں پہنچتا۔  
 (مؤلف کہتا ہے) عاشق جہاں کے غرغم سے فارغ ہے جیسے سروخزاں کی  
 تکلیف سے آزاد ہے۔

پودھوں دن، رات کے وقت نیک و پار ساتا جو محمد فیاء الدین جو کہ اسی  
 جہاں میں سوار تھا، خواب میں دربار سرور مختار سید الابرار کو دیکھا۔ اس خواب نے جہاں  
 والوں کے ولی مقاصد کے بند دروازے کو کھولا۔ نبی پاکؐ کی حضوری کی سعادت  
 حاصل کرنے کی تھنا سے اس نے زار زار و ناثر و شروع کر دیا۔ اور اس جنت کی ہم گل  
 محفل کی طرف ابتدائی حضرت کے ساتھ دیکھا۔ کہ اپا نیک سرکار کی بارگاہ میں موجود  
 لوگوں میں سے ایک شخص اس کے قریب پہنچا اور اس نے یہ رہنمائی کی کہ تو یہیں میں  
 ہے اور ہمسایوں کو محروم کر رہا ہے۔ لیکن تو نے سنا نہیں ہے کہ نیک لوگوں نے کہا  
 ہے: (ترجمہ شعر)

کھانا وہی بہتر ہے جسے تو اکیلان کھائے۔ اس کھانے پر خاک پڑے جو انسان اکیا  
 کھائے۔

فُورًا وَتَاجِرْ بِيَدِهِ هُو۔ اس کا آنکھیں آنسو برساری تھیں۔ اس نے دل میں  
 سوچا کہ اس جہاں پر بغیر کسی شک و شب کے کوئی کامل آدمی سوار ہے۔ جناب سید الابرار  
 ﷺ کی نسل پاک سے صحیح نسبت رکھتے ہیں۔ اور حضور سے صحیح مصاحبت رکھتے  
 ہیں۔ اس لحاظ سے کہ بمصداق من رانی فقد رای الحق جس نے مجھے خواب میں  
 دیکھا اس نے واقعیت مجھے ہی دیکھا، وہ سر بلند ہوا۔ مگر وہ حیران ہو گیا کہ میں کس طرز  
 جناب عالی کی خدمت میں پہنچوں۔ اور آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سعادت مندن

کے پہول چنوں۔ (ترجمہ شعر)

ہیں آپ کا نام نامی کس سے پوچھوں۔ آپ کا مقام میں کیسے معلوم کروں اور کس سے  
ہمہ اس۔

آخر کا رایک مصلحت کے سوا اور کوئی چارہ کا رند دیکھا کہ کل جہاز والوں کے  
ہاتھ میں ستر خوان بچایا جائے۔ صحیح اس نے اپنے رفتاء گواں راز سے آگاہ کیا۔ اور  
ہاتھ کی تیاری میں مشغول ہو گیا۔ نیز ابھائی خوشی کے ساتھ تمام کام مکمل کئے۔ اہل  
ہزار کو دعوت کی خبر دی۔ چنانچہ وہ سب چاشت کے وقت اس کے کرہ میں پہنچے۔ اور  
ساف سحرے کھانے سیر ہو کر کھائے۔ لیکن وہ بیکر حسیم و رضا (سرکار و ارث پاک)  
ابھائی عزت و نعمت کے ساتھ اپنی جگہ پر قائم رہے۔ اور ستر خوان کی طرف تشریف نہ  
ادئے۔ دعوت کے اختتام پر وہ تیکوکار تاج برار گاہ مالک کا نکات بجہد و مشکر بجا لایا کہ اللہ  
اہسان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی بجا آوری اپنے طریقے سے کی۔ اور جہاز  
اہوں کی دعوت کی تمام رسومات اپنے انداز سے اختتام پر ہوئیں۔ جب شام ہوئی  
اور رات کے ستارے آسمان پر آراستے ہوئے۔ جہاز والوں کو نینڈ آگئی۔ تا جہر بھی سو  
گیا۔ اس رات پھر اس نے محبوب کبیر یا ﷺ کو دوبارہ خواب میں دیکھا۔ اور آپ کی  
اہاز سنی۔ بہت حیران ہوا۔ اور اپنے دوستوں سے پوچھا۔ ما جائی فرماتے ہیں:-  
جب کسی عقل مند آدمی کے سامنے کوئی مشکل آتی ہے۔ اور وہ مشکل اس کے  
میں رکاوٹ ہن جاتی ہے۔

تو وہ سروں کی عقل کو اپنی عقل کے ساتھ ملاتا ہے۔ یعنی دوسروں سے مشورہ  
اپنے تاکہ اس مشکل کو حل کرنے میں مدد حاصل ہو سکے۔

نکتے کی خاطر کچھ لئے تاویل فرمائے۔ اور اس کو اوداع کرنے میں مشغول ہو گئے۔  
 اب وہ تاجرو بہاں سے مجبوراً انٹھا۔ تو گمان کرنے لگا کہ اس کے وجود سے دھواں لگا  
 ہے اتنا پریشان ہو۔ جو خوشی کہ وہ تاجرو اپنے کمرے میں پہنچا تو خود بخوبی و جہاز پر  
 ادا اور سب کو تازہ زندگی کا لفظ حاصل ہوا۔ جہاز والوں کو اتنی خوشی ہوئی کہ اس کی  
 اہل انجام نہیں۔ ان کی خوشی کی انجام کا یہاں ممکن نہیں۔ جہاز کے منزل مقصود تک پہنچنے  
 اس پاکی باز تاجرو آپ کے لئے ہر قسم کے کھانے اور مشرب بات تیار کرتا رہا۔ لیکن  
 اب اکیلے کھانا جائز نہیں سمجھتے تھے اور نہ گوارا کرتے۔ نہ ہی کوئی حرف فرمایت  
 ان پر لاتے۔ الفرض جس وقت وہ جہاز عدن کی سرحد کو پہنچا۔ تو جہاز کے مالک نے  
 ان کو مکرا کیا۔ اور جہاز میں بیٹھنے والوں میں سے جس نے چاہا وہ جہاز سے نیچے اترنا  
 عدن کے شہرگی سیر و سیاحت میں معروف ہو گیا۔ پس دو دنوں کے بعد پھر جہاز  
 عدن پر اور سکندریہ کی بندرگاہ کوٹے کرتا ہوا بندہ شہر میں اور اس کے بعد مرتضیٰ کے شہر  
 ملک یمن کی سر زمین پر پہنچا۔ اور جناب والا بہاں سب سے پہلے پیدل چل کر مزار  
 اور حضرت اویس قرقنی پر پہنچے۔ اور ظاہری اور بالطفی انوار سے فیض یاب ہوئے۔  
 اس کے بعد بندہ شریف کی طرف روان ہوئے۔ اور حضرت جواہر کی مرقد پر انوار کی  
 ایک سعادت حاصل کی۔ اس نور بر سانے والے مزار کا رقبہ معلوم کیا۔ ۲۵۰ قدم  
 الیمپ کا طول تھا۔ مزار شریف کثیر وقت گزرنے کی وجہ سے دریا کی طوفانی کی وجہ  
 سے لادر گر اب خست حال ہو چکا تھا۔ اس وجہ سے آجنباب اس کی صحیح پیاس نہ کر سکے  
 اب اجنباب انجامی شوق کے ساتھ بندہ سے بیت اللہ شریف کا بارہ میل کا قابل  
 ٹلے کر کے گئے۔ اور اپنی زبان حال سے ان اشعار کو متقدم انداز سے پڑھا۔

- ۱۔ اے ساقی! آجاید ل تیر اشکار ہو چکا ہے۔ یہ پرندہ جو تیرے جال میں پہنہ ہوا ہے اس نے تڑپا شروع کر دیا ہے۔
- ۲۔ مسلسل راگا تار جام پر جام دے کر تیر مسلسل قیش بغیر کسی کی بیشی کے بہت ہی اعلیٰ ہے۔

### تھوڑا ہم: آنحضرت کا طواف بیت اللہ شریف سے مشرف ہونا

شعبان کی انیسویں تاریخ ۱۲۵۳ھ کو جناب والادیت اللہ شریف پہنچے۔ ان مبارک دن حسن اتفاق سے رمضان المبارک کا چاند نظر آگیا۔ جس کو آپ نے اپنے آنکھوں سے دیکھا۔ اس کی صبح سے ہی آپ نے روزہ رکھنا شروع کر دیا۔ رات۔ وقت اہل کمکی جماعت کے ساتھ تماز تراویح ادا کی۔ اور شرعی اركان کو مقدم نہیں کرتے ہوئے آمد کے دن سے ذیقده کے اختتام تک بیت اللہ شریف میں تباہ فرمایا۔ اس کے بعد حج کے طواف کا موقع آیا پھر قلعہ والوں کے ساتھ روانہ ہو۔ پتنچہ نماز حرم مقام منامیں ادا کی۔ اور ظہیر اور عصر حضرت ابوالبشر کی مسجد (مسجد نینف) میں جو عرفات کے میدان میں واقع ہے ادا کی۔ پھر حج کی ادا-نیجی سے مشرف ہو۔ راستے سے ۶۳ مگریزے پہنے اور منا کی طرف روانہ ہوئے۔ اور وہاں نہیں رہے۔ پھر تیر جویں ذوالحجہ کو طواف بیت اللہ شریف سے مشرف ہوئے۔ اور وہاں کو وصفاً اور مرودہ حسب معمول دوڑے۔

کم میں تھوڑا سا قیام فرمایا پھر وہاں سے طائف جو بیت اللہ شریف سے منزل کے قاطے پر ہے کی طرف چلے اور جبل کراپ آئے۔ راستے میں مزار پر ایسا

بیدنا قسم اور سیدتا ابراہیم صاحبزادگان رسول اکرم ﷺ کی زیارت سے فیض یا بہوئے۔ پھر وہاں سے بیت اللہ شریف کی طرف توجہ فرمائی۔ بنی نور اور بنی شور کی زیارت کی۔ بیان امام الادیاء نے بے حساب شرف و سعادت حاصل کی۔ جائزہ مذکور کو جائے قیام پر ہی کامیاب و کامران فرمایا۔ جو نعمتیں اس کو حاصل ہوئیں وہ تحریر سے مبرأیں۔ اور اس کی سرشاری کی کیفیت بیان سے بالا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خاص ہمدردانی اس کے شامل حال ہوتی۔ کیونکہ وہ ساحبِ دل کی خدمت میں پہنچتے ہیں۔ (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ ساحبِ دل لوگوں کی صحبت پر بیشان حال لوگوں کو خوشحال ہنا دیتی ہے جیسے ہمیں جانے نہ صوص میں ہیوست ہو جاتا ہے۔
- ۲۔ ہر وہ کہ جوان کے پاؤں میں گرپڑتا ہے وہ سر بلند ہو جاتا ہے۔ وحاجہ کہ جب ان میں گم ہو جاتا ہے تو اس کا سر ظاہر ہو جاتا ہے۔

جس وقت مکہ والوں نے چند نوں کی صحبت میں جیاز کی کیفیت اس تاجر کی ان سے سنبھالی اور فرشتہ سیرت جناب والا کے خصائص کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تو وہ اپ کی بارگاہ میں آئے اور آپ کے دیدار کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھا۔ اور ہر انجمنی محبت کے ساتھ آپ کی مہمانداری میں مشغول ہو گئے۔ کئی تم کے کھانے اور مشروبات وہ تیار کرتے۔ بعد ازاں جب آنجلاب نے مدینہ شریف، اس کی امانتوں کو اللہ تعالیٰ کی گناہ پڑھا دے، کی زیارت کا ارادہ فرمایا۔ مذکورہ بالاتر جزوی اپ کے ہمراہ حاضر تھا۔ آنجلاب نے انتہائی شوق کے ساتھ سر کے پاؤں سے یعنی اپ کے ساتھ وہ راستہ کیا۔ آپ انتہائی ذوق و شوق کے ساتھ بار بار اس

شعر کو کہ جو شہور و معروف شعراء کی تصنیف ہے زمان حال سے پڑتے۔ (ترجمہ شعر)  
۱۔ میری آنکھ ہوا اور معشوق کی گلی کی خاک۔ میرے پاؤں ہوں اور محبوب کے  
بیان کا دامن ہو۔

۲۔ محبوب کی جدائی میں، یہ جان شیریں میرے سینے میں بڑی تجھ محسوس ہوتی  
ہے۔

جب مدینہ شریف کے بہت قریب پہنچ تو آپ کی زبان ساقی نام کے ان اشعار کو  
پڑھنے لگی:-

۱۔ اے ساقی! آجا۔ اے ساقی! آجا۔ قیامت کا شور برپا ہو گیا ہے۔ میں اپنے  
ہوش و حواس کھو چکا ہوں۔

۲۔ ایک جام عطا کرتا کہ میں دصل کا راست طے کر سکوں۔ دل کا پیغام یار کے  
کافوں میں عرض کروں۔

### آنچنان بکام مدینہ منورہ میں پہنچنا

جب وہ مبارک بخل و صورت والے انتہائی ذوق و شوق کے ساتھ مدینہ  
منورہ علیہ التحیۃ والشناہ میں پہنچ تو تھوڑا سا وقت روپہ انور سے باہر آرام گیا۔ بعد ازاں  
غسل کر کے راستے کا گرد و غبار ڈھو یا۔ اور پھر روپہ انور پر پہنچ۔ در اقدس پر پہنچ کر  
رُک گئے۔ چند لمحے کے لئے آپ پسکوت طاری ہو گیا۔

۱۔ فرشتوں نے اندر سے دروازہ کھول دیا۔ اور آپ کو روپہ انور کے اندر پہنچا  
دیا۔

- ۱۔ اللہ کے نور کی چادر آپ پر ڈال دی گئی۔  
اس وقت اس پاک باطن نے روشنی مبارک کے اندر قدم رکھا تو ابھائی انتظاری کے  
ساتھ نہ ادھی۔ (ترجمہ اشعار)
- ۲۔ اے جد امجد آپ پر سلام ہو۔ آپ کے در پر یہ نلام حاضر ہے۔
- ۳۔ آپ کی جگہ عرش بریں ہے آپ پر سلام ہو۔ آپ پر سلام ہو آپ کا نوکان  
امکان ہے۔
- ۴۔ اے اوچی شان والے بادشاہ آپ پر سلام ہو۔ اے لوگوں کو خوشخبری ہاں  
ہینے والے آپ پر سلام ہو۔
- ۵۔ اے دلوں جہانوں کے بادشاہ آپ پر سلام ہو۔ اے غار حرا کے آنکاب  
آپ پر سلام ہو۔
- ۶۔ میں آپ کا کترین نلام ہوں آپ پر سلام ہو۔ آپ کے در کی خاک میرا  
ہان ہے۔ آپ پر سلام ہو۔
- ۷۔ میں آپ کا بے حد مشاق ہوں۔ خدا رنجتے بہت و طاقت عطا ہو۔ اور اپنی  
ہانی سے مجھ رحمت خاص سے نوازیں۔
- ۸۔ یہ زمیں جگر ہندوستان کی زمین سے آپ کے پاس آیا ہے۔ اب آپ کے  
وازار سے پر ہجت گیا ہے تو اسے فیض یاب فرمادیں۔
- ۹۔ آپ نے زار زار روتا شروع کر دیا اور مزار پر انوار مظہر اسرار سید الابرار  
اللہیار ہی کو دیکھا۔ پس میں کیا ہی ان کروں کہ آپ پوشیدہ طور پر کن نعمتوں سے  
اے گے۔ (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ اس طرف سے سردا جیں اور آنسو برس رہے تھے۔ اور حضور کی طرف سے انجامی گرم جوشی سے نمکساری ہو رہی تھی۔
- ۲۔ اس طرف سے عاشقانہ فربادیں ہو رہی تھیں۔ اور اس طرف سے معموقان، دلبران مہربانیاں اور شفقتیں ہو رہی تھیں۔
- ۳۔ اس طرف پر دانے کی طرح تڑپ رہے تھے۔ اور اس طرف سے شنے کی طرح مسلسل دیکھ رہے تھے۔
- ۴۔ اس طرف چشم کی طرح جوش میں تھے۔ اور اس طرف سے پھول کی طرح ناموش اشارے ہو رہے تھے۔

الغرض ایسی زیارت فرمائی کہ جو دیکھنے کے قابل تھی۔ اور وہ آوازیں سنیں، سننے کے قابل تھیں۔ اسرار و معارف کے نشے سے مست ہو گئے۔ جب اس جمال جبار آراء کی جگل سے قدرے ہوش میں آئے تو یہ اشعار آپ کی زبان پر تھے۔

(ترجمہ اشعار)

- ۱۔ اے عالی جناب سردار آپ پر سلام ہو۔ آپ کا رخ انور آسمان والے پناہ اور سورج کی طرح ہے۔
  - ۲۔ آپ کی مہربانی سے یہ ذرہ سورج ہن گیا ہے۔ اور آپ کے دراقدس نے خاک کے پیش سے عرش نیشن ہن گیا ہے۔ آپ نے آستانے کی خاک کو بوس دیا۔ اور ہوش میں آئے اس حال۔ جس میں وہ جتنا و مست تھے۔ (ترجمہ شعر)
- میں نہیں جانتا ہوں کہ اس شراب میں کتنی گرمی اور جوش تھا کہ اس سے سر سے ۔

۱۔ اس تک سارا جو دنام رُگ و پے پر فور ہو گئے۔

مذید شرایف میں ربینے والوں کو گندشہ حالات و واقعات سے آگاہی پر بہت زیادہ حیرانگی طاری ہوتی۔ وہ پروانہ کی طرح اس شیخ بزم سیادت پر قربان ہونے لگے۔ عقیدت کی پیشانی آپ کے پاؤں کی خاک پر رکھی۔ ہر روز مہمانداری کی رسومات کا لحاظ کیا۔ اور کئی تم کے کھانے اور بچل تیار کے۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ کیا ہی اچھا نصیب ہے اس کا کہ جو روشنہ مبارک کی خاک پاک کا متعلق ہو اور اس اپنی آنکھوں میں بطور سرمد ہا۔

۲۔ کیا ہی اچھا نصیب ہے کہ مرقد انور کے طواف سے مشرف ہو کر سر بلند ہو۔

۳۔ کیا ہی اچھا نصیب ہے کہ آپ کے آستانہ اقدس پر ہزار بار اپنی پیشانی کو مس کرے۔

۴۔ کیا ہی اچھا نصیب ہے کہ مدینہ منورہ کے غبار میں عاشق بلبل کی طرح اپنے اس اپنے مارے۔

۵۔ کیا ہی اچھا نصیب ہے کہ رسول پاک ﷺ کی گلی میں داخلہ ہو جائے اور اڑوں سالوں کے گناہوں کا خاتمہ ہو جائے اور اس بارگاہ اقدس میں شرف قبولیت کی سند حاصل ہو جائے۔

## بحدیگر

۱۔ کیا ہی وہ بہتر دن ہے کہ یہ مٹھی بھرمٹی آپ کے پاک مزار پر قربان ہو  
ہائے۔

- ۲۔ زندگی گزارنے کا اصل لطف اور مزاس بارگاہ اقدس میں حاضری ہے۔  
ورنہ اگر یہ تو مکمل طور پر شرمساری ہے۔
- ۳۔ جو شخص بک آیا اور مدینتہ گیا۔ تو پھر اس کا آنا جانا بیکار حرض ہے۔

### بحدیگر

- ۱۔ اے دو جہاں کے خاتق خدا! مدینہ شریف کے قرب و جوار میں مجھے پہنچا  
وئے۔
- ۲۔ ہمیشہ مدینہ شریف کی منی میری قیامگاہ ہن جائے۔ بلکہ وہ منی ہی میرا مفتر  
ہن جائے۔

### بحدیگر

- ۱۔ اے ربِ کریم! مجھے حضور ﷺ کے دربار میں پہنچا دے تاکہ میں آپ کے  
انوار کا نثار و کروں۔
- ۲۔ کیا ہی اچھا وقت ہے کہ جہاں شہر کے اندر حضور ﷺ کے دیدار سے میں  
مشرف ہو جاؤں۔
- ۳۔ گوہر جاں کو بطور نذر پیش کر دوں۔ اگر میں بازارِ محمد ﷺ میں پہنچ جاؤں۔
- ۴۔ آپ کے عاشق صرف انسان و جن ہی نہیں ہیں بلکہ اللہ ہمیں آپ سے محبت  
کرنے والا ہے۔
- ۵۔ کیا ہی اچھی بات ہے کہ پاکیزہ نسل والے وارثِ علی، حضور ﷺ کے  
نثارے کے لائق ہو جائیں۔

مختصر یہ کہ اس بادشاہوں جیسے مرتبہ والے نے تمیں ماہک اس آستانے کو جو عرش جیسا ہے اپنے خبر نے کام تام ہایا۔ اس کے بعد اس شہنشاہ سے باعزت طریقے سے رخصت ہو کر واپس آئے۔ مدینہ کے ہزاروں لوگ جو آپ کو مزید رکنے پر مجبور کر رہے تھے ان سب کو چھوڑ کر آپ وہاں سے روانہ ہوئے۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ اے ساتی! آ جا کر دوست کی محبت کے شوق نے میرے دل کو ہر کام سے روک دیا ہے۔

۲۔ ایسا جام پا کر جب میں اپنی آنکھوں کھولوں تو یار کے جمال پر میری نگاہ پڑے۔

### آجنبنا ب کا نجف اشرف میں پہنچنے کا بیان

اس والا صفات نے نبی پاک کی بارگاہ، قدس سے نجف اشرف کی زیارت کی اجازت چاہی اور جب آپ کو حضور سرور کائنات کا حکم ہو گیا تو آپ ہی سرعت کے ساتھ چلے اور اس دور دراز کی مسافت کو انتہائی جلدی سے طے کیا۔ جس وقت آپ وہاں سے بہت قریب ہوئے تو آپ نے ایک بارگاہ دیکھی۔ جو ہی شان والی تھی۔ اس کا صحمن انوار رحمت سے کشادہ تھا۔ اسے دیکھ کر آپ پر ذوق و شوق کے اثرات ظاہر ہوئے۔ اس کی زمین عرش کا بالا خانہ اور اس کے مکان کی چھت اور سے بھری ہوئی تھی۔ اس کی آب و ہوا انتہائی لطیف تھی۔ اس کے تالاب آب کوڑ سے بھرے ہوئے تھے۔ اور اس کے سینہ زار رنگ فرش میٹتا تھے۔ اس کے باٹوں کے دلوں کو جوش دلانے والے تھے۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ اس مقام کی زمین پھولدار ہے۔ آسمان پھول ہے اور بھروسہ پھول

- ہیں۔ گل کے علاوہ میں اور کوئی چیز دیکھی ہی نہیں سکتا۔
- ۲۔ اور اس کے گل لالہ ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے۔ جیسا کہ زمردی ٹھینبوں پر شراب کے پیالے رکھتے تھے۔
- ۳۔ ہنچ کا پھول کھلا ہوا تھا اور سنبل کا پھول بھی کھلا ہوا تھا۔ صبح کی خوشبو دار ہوا نے پھول کے گریبان کو پیچاڑ دیا تھا۔
- ۴۔ ہر طرف آب حیات کی طرح چشے روائی تھے۔ لالہ کا چانغ ہر طرف روشن تھا۔
- ۵۔ اس کی فنا کش تھی اور روح کو تروتازہ کرنے والی تھی۔ اور اس کی آب دہوا جاں فزا اور بڑی دلکش تھی۔
- ۶۔ تروتازہ بیزہ ندی کے کنارے پر ایسے آگاہ ہوا تھا، جیسے محبوبوں کے رخسار کے خدمال ہوتے ہیں۔
- ۷۔ نجف اشرف کے روضہ نمازک کی کیا ہی بات ہے کہ یہ ہزاروں جنتوں سے بڑا کر لیف ہے۔

### (ترجمہ مزید اشعار)

- ۱۔ اگر روشن سورج وہاں سے گزرے تو وہ صدف کی طرح ظاہر ہو۔
- ۲۔ ہر صبح فرشتے جو ق در جو ق آتے اور اس کے دروازے پر صیخ ہاندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔
- ۳۔ اگر اس روشن کی روشنی سورج دیکھ لے تو جیسے موتنی صدف میں چھپتا ہے اس

طرح و درات کو چپ جائے۔

۲۔ جب آسمان اس روضہ کا بوجھن انجام کا تو عاشق کی طرح اپنی بخششی کو منہ پر رکھ لیا۔

۳۔ بیرونی طور پر یہ روضہ انوریت حیدری کا مظہر ہے۔ اور اندر وہی باطنی طور پر ایسے ہے کہ جیسے سینہ کے اندر کا داغ ہو۔

### ترجمہ ایضا

۱۔ اس مزار کا اندر اور باہر نور سے بھرا ہوا ہے۔ اس کے حصیر خادم بھی حوروں پرست ہوتی ہیں۔

۲۔ اس کے مینار سے وہ سکھ حاصل ہوتا ہے جو کچھ کلیم نے طور سے پایا۔

۳۔ گودا اور غبراں کی بھتی میں سے ہیں۔ اس کی سرز میں کی گلیاں کافوری ہیں۔ (پہلے روز) آنکھ بے اس کے اندر وہی اور بیرونی، ظاہری اور باطنی حصہ امشابہ کیا۔ آپ نے اس کو دیکھا اور خوب دیکھا۔ آپ ایک اوپنچے مقام پر بیٹھے رہتے جہاں سے آپ تکلی باندھ کر دیکھتے رہتے اور رات دن دیکھتے رہتے۔ نہ کہیں نہ سوئے۔ (ترجمہ اشعار)

۴۔ سورج کا صوفی تھائی میں جا بینا۔ آسمان نے ستاروں کی تسبیح باتیں میں لے لی۔

۵۔ جب شام ہوئی تو چاند سر بام جلوہ افروز ہوا۔

۶۔ جب اگلے روز سعی نے اپنا سنہری جھنڈا بلند کیا۔ یعنی سورج بلند ہوا۔ اور اون کی رنگا رنگ کرنیں دن کے صفحے پر ظاہر ہوئیں۔ تو آنکھ اٹھے اور قتل کیا۔

- اور جناب حیدر کار کے دربار کی جانب روانہ ہوئے۔ جس وقت اس خاص منزل میں رسائی حاصل کی تو آپ نے یہ اشعار پیش کئے:- (ترجمہ اشعار)
- ۱۔ اے شاد کر آپ جیسا کوئی نوجوان نہیں آپ پر سلام ہو۔ آپ ہل اُنیٰ ہیں آپ پر سلام ہو۔
  - ۲۔ آپ نے حليم کی راہ میں اپنا سر قربان کر دیا۔ رضاۓ الہی کے پاندھ آپ پر سلام ہو۔
  - ۳۔ کتنی ہار بی پاک نے آپ کی شان میں شیر خدا فرمایا۔ آپ پر سلام ہو۔
  - ۴۔ آپ کے ہاتھ سے خیر بیخ ہوا۔ آپ تان اور لواہ والے ہیں۔ آپ پر سلام ہو۔
  - ۵۔ آپ اسلام کی شان و شوکت کی مندگی سے مسند کو سچانے والے ہیں، عطا کونور بنتیں والے ہیں، آپ پر سلام ہو۔
  - ۶۔ اللہ کے احکامات کے آپ تان ہیں۔ سینکڑوں ہزاروں کا آپ پر سلام ہو۔
  - ۷۔ آپ کی مہربانی سے صدفِ موتی سے بچ گیا۔ اے مقاومت کے سمندر آپ پر سلام ہو۔
  - ۸۔ اے وہ ذات کہ تمہری مثل زمانے کے حال نے جنم نہیں دیا۔ آپ ہر بی کے لئے باعث فخر ہیں آپ پر سلام ہو۔
  - ۹۔ اے پاہشاد میں تھوست تمنا رکھتا ہوں کہ اپنارث انور مجھ پر ظاہر کریں آپ پر سلام ہو۔
  - ۱۰۔ آپ کو دیکھنے کے لئے میرا دل خون ہو گیا ہے پر وہ ذرا بہنا و بھئے۔ آپ پر سلام ہو۔

سماں ہو۔

جو نبی آنحضرت نے اپنی خواہش ظاہر کی۔ فوراً مطابق وجدانی کے مطابق  
کوہ متصود حاصل ہو گیا۔ اور غیب سے آواز آپ کوستائی دی۔ آپ نے اسے بخوبی  
ٹھان۔ اس کا ترجمہ تیجے کی لائنوں میں بیان کیا گیا ہے۔ جو سچے طالبوں کے کانوں کا  
ذیم ہے۔ اس پر مؤلف نے یہ شعر کہے:-

۱۔ مر جہاںے باپ کی جان، مر جہاںے نورِ نظر! خوش آمدید۔

۲۔ جس راستے کو تو طے کر کے آیا ہے۔ ہوش رکھ کر یہ راست بڑا اخترناک ہے۔

۳۔ اس راستے پر منصور چا۔ اس نے سر بلند نہیں کیا یعنی ابھی اس نے وہ تمام  
راستے طے نہیں کیا تھا کہ وہ عاجز آگیا اور سردے دیا۔ جب اس قسم کے راز و نیاز کی  
اتم مولاۓ کائنات کی طرف سے سنس تو جتاب والا نے اسی چکر سکونت اعتیار کر  
لی۔ اور آپ کے حضور جوش و خروش سے حاضر ہے۔ اور کچھ دنوں کے قیام سے اپنی  
الی مراد پالی۔ آپ کی ذات پاک برادر صاحبِ لواک گلوقند اکی حاجت رو اور  
آہل بارگاہ ہے۔

### قصیدہ

۱۔ میں امام امتحین کی تعریف کہاں تک بیان کروں کہ آپ ایک لمحہ میں سیجا  
کی طرح بیاروں کو سخت یاب کرویں۔

۲۔ اگر آپ اپنے چہرہ پر انوار سے تھا بہتادیں تو ہر درد و نوجار کو رشک آئیں ہا۔

- ۳۔ اگر آپ کسی کی دشمنی فرمائیں تو مشکل سے مشکل گرد کو کھول دیں۔
- ۴۔ اگر کوئی سائل آپ کی بارگاہ میں سوال پیش کرے۔ تو وہ اس ناچار مجبوس سوال کو باو شادہ بنادیں۔
- ۵۔ اگر آپ کا ایر جو دو کرم بر سے تو آپ کا نہوں کونز و نازک پھول بنادیں۔
- ۶۔ اگر آپ کے خوشبودار بال خوشبو کھیزیں تو کوئی آدمی تازندگی کی طرف رفتہ نہ کرے۔
- ۷۔ آپ کی بیت سے کفر کافر سے دور ہو جاتا ہے۔ برہمن اپنے گلے کے زہار کو تینج بنالے۔
- ۸۔ جو شخص آنحضرت کی درگاہ میں قدم رکھ کے تو زیارت کرنے والے کو یہ آواز آئے گی فاد خلوا فی جنتی (میری جنت میں داخل ہو جا)
- ۹۔ آپ رب کی بیکلی، هشان و شوکت والا آسمان، بلند درفع عرش اور اللہ کی طاقت کے ظہور کا مرکز ہیں۔ یہ تمام صفات اللہ تعالیٰ نے حیدر کرا رکو عطا فرمائیں۔
- ۱۰۔ اے خدا بخشن اگر تجھ سے ہو سکے تو تجھ اشرف میں اپنی منزل پسند کر۔ تاکہ تو آسمان کو، جو کہ بڑی رفتار والا ہے اپنے مقصد کے مطابق پا لے۔ یعنی آسمان کی رو بھی تیری مرضی کے مطابق چکر لگائے گا۔

**کربلا معلیٰ میں آنحضرت کے پہنچنے کا بیان**

کچھ میزونوں کے گزرنے کے بعد وہ ہمارا اس بارگاہ کرامت ظہور میں حسب حکم ہدایت صحبو حاضر ہوئے۔ سلطان الاتقیا کی آستانہ بوسی کے بعد شاہ ظلوں قبا، شہید

اُت کر بنا، کشی راہ نہدا، برس تسلیم درشا، لخت جگر سرد کونین، حضرت امام حسین کی  
۱۶، اقدس میں حاضری کے لئے کرم باندھی۔ اور بھی مسافت ملے کرنے کے  
اہو یہ کی تمنا لئے ہوئے بارگاہ خلاائق پناہ میں پہنچے۔ جب آپ ان کی زیارت میں  
۱۷، مول ہوئے تو اشعار عرض کئے:- (ترجمہ)

۱۸، اے اقليم دین کے بادشاہ آپ پر سلام ہو۔ یقین کے آسان کے چاند آپ  
۱۹، نام ہو۔

۲۰، اے شہنشاہ! عرش اور کری آپ کی منزل و مقام ہے۔ آپ کی خادم حوریں  
۲۱، آپ پر سلام ہو۔

۲۲، آپ نے اپنی جان کے موئی کو حق پر قربان کر دیا۔ اے" باعث صد  
۲۳، ازین" خطاب کے سورہ آپ پر سلام ہو۔

۲۴، جب آپ اس جہان فانی سے پوشیدہ ہو گئے تو فرشتوں کے ساتھ ہم نہیں  
۲۵، گئے۔ آپ پر سلام ہو۔

۲۶، آپ کا خادم آپ کی دلیل پر حاضر ہے۔ میری طرف بھی تکاہ کرم ہو۔ آپ  
۲۷، نام ہو۔

۲۸، رازوں سے بھری ہوئی کام آپ کے کام مبارک میں جب پہنچی۔ ای  
۲۹، نوشیزی کی آواز آئی۔ جو خوشی کے نفوں سے بھری ہوئی تھی۔ یوں صحر اور جنگل  
۳۰، نہ کا تمام تر غم اور غبار آپ کے دل سے دور ہو گیا۔ ترجمہ اشعار:-

۳۱، آپ کا دل اس طرح کھل اخنا اس عظمت والے حرم شریف میں جس طرح  
۳۲، سے باعث خوش ہوتا ہے۔ اور صبح کی خنڈی ہوا سے پھول خوش ہوتا ہے۔

- ۲۔ میں تیر سے سامنے کیا بیان کروں کہ اپنا ولی مقصود حاصل کرنے کے بعد آپ نے کیا لذت حاصل کی۔ کوہ و چینم کی لہر میں آپ فنا ہو گئے۔
- ۳۔ دادا و اجنب احبابِ مقدس آپ سرور کہ آسمان نے مجھی آپ کی خدمت کے لئے اپنا سرستایم ختم کر دیا۔
- ۴۔ اس بادشاہ کی جدائی کی وحشت سے گویا آسمان کا دل دوخت ہو گیا۔
- ۵۔ جہنم کی آگ سے اے شائق وہ نجات پا جاتا ہے۔ جو اس عزت و آنے والے روشن کے دروازے سے پہنچ گیا۔

### مشہدِ مقدس میں جناب والا کے پہنچنے کا بیان

جب آپ شاہ والا جاؤ کر بائیے محلی سے قارئ ہوئے تو روشنہ پر نیا امام، رضا، حسن پر ہزار ہزار تہبیث و شعاء ہیں، کی زیارت کا ارادہ کیا۔ اور بڑی مشکلات و تراویح کے بعد آپ دیاں پہنچنے اور آپ کے روشنہ انور کے طوف سے مشرف ہوئے اور اب گلبائے مرادت و امن بھرا۔ جو تجی روشنہ انور کے اندر جنم ارادت کھوئی تو عرض کیا۔

### سلام

- ۱۔ اے امتوں کے شفیع آپ پر سلام ہو۔ ثم اور دکھو دو در کرنے والے آپ سلام ہو۔
- ۲۔ جنت کے باش کی بلبل گیت کا رہی ہے کہ توہی عزت والا پھول ہے، ثم سلام ہو۔
- ۳۔ حضرت سلیمان آپ کے دروازے سے فیض حاصل کرنے والے

۱۰۸۔ اے عزت والے شاہ آپ پر سلام ہو۔  
جب عدم کی فضائیں آپ نے قدم رکھا تو آپ کا قدم رکھنا بارگفت ہو گیا،  
آپ پر سلام ہو۔

۱۰۹۔ اے جودو کرم کے برج کے تپکنے والے چاند، اے عرش نشیں، آپ پر سلام

۱۱۰۔ اے باو شاہ کے مرتبے والے بزرگ اے میرے جدا محمد، مجھ پر نگاہ کرم  
اے بیٹے، آپ پر سلام ہو۔

۱۱۱۔ پس بر ملای آواز آئی، کوئی نہیں جانتا کہ وہ آواز کہاں سے آئی۔

۱۱۲۔ ہر کوئی حیرت زدہ تھا۔ لیکن آپ نے نہ کہی: ہوئی باتیں بھی پڑھ لیں۔

۱۱۳۔ آپ پر اس فیض کا ایسا اثر ظاہر ہوا کہ فرشتے کو بھی اس کے بارے میں کوئی  
بمانے۔

۱۱۴۔ خنثیم ہی میرے خنثیں کی داد دینے والا ہے۔ میرے اشعار اسی جان جہاں  
اور کام کی باتیں ہیں۔

۱۱۵۔ عاشق اور عشق کے درمیان ایک راز ہوتا ہے جس کی کراما کا تہیں کو بھی خبر

۱۱۶۔ اندر وہ مبارک قسمت والے اپنا مقدمہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گے۔

۱۱۷۔ اس قیام فرمایا۔ اس کے بعد رخصت ہوئے مگر کتنی سالوں تک مغرب کے

۱۱۸۔ میں پچکر لگاتے رہے۔ اور کافی تین شریخیں کی زیارت اور مقدس بارگاہوں

۱۱۹۔ سے مشرف ہوئے۔ پھر اس کے بعد ہیئت اللہ شریف کی زیارت کا عزم

فرمایا۔ (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ اگر آپ دنیا کے اندر تشریف نہ لاتے تو اپنے مقصد کے مطابق قدم رکھتے۔ یعنی اس را پر کیوں گرفتے۔
- ۲۔ اگر تجھے بزرگی اور عزت چاہئے تو پھر آپ کی زیارت کر، زیارت زیارت کر، اسی میں سب کچھ ہے۔
- ۳۔ زیارت دل کی صفائی عطا کرتی ہے، گناہوں سے رہائی عطا کرتی ہے۔
- ۴۔ بزرگوں کی زیارت میں بہت ہی اثر ہے۔ بے شک اس باعث یعنی زیارت میں بہت ثمرات ہیں۔
- ۵۔ پاکہاز لوگوں کی قبر کی زیارت کرتا۔ نیاز مندوں، عقیدت مندوں طاعت و عبادت سے بہتر ہے۔
- ۶۔ اگر تمہیں دوستی اور تقرب کی تلاش ہے تو زیارت کر۔ کیونکہ زیارت نہ راہ میں صحیح مدد کرتی ہے۔
- ۷۔ اگر تو گھر میں موجود ہے اور تو خوراک کا پابند ہے تو کہا جاسکتا ہے کہ تو کی طرح ہے۔
- ۸۔ اے خدا بخش اگر تیری قسمت تیری مدد کرے تو کعبہ اور مدینہ طیبہ کی جا۔

کیا رہوا تھفہ: آنجناب کے سنگلڈیپ کے سفر کے  
بیان میں اور حضرت ابوالبشر آدم کے مزار کی زیارت کے  
بیان میں، ملکوں کو دیکھنے اور اس کی صفات کے بارے

### میں سننے کے بیان میں

جناب والا نے اپنی ولی خواہش اور اطمینان قلب کے ساتھ یہی بلند اور  
اداس بارگاہوں کی زیارات سے فراغت حاصل کی۔ اور مدینہ شریف کے چند لوگوں  
کے امراء مدینہ منورہ پہنچے۔ ضروری مناسک کی ادا گئی کے بعد ہیت اللہ شریف کی  
ادت حاصل کی۔ اور اس کے بعد یہن میں پہنچے۔ جب سورج غروب ہونے لگا اور  
اثر چیل گئی۔ تو جامِ مجبوری آنجناب نے اپنے چاہنے والوں میں سے ایک کے گھر  
ہل قیام فرمایا۔ کویا اس کافی رکو چھوڑنے والے کو محل میں پہنچا دیا۔ کسی نے سچھی کہا ہے  
(ترجمہ شعر)

اں گھر کے اندر ایسا مہمان آجائے تو گویا سدرہ کے ہمانے وہاں اپنا آشیانہ بنالیا۔  
اس آدمی نے اپنے تمام گھروں والوں کے ساتھ آپ کو خوش آمدید کیا اور اس  
اٹھ کروز عید سے بہتر خیال کیا۔ انہائی خوشی کے ساتھ آپ کی خدمت میں وہ مشغول  
ہی۔ وہ بار بار اس شعر کو پڑھتے۔ (ترجمہ)

اہ، اول کا اصل مقصد حاصل ہو گیا ہے کہ وہ آرام چان اور راحت رون ہمارے گھر  
اہ بے آیا ہے۔

الغرض آنحضرت نے وہ رات وہاں انتہائی آرام اور سکون کے ساتھ بسر کی اور نہایت آسائش و آرام پایا اور بے مثل اللہ تعالیٰ کا شکردا کرنے کے لئے دو گانہ ادا کرنے میں مشغول ہو گئے۔ (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ دوسرے دن جب مشرق کا بادشاہ نیکاؤں بلند آسمان پر طلوع ہوا۔
- ۲۔ زمانے نے روشنی کا دروازہ سکھوا۔ دنیا والوں نے نئے دن کا آغاز کیا۔

صحیح کے وقت آنحضرت اٹھے اور ملک سنگلہد یپ کی طرف روانہ ہوئے۔

جب سنگلہد یپ کے جنگل میں پہنچے۔ تو حضرت ابوالبشر کے مزار کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضرت ابوالبشر کے مزار کو طلاً ۵۵۰۰ فٹ اور عرض کے لحاظ سے اس کے حسب مراتب جانا چاہئے۔ نیز گئی زمانہ کے عجیب و غریب حالات وہاں دیکھئے۔ اور انہیں اللہ تعالیٰ کی عجیب و غریب تحقیقات سمجھا۔ جناب ابوالبشر کے سرہانے ایک درخت دیکھا کہ بہیش جس پر بہار رہتی تھی۔ جو بہت بلند تھا اور اس کی شہنیاں سرہانے، شاداب اور اس کے پچھے انتہائی تر رہا تو تھے۔ اس درخت کی شہنیوں نے دنوں کا تیڈہ نہیں دیکھا تھا۔ لیکن اس درخت پر مروز زمان (بہار و خزان) کا کوئی اثر نہ تھا۔ اور اس کی شہنیوں نے زمانے کی آری کا دور نہیں جھیلا تھا۔ اس نے سارے مزاروں کا پانے ساہ میں لیا ہوا تھا۔ آنحضرت نے اس درخت کی حقیقت کے بارے میں پوچھا۔ آپ اے مزان شریف پر حیرانگی ناپ آگئی۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اس درخت کا نام مکون ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ درخت سوائے حضرت آدم کے سرہانے کے کہیں اور پیدا نہیں۔ اس کا نام آدم کے سوا کسی اور کسی زبان سے کسی نے نہیں سنًا۔ اس کی تباہ نا صحتوں میں سے ایک خاصیت یہ ہے اور اس کی شہرت اس وجہ سے بھی ہے کہ

فُلُس اپنے مقصود کے مطابق اسے استعمال کرتا ہے تو اسے اپنا مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔

۱۰۱ یہ کہ اس درخت پر بیش بھار رہتی ہے۔ سمجھی بھی خدا کا جھونکا اس پر نہیں گزرا۔  
۱۰۲ یہ کہ سمجھی بھی اس کا پیدا زمین پر نہیں گرا۔ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر کسی وقت اس کا کوئی پیدا زمین پر گر جائے تو وہ بھی سے نٹ کر ابھی زمین پر نہیں پہنچتا کہ مانگدے اس کو  
عام بالائیں لے جاتے ہیں اور لوگوں کی نکاحوں سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔

۱۰۳ یہ کہ وہ فرشتے جو جہان کی حقاد قدر پر مامور ہیں انہوں نے اس کے ہر چھتے پر کلمہ  
لیلہ پاندی سے انجامی خوبصورتی سے لکھا ہوا ہے۔

۱۰۴ یہ کہ اس کے پتوں میں یہ اثر ہے کہ یہاں چاروں طرف سے لوگ جو کوئی  
حریض یا آسیب زدہ ہو تو اسے اس درخت کے سایہ میں لے جاتے ہیں اور اس کے  
پہنچتے ہیں۔ تو وہ فوراً سختیاب ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ یہاں ہر روز انہوں  
نے اتنی رہتا ہے۔

۱۰۵ یہ کہ یہ درخت سال میں دو بار اپنے پھول خاہر کرتا ہے۔ وہاں کے باشندے اس  
پر ہو لوں کو کسی بھی عارضہ میں اپنی ادویات میں ملا کر استعمال کرتے ہیں تو  
کستہ زاب ہو جاتے ہیں۔ جناب والا نے اس جگہ بھی دو دن قیام فرمایا اور اس جگہ کی  
اپنی فریب باتیں اپنی نکاہ سے دیکھیں۔ (ترجمہ اشعار)

آدم کی تخلیق بھی عجیب و غریب ہے کہ ایک آدم سے تمام آدم تخلیق ہوئے۔  
اگر تو ساری دنیا کو ظاہر از نظر سے دیکھے تو کسی ایک آدمی کو کسی دوسرے آدمی  
نہ ہائے گا۔

- ۳۔ چیزات کے ساتھ کچو لوگوں کو پیدا کیا۔ ان کی پیدائش فہم اور اک اور اس وداش سے بالاتر ہے۔
- ۴۔ اس کے پوشیدہ رازوں کا کون سارا نگاہداشتا ہے۔ اس راستے میں کسی عاقل نے ابھی تک پاؤں نہیں رکھا۔
- ۵۔ فرشتے حیران ہیں، اس کے اس محیل سے اور آسمان اس کی قدرت کی مناسی پر حیران ہے۔
- ۶۔ اس کے بارے میں کسی رسول کو صحیح واقعیت حاصل نہیں ہوئی۔ اور کسی مقبول پارگاہ تک بخت کو اس کے ساتھ ہمرازی نہیں ہوئی۔
- ۷۔ اے خدا! اس مطابق یعنی رب کے راز جانتے کی را و پر قدم نہ رکھو۔  
بات نہیں چھوڑ دے اللہ خودی بہتر جانتا ہے۔

## آنجناب کا جانبِ وطن واپسی کا بیان

آنجناب ۱۲۵۳ھ میں بیت اللہ شریف کے راستے پر روانہ ہوئے تھے  
5 سال تک انہیں شہروں میں جو شعور بر سانے والے، مبارک، رٹک بخت، معادت  
والے، باغ و بہار جگہ ہے پہنچے۔ (ترجمہ شعر)

آپ ہر روند سے فیضیاب ہوئے۔ اور ہر کھلیان سے اپنا حصہ پایا۔  
یوں آپ کے شب و روز ملک مغرب میں گزرتے رہے۔ ہر سال قافیہ  
کے ساتھ بیت اللہ شریف پہنچے اور حج سے مشرف ہوتے رہے۔ مگر اپنے آپ سے  
اپنے خاندان اور اپنے دوستوں اور اپنے شہر اور اس کے قرب و جوار سے اس طرح

دہبرداشت ہوئے کہ کسی کو اپنی خوشنووی طبع کے بارے میں خبر نہ دی۔ جناب والا کے احباب ہر چشم کا خیال کرتے تھے اور اکثر شدت و ارآپ کی ملاقات کی امید کو دل میں رکھتے تھے۔ اپا نک ایک رات ملاقات کی خواہش اپنے خاندان سے اور قرب و جوار کی سیر کے لئے، آپ کے دل میں عالی ہوتی۔ چنانچہ ملن والی کا پتہ ارادہ کر لیا اور صبح کی سفیدی کا انتخار کیا اور اس رات کو انتشار کے ساتھ مکمل کیا۔ (ترجمہ اشعار) ۱۔ سنہری نجمر سورج نے مشرق سے بلند کیا۔ اور ساری روئے زمین کو سورج نے روشن کر دیا۔ آنحضرت خوب چستی سے اٹھے اور رخت سفر باخدا۔ ۲۔ کیا ہی، وہ اچھی عمر ہے کہ جو دوستوں کے سامنے گزرے اور کیا ہی، وہ اچھا اوت ہے کہ جو مہربان دوستوں کے ساتھ گزرے۔

پھر آنحضرت ملک جو شہر پہنچ کر بہاں سے جہاز پر سوار ہوئے اور بھیتی شہر میں پہنچ۔ اور بہاں سے روانہ ہو کر پہلے شہر اندر میں پہنچ پھر دوم شہر اویجن پھر سوم پھر توور گزہ اور چارام شہر تو سک م منزل پر منزل قیام کرتے ہوئے، ہر منزل پر سیکھروں لوگوں کو بیوت کرتے ہوئے۔ جب اجیر شریف میں تشریف لائے تو اتفاقاً ان دونوں سلطان کرام فخر نام مخدوم خاص و عام حضرت قضا و قدرت سران العالیین خواجہ خواجه گان اقبال زمین وزمان خوبیہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس شریف تھا۔ آنحضرت نک پاؤں روپ نور کی طرف تیزی سے چلے۔ اور چڑے کے جو تھے ہاتھ میں رکھے ہوئے تھے۔ اس دوران فقراء میں سے ایک آزاد منش درویش نے آواز دی کہ اے سماجیز اورے تو کس شہر کا باشندہ ہے اور یہ روٹی تو کہاں سے لا لیا ہے۔ جناب والا نے وہاں کی طرف پھینک دیئے تاکہ اس کو وہ آپس میں تقسیم کر لیں۔ آخر روپ امیر کے

باہر پہنچ۔ اور اپنے حسین و تمیل انوار سے دیدار کی تمنا کرنے والے احباب کو منور کیا۔ (ترجمہ شعر) سعادت کی صبح طلاع ہوئی کہ وہ معشوق آگیا۔ اور احباب کے دل کے باغ میں بھار آگئی۔

ہر کسی کو بہت ہی خوشی ہوئی۔ جناب والا نے جس دن سے جوتے اتارتے پھر دوبارہ نہیں پہنچے۔ الجنت آنحضرت عرس شریف کے بعد رخصت ہوئے تو منزل پر منزل چلتے ہوئے تکھنے شہر میں رونق افرزو ز ہوئے اور انتہائی بے قراری اور شوق کے ساتھ اپنے مرشد پاک کے مزار پر حاضر ہوئے اور جنم تر کے ساتھ اسے بوس دیا۔ ایک بخت کائنات شہر میں قیام کیا۔ اس کے بعد موسم بھاری کی ہوانے قبضہ دیوبنی شریف کو سر بزدہ شاداب کر دیا اور خوشی کے وہ باب دلوں پر کھولے کہ جن کا بیان ممکن نہیں۔ ہر گھر میں خوشی کا نتارہ نہ اٹھا اور مبارک بادی کے لفٹے آہان تک پہنچے۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ سکھتے ہوئے پھول کی طرح خوشی سے جہاں بھر گیا گواہین زیور میں پوشیدہ ہو گئی۔

۲۔ جب اس جہاں کی روح نے چاند کی طرح چمک دکھائی۔ تو گویا کہ سو سال کے مرے ہوئے آدمی نے جان حاصل کر لی۔ یعنی دوبارہ زندہ ہو گیا۔ جس کسی نے جناب والا کے آنے کی خوشخبری سنی۔ بے چینی کے عالم میں دور سے آپ کے زندویک وہ دوڑتا ہوا پہنچا۔ اور زیارت کی۔ جس نے بھی جب آپ کے حسین و تمیل بارعہ چبرہ دیکھا تو وہ اس کا عاشق ہو گیا۔ آپ کا رخ انور ایسا تھا کہ سورج اور چاند سے بھی بیان نہیں ہو سکتا تھا۔ آپ کے خدا و خال کستوری سے بھی زیادہ دلکش تھے۔ انفرض جب اس بارعہ نے ظہور فرمایا۔ چھوٹے ہی سب لوگ آپ کی

خدمت میں دوڑتے ہوئے آئے۔ اور ہر کسی کو اس کا گوہر مقصود اس کی مٹھی میں دیا۔ اور فائز المرام کیا۔ (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ جس شخص پر آپ نے نظر فرمائی۔ آپ کے عشق نے اس کے اندر اٹھ کیا۔
- ۲۔ وہ بے قرار ہو کر گرپڑا، انتہائی بے چین ہو گیا اور اٹکلبار ہوا۔
- ۳۔ اس شاہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا یعنی بیعت کی اور کسی دوسرے کی طرف نہ دیکھا۔ یعنی غیر کی جانب سے آنکھ بند کر لی۔

آپ کے خادموں میں سے اکثر خادم اور خاندان سے اکثر لوگ وفات پا گئے تھے۔ لیکن ابھی کچھ ہی عرصہ تین گزر اتنا کہ پھر آنحضرت نے سفر کی تیاری کر دی۔ طالبان صادق کے چہروں کے رنگ اڑ گئے اور نرم دل ساتھیوں نے ہوش و دل اس کھو دیئے۔ مجبورأصحاب نے جب کوئی چارہ نہ دیکھا تو اسے اس کے کہ آنحضرت کے حلیہ کا تصور آسانی کے ساتھ کا نہ کے سطح پر لکھا اور روح کی حفاظت کے لئے اپنی آنحضرت کے سامنے لکھا۔ (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ اس طریقت سے وہ حلیہ جو نبی کے بارے میں سنانا ان میں سے اکثر چیزیں ہیں نے آنحضرت کے حلیہ میں دیکھیں۔
- ۲۔ لبذا اس کی نقل ان اوراق میں میری ترقی کا سبب بنتی۔ اور قلم و قرطاس نے اوس جوانوں کی سعادت حاصل کی۔

## جناب والا کے حلیہ کے بیان میں

رنگ گندی مگر سرفی سے بمرا ہوا۔ جیسیں و تمیل خوبصورت لمبی قد و قامت۔

جسم اطہر نے زیادہ موٹا اور نہ ہی بالکل کمزور دیا تھا۔ سر کے بال سیاہ اور لبے آپ کے کانہوں پر حپکتے ہوئے نظر آئے تھے۔ سرمبارک انتہائی خوبصورت بے حد دل مونے والا، گول اور بالوں سے مجراب ہوا دکھائی دیکھا۔ چہرہ انور چاند کی طرح قدرے گول نظر آتا۔ پیشانی مبارک فراخ اور دل کو پسند آنے والی قدرے اونچی نظر آتی۔ آپ کے ابر و مکان کی طرح گول اور آپس میں ملے ہوئے دکھائی دیتے۔ ناک مبارک مناسب بلند، چاندی کی مانند سفید چمکدار۔ آپ کی آنکھیں انتہائی شرم و حیا والی اور سرمد انکھیں۔ ناز و ادا والی چلکیں لمبی اور جنکی ہوئی۔ آنکھوں کی سفیدی انتہائی صاف اور سفید۔ اور آپ کی آنکھ مبارک کی سیاہی بہت ہی سیاہ۔ وہن مبارک نہ زیادہ دکھلا، فران اور شہ بہت تھک۔ ہوت مبارک انتہائی نرم و نازک اور سرفی مائل۔ دانت مبارک نہ چھوٹے نہ بڑے۔ آپ کا ہر دانت چمکدار موتی کی طرح۔ اور تمام دانت الگ الگ جلوہ نہما۔ (ترجمہ شعر)

آپ کے دانت مبارک اور زلفیں اور دونوں رخسار تاریکی میں سورج چاند ستاروں کی مانند ہیں۔

زبان اور دانتوں کی جزیں مرجان کی مشابہ۔ آپ کے ریش مبارک کے خوبصورت بال بڑے رعب والے اور مخفی کے برادر۔ آپ کے چہرہ انور کے اردوگر، ریش مبارک ایسے ہے جیسے چاند کے گرد بال۔ آپ کی گردن مبارک لمبی مور کی گردن کی طرح ناز و ادا والی۔ کندھے مبارک بہت واضح اور گول، میان۔ آپ کے باخو مبارک لمبے اور طوپنے درخت کی شاخ سے بہتر۔ بھتلی مبارک گوشت سے قدرے بھری ہوئی سرخ رنگ کی۔ آپ کی انگشت مبارک لمبی باریک اور سینگ مرمر سے زیادہ

مہمازک اور صاف۔ آپ کی انگلی مبارک پہلی رات کے چاند اہال کی مانند۔ اور اس پر آپ کے ناخن مبارک چوہ جویں رات کے چاند کی مانند۔ آپ کا سینہ مبارک اور ہبہ مبارک چاندی کی تختی کی مانند۔ اس پر بالوں کی لکیر خوبصورت خوبصورتی۔ کمر مبارک خوبصورت اور نزاکت والی اور آپ کے جوز انتہائی مناسب۔ (ترجمہ شعر)  
پہلے کے وقت آپ کی پشت مبارک ایسے حرکت کرتی ہے جیسے ہوا سے بید کا درست حرکت کرتا ہے۔

ران مبارک اور پنڈلیاں گوشت سے مجری ہوئی اور خوبصورت تھیں۔ پائے  
مبارک کا بالائی حصہ قدرے بلند اور صاف سحر اتحا۔

(ترجمہ شعر) آپ کا جسم اطہر ایسا تھا جیسے گلدست کسی سرو پر جام سے کی طرح ہو۔  
پاؤں مبارک کی ہتھیلیاں ریشم کی طرح نرم تھیں۔ اور اس کے مخطوط مہراں۔ پاؤں مبارک کی انکلیاں انتہائی نرم و نازک تھیں۔ ایڑی مبارک خوبصورت اور کمال تھیں۔ پاؤں مبارک کے ناخن خوبصورت اور وہن تھے۔ (ترجمہ اشعار)  
جتناب والا ہمیشہ وہ جہاں کامرا پا مبارک تھے۔ آپ کے سایہ سے یہ  
ہاس کا میاں و کامران ہے۔

۱۔ اے اللہ، آپ قیامت تک قائم رہیں۔ اے اللہ، آپ کا سایہ ہمیشہ قائم

۲۔ اے اللہ، جب تک عاشقوں کا نام رہے جتناب والا کو دنیا میں باعزت رکھ۔

۳۔ اے اللہ، اس زخمی دل خدا بخش کو آپ کے عشق میں بیٹھ گرفتار رکھ۔

## آنجناب کا حیله مبارک - نظم میں (ترجمہ)

- ۱۔ جب اللہ نے نبی پاک ﷺ کی آل کو چنا تو آنجناب کی خاص ہدیہ کو پیدا فرمایا۔
- ۲۔ آپ کی حسین رنگت گندم گوں سفید ہنا۔ اس پر ماحصل بھی رکھی۔
- ۳۔ جب آپ کا قدم مبارک طوبی کی مثل ہنا۔ تو تمام سر و قامت والوں پر آپ بہتری دی۔
- ۴۔ جس شخص نے خواہ دو بوز حاہو یا جوان آپ کے قدم مبارک کو دیکھا فوراً اکھایا۔ ایک بے مثل لاجواب مرد ہے۔
- ۵۔ آپ کی صورت مبارک سے اللہ کا رعب و جمال ظاہر ہوتا۔ اور آپ کے بالمن میں اللہ کی شان و شوکت پوشیدہ ہے۔
- ۶۔ آپ کی کالی زلف لیات التدر کی طرح ہے۔ اور آپ کے رخسار کی سفید ن چودھویں رات کے چاند کو شرمندہ کرنے والی ہے۔
- ۷۔ آپ کے رخ انور پر بزرگی جلوہ آ رہا ہے۔ آپ کا کمال حسن آپ کے چہوں انور سے ظاہر ہوتا ہے۔
- ۸۔ دونوں عیندوں کے چاند کی طرح آپ کے دونوں ابرو ہیں۔ وہ چاند دونوں اطراف کے گیسوؤں پر قربان ہونے والے ہیں۔
- ۹۔ آپ کی آنکھوں کی چلکیں پوشیدہ طور پر ایک سوال کر رہی ہیں۔ اور آپ کی نکاحوں سے یہ جواب مل رہا ہے کہ تو نہیں دیکھ سکتا۔

- ۱۰۔ آپ کی دنوں آنکھیں نرگس مت کی طرح پر نثار ہیں۔ جیسے شراب پینے والے کے دنوں ہاتھوں میں پیالہ ہو۔
- ۱۱۔ جس جگہ پر آپ کے رخ انور کا نور چکا۔ تو چاند اور سورج کا نور وہاں سے ماند پڑ گیا۔
- ۱۲۔ آپ کے چہرہ انور کے نقش و نگار اور حسن میں ہاک مبارک الہ کی مائند سید ہے۔
- ۱۳۔ آپ کے سرخ ہونٹ مبارک کے سامنے شتر بھی شرمسار ہے۔ اور شادابی میں یہ گاہب کی پتی سے بھی بڑھ کر ہے۔
- ۱۴۔ آپ کے ہونٹ مبارک بات کرنے کے وقت جب کھلتے تو گویا غصے کے لب آپ پر درود پڑتے۔
- ۱۵۔ آپ کا من مبارک میم کا حلقوں معلوم ہوتا۔ اور حوروں کا دل آپ کے عشق میں دو گلزارے ہو جاتا۔
- ۱۶۔ راز کی طرح آپ کی زبان مبارک بھی پوشیدہ ہے۔ ان پر حق کی مہر عیان ہے۔
- ۱۷۔ حسن نے آپ کے رخ انور کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ جیسے چاند کے گرد ہالہ ہنا ہوا۔
- ۱۸۔ آپ کی مصلحتی گروہ مبارک بلور کے لئے بھی باعث رہتے ہے۔ اور آپ کے نور کا جادو ظاہر ہے۔
- ۱۹۔ آپ کا سید مبارک شہنشہ کی طرح صاف سحر ہے۔ جو اللہ کے اسرار سے مجرما

- ہوا اور کینہ سے خالی ہے۔
- ۲۰۔ آپ کے خوبصوردار بالوں کا خط سینہ کے درمیان ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے چاندی کی تختی پر ایک خوبصورت لکھر لگی ہوتی ہو۔
- ۲۱۔ آپ کے دونوں ہاتھ اللہ تعالیٰ کے فیض کی نہریں ہیں کہ جوموتوی بخششہ دان ہیں۔
- ۲۲۔ آپ کی پنڈلی مبارک پر بال ریشم کی طرح ہیں بلکہ ریشم کا ہوش بھی ان کے سامنے گم ہو جائے۔ اس قدر نازک ہیں۔
- ۲۳۔ آپ کے پاؤں مبارک کی ہستی پھول کی پتی سے بھی بڑھ کر نرم و نازک اور خوبصورت ہے۔ سرتاپ آپ کا سارا قد و قامت صنوبر کے لئے باعث رٹک ہے۔
- ۲۴۔ آپ کے پاؤں کی انگلیوں پر ناخن جیسے بیرے کی طرح یا قوت پر ثہ ہوئے ہوں۔
- ۲۵۔ جس کسی نے آنحضرت کا یہ حلیہ سنایقیناً اس نے آپ کے حصہ و جہال پر چاند کو بھی رٹک کناس پایا۔
- ۲۶۔ آنحضرت کی تعریف، انتہائی اوصاف کی ہے اپر بہت کم محسوس ہوتی ہے۔
- ۲۷۔ آپ دونوں چہاروں کے چاند اور حسین کریمین کی آنکھوں کے سور ہیں۔ وارث علی شاد و دنوں جہانوں کے لئے باعث فخر ہیں۔
- ۲۸۔ خدا بیانیں اس کام کے لئے تحری کیا طاقت وہمت ہے کہ تو آپ کا سراپا دل آ را تحریر کرے۔
- ۲۹۔ اے ساقی! آ جا، اے پاک طینت گوہرا! آ جا۔ اس پاکیزہ شراب سے ایک

بالمجتبی بھی عطا کر۔

۲۰۔ شاید میں روح پر وہ جان گداز بات کہ سکوں اور عاشقوں کی رہنما ہرگز  
کہاں۔

## بارہواں تحفہ: آنحضرت کا دوبارہ بیت اللہ شریف کی

### طرف تشریف لے جانے کا بیان - ۱۲۵ھ

اکثر احباب عالم شہاب کے پیش نظر آنحضرت کے نکاح کے درپے تھے۔  
اہناب اپنے ہن مبارک میں تشریف فرماتے۔ اور مکہ و مدینہ شہروں میں اور ان کے  
مطاف کے تاجر اور رؤسائے نے یہ بات گوش گزار کی۔ اس کے متعلق آنحضرت انہا  
اللهم وَاوَلَادُكَمْ تَنَذِّرُکِی وَچَرَبَ سے کبھی گھر سے بیت اللہ شریف کی طرف اور کبھی بیت اللہ  
کی طرف سے گھر کی طرف تشریف لے جاتے۔ اور مسافروں کی طرح دن گزارتے۔  
اہنیں طرح کافی عرصہ سیاروں کی طرح گروہ میں رہے اور کہیں دل لگانے کی طرف  
دوہنیں فرماتے تھے۔ تجوہ کو اور فارغ الہائی کو پسند فرماتے۔ نہ کوئی فکر، نہ کوئی پریشانی،  
نہ اس کا خیال، نہ پرتعیش کھانے کی طلب، نہ آپ کے دل کا مرغ کسی دام میں اسیر  
ہے، اور نہ آپ کی طبیعت کا ہر ان کسی کا ٹکارہ ہوتا۔ (ترجمہ اشعار)

تیرے لئے تیار جال تیرے اہل و عیال ہیں۔ ان کی روزی کا فکر اور سوچ  
ہمان کو تباہ کر دیتی ہے۔

ا۔ اگر فرشتوں کی سیرت والا انسان بھی ہو تو اسے بھی ان کے باتوں سے  
اہنی نہیں مل سکتی۔

- ۳۔ جو اس سلسلہ میں امید رکھنے والوں کے ساتھ موافقت رکھتا ہے تو کہاں  
ہے کہ گدھا پچڑی میں پھنس گیا ہے۔
- ۴۔ جب تک تم سے ہو سکے اس حقیقت سے پر بیز کرتا کہ تو اپنے ہی کام سے  
شرمسار نہ ہو جائے۔
- ۵۔ کامل لوگوں کے لئے مناسب ہے اس راستے پر چنانا کہ ان کے دلوں میں  
دوئی کا کوئی ڈھلن نہیں۔
- ۶۔ ابتداء کرنے والا اگر اس راستے پر پاؤں رکھے تو وہ اس انسان کی طرح  
جاتا ہے کہ جوان ٹھنڈے سکے۔  
ما جائی نے جس وقت اس دنیا کو چھوڑا تو اپنے فرزند کو صحت فرمائی۔  
ٹکاچ کرنے میں مشغول نہ ہوتا۔ (ترجمہ اشعار)
- ۷۔ اگر ہو سکے تو عینی کی طرح بغیر عورت کے سو۔ تجوہ کو اپنے ہاتھ سے نہ جاتے۔
- ۸۔ خواب راحت کو چھوڑنا حور کے ساتھ ہمسری کرنے سے بہتر ہے۔
- ۹۔ گرم خاکستر پر لینہ عورت کے پہلو میں زرم بستر پر لینے سے بہتر ہے۔  
ایک بزرگ کہ جس نے یہ شعر عورتوں کی حرمت میں کہا اس نے اس آر  
کریمہ ان کیسے کن عظیم کے ساتھ موافقت کی ہے۔ ان وجوہات کی ہیں  
آنہناب نے اہل و عیال کے تعاقبات سے محمل پر بیز کیا ہے۔ اور عقد مذکور ہیں  
فرمایا۔ اور تمام عمر میاشرت کی گوٹ نہیں کھیلی۔ پاک دانتی اور حرمت آنہناب کی ہیں۔  
طرح واقع ہوئی ہے کہ تمام عمر عبادت کرنے کی وجہ سے ہوا یہ شبوات اور کئی تحریر

ا۔ اتنے نفسمی سے مکمل طور پر بے رغبت رہے۔ اور بھیش نفس کی میالت کے میدان  
اں کمر بست رہے۔ اور دیوان حافظہ شیراز کے اکثر اشعار، جو راز کے واقع ہیں،  
ہستے تھے۔ حافظہ کے اشعار

ب۔ میں نے جب عقل سے کچھ سوال کئے تو اس نے مجھے حسب حال جواب

ج۔ میں نے اس کو کہا کہ کسی گھر کا ماں کہ ہوتا یا شادی کرتا کیسا ہے۔ اس نے  
کہ جواب دیا ایک لمحگلی عیش ہے اور چند سالوں کا غصہ ہے۔ یعنی ساری عمر کا غم ہے۔

### مکہ مکرمہ میں آنحضرت کے پہنچنے کا بیان

د۔ ساقی! آجا کہ میں سفر کرنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ میں اس شہر کو مچھوڑ کر جرم  
اہ کی طرف جاتا ہوں۔

ه۔ ایسا جام پا کر اپنے ہوش کھو چکھوں یعنی مست ہو جاؤں اور ہام حق کے سوا  
کہاں میں کوئی آواز نہ آئے۔

ج۔ جب ہر طرف آنحضرت کے ارادہ سفر بیت اللہ کی خبر مشہور ہو گئی۔ تو جناب  
کے احباب فردا فردا آپ کے پاس لکھنؤں تک سے آپنچے۔ طالبان ہدایت داں  
ہیاۓ حاضر ہوئے۔ آنحضرت نے ان کے دامن خوشیوں اور طہانتی سے  
ب۔ بالآخر آنحضرت نے ۱۱ ربیع الثانی ۱۲۵ھ شام کے وقت بازار سے عدو مشرقی  
کوں۔ اور جناب قدس مآب محبوب سمجھنی غوث صداقی قطب ربانی حضرت شیخ  
ا۔ اور جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ قدس میں نذر پیش کی۔ اور سفر کا عزم سمیم کیا۔

(ترجمہ شعر)

دوسرے دن جب سورج نے نیند کے غبار کو آنکھوں سے وحشیۃ الاتو آنکھا بستر سے  
اٹھے اور حاضرین سے رخصت پا یہی۔

وقت رخصت گویا قیامت جیسا حشر برپا ہو گیا۔ مگر جناب والا اپنے حال  
قامُر ہے۔ اور بیت اللہ شریف کا سفر شروع کر دیا۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں: (ترجمہ  
قطعہ)

۱۔ دل کی ببار سے سفر شروع ہوا کہ اس سے حقوق کے دلوں میں گل متمہ  
اکیں۔

۲۔ سفر اختیار کر کہ تو اپنی مراد حاصل کرے کہ اللہ نے کہا ہے کہ زمین پر  
راستوں پر چل۔

انفرض جناب والا کئی منازل اور مراحل طے کرنے کے بعد سبھی شہر نہ  
داخل ہوئے۔ اور جہاڑ پر پہنچ گئے۔ بالآخر اللہ کے فضل سے صندروں سے گزر کر جہاڑ  
میں پہنچ گئے۔ اور وہاں سے پہل مبارک شہر کمی میں جا پہنچے۔ (ترجمہ شعر)  
جب آپ عرب کے شہر میں روشن چاند کی طرح چکے۔ تو صلیٰ کی آواز ہر طرف سے  
ستانی دی۔

(ترجمہ) رباعی

۱۔ جو شخص سفر اختیار کرتا ہے۔ وہ ہر شخص کا مقبول و پسندیدہ ہو جاتا ہے۔  
کہ جب چاند روشن ہوتا ہے تو ہر کوئی اسے دیکھتا ہے۔

۱۔ پانی سے بڑھ کر کوئی چیز پاک نہیں ہے۔ لیکن اگر اسے روک دیا جائے تو جگہ راب ہو جاتی ہے۔ یعنی پانی پھٹا رہے تو پاک اور صاف اور اگر اسے روک دیا جائے تو راب دنا کا رہ۔

مکمل کرم کے رہنے والے آپ کے ہجرت کے زمانے سے کئی آلام میں جتنا رہے۔ وہ رب العزت کی بارگاہ میں مسجدہ شکر بجا لائے اور خوشی اور کامیابی کی آواز پہنچ لی۔ یہ کہنا بجا ہو گا کہ رشد و ہدایت پانے والوں کی قسم نے یادوی کی اور شوق رکھنے والے لوگوں کی مراد نے بلندی حاصل کی۔ انہتر اس مرتبہ بہت سے مکمل والے اخلاص کی زنجیریں پہنچتے ہوئے آپ کی خالص ارادوت سے فیض یاب ہوئے۔ اور آنحضرت سے بیت اختیار کی۔ جاتا والا نے ایامِ حق تک بیت اللہ شریف میں قیام فرمایا۔ اور ہاؤ خرا و اسکی تجھ سے سرفراز ہوئے۔ اس کے بعد بیت المقدس کی طرف روانہ ہے۔ اور اس جگہ مزار مقدس حضرت مریم اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ، حضرت ابراہیم نبی اللہ اور حضرت سلیمان تھیبر وغیرہ علیہم السلام و انہریم کی زیارات کی سعادت اہمی حاصل کی۔ اور ہر ایک سے شرف عزت پایا۔ (ترجمہ اشعار)

۲۔ اسکی جگہ کہ جس طرف کوئی بھی راہ نہیں پاتا۔ اس چاند نے وہ تمام منازل سٹکر لیں۔

۳۔ الفاف صدی نے جب یادوی کی۔ تو آپ نے اپنی مشاکے مطابق سیر کی۔

### (ترجمہ) رباعی

۱۔ جب تک کوئی آدمی راستے پر نہیں چلا وہ منزل مقصود تک نہیں پہنچ پاتا۔ جب

- تک وہ سفر کی مصیبیں برداشت نہیں کرتا وہ دل کی دنیا تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔
- ۲۔ اگر تمام جہان بھی انوار سے بھر جائے تو ایک چھوٹی سی شعاع بھی مرد کامل کو نہیں پاسکتی۔
- ۳۔ اگر تیر اک پانی میں ترند ہو یعنی جب تک پانی میں ڈوب نہ جائے وہ دریا کے کنارے پر نہیں آتی سکتا۔

### دیگر

- ۱۔ اے ساتی! آ جا مسلسل دور جام چاہ، کہ میں دنیا کی سیر کرنے کی خواہش رکھتا ہوں۔
- ۲۔ جب میں یار کی نیا سے ہم آغوش ہوں گا، تو میں بے ہوشی کی محفل میں ہوشیار ہوں گا۔

روں میں آنحضرت کا رونق افروز ہونا  
اور وہاں کے حاکم کی بیٹی کا بیعت کرنا اور آنحضرت کا موضع

### محمدیہ میں قیام

اس وہ سے کہ خدمت کرنے والے اپنی مدد و دعوه کے اندر ہی رہ سکتے تھے  
اس کے علاوہ ان کا کوئی چارہ نہیں، کہ آنحضرت نے ہر ملک کی سیاست کرنی تھی۔ لہٰ  
آپ نے روانہ ہونا ہی تھا۔ آپ یہ شعر اپنی زبان پر لائے: (ترجمہ شعر)  
دوسٹ نے میری گردن میں رسی ڈال دی ہے۔ بھر جہاں اس کی مرضی وہ اسی طرف

لے گیا۔

الفرض جب آنحضرت بیت المقدس سے روانہ ہوئے تو مولوی صارف علی جو  
بڑی کی معیت میں ملک روں پہنچے۔ شام کے وقت سیر کرتے ہوئے آپ نے  
انہاں شہر سے باہر ایک باغ دیکھا۔ کمال للافت اور بے حد عجائب کی وجہ سے آپ  
اول اس پر ورنی آرائی سے جو ظاہر ہوئی تھی، اس کی طرف متوجہ ہوا۔ مولوی صاحب  
کے دل کا چین گم ہو گیا اور وہ اس طرف گئے۔ ان کی حالت عجیب و غریب ہو گئی۔  
ایسا دربان اس کے دروازے پر بیٹھا ہوا۔ پری زادوں کی کچو تصویریں اس کے  
دلوں میں آؤز اس تھیں۔ مولوی صاحب موجودہ کیفیت پوچھنے کی غرض سے اس  
اہنگ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور انتہائی آواب بجا لاء کر بے حد خوشامد کے ساتھ اس  
اندر آنے کی اجازت چاہی۔ مولوی صاحب اس طرح نرم روئی سے مصروف  
ہنگو ہوئے کہ وہاں کا پتھر بھی پکھل گیا۔ وہ دربان کر جو پادریوں کا سربراہ اور بزرگ  
گی تھا۔ اس نے اشارہ کیا کہ ایک ایک تصویر پکڑ لوتا کہ اس کے ذریعہ باغ کے اندر  
اٹے کی اجازت ہو۔ مولوی صاحب بہت خوش ہوئے اور فوراً وہ تصویریں پکڑ لیں۔  
اس تصویر اپنے ہاتھ میں رکھی اور دوسرا آنحضرت کے حوالہ کی۔ یہاں تک کہ دلوں  
ہماں باغ کے اندر پہنچ گئے کہ جو بہت دلکش گرد تھی۔ انتہائی عجیب و غریب گئے

ات تھے۔ (ترجمہ اشعار)

سینزو زار میں تھوڑے تھوڑے انیگاؤں پانی یہاں کی طرح شناخت جاری تھا۔  
ندی کے کنارے خوبصورت سیمن پھول کھلتے ہوئے تھے۔ صبح کی ہوا عطریز  
اوہ جو دار تھی۔

۳۔ باغ میں صحیح کی خوبیوادار ہوا بنتے ہوئے معشوق کی طرح اور عاشق کو نوازے  
والی تھی۔

۴۔ پھول کی خوبیوادار فاختہ کی آواز ایسی تھی کہ جیسے دوست باہم بیٹھتے ہیں۔  
انخترونوں صاحبان باغ کے چالبات دیکھنے سے بہت خوش ہوئے۔ اور  
عجیب و غریب کھلے ہوئے پھولوں سے اور بلبلوں کے گیتوں سے اور نہروں کے جوڑ  
کے ساتھ بہتے سے اور آبشاروں کی آوازوں سے اور دستی میدان کی لطافت اور سنانی  
سے، ابتدائی خوبصورت عمارت کے دیکھنے سے قادر مطلق کی عجیب و غریب صفت،  
کھون لگاتے ہوئے ابتدائی خوشی کے ساتھ ہر طرف سیر کرتے رہے۔ یہاں تک کہ  
اس باغ کے ایک خاص مقام پر پہنچ گئے اور انہوں نے دیکھا کہ حوریں ابتدائی زیب  
وزینت کے ساتھ شہری کری پر بنی ہوئی تھیں اور ان کی کافرا و ازفیں کمر تک چینی ہوئی  
تھیں۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ وہ حوریں اس قدر خوبصورت تھیں کہ آسمان کے چاند کا چہرہ ان پر رہنگے۔  
تحا۔ باغ کے سرو کے دل کا درد تھیں۔

۲۔ جاؤ کی طرح دل مودہ لینے والی۔ ریحان کی خوبیوادی، عطر میں رپیں  
ہوئی۔

مولوی صاحب کی جب ان پر نگاہ پڑی۔ تو ایک ہی بار دیکھنے سے ان کا وہ حال  
گیا کہ جو بیان سے باہر ہے۔ اس وجہ سے کہ وہ دونوں صاحبان ایک ایک تصویر،  
پکروں کی اپنے ہاتھوں میں رکھتے تھے۔ ابتدائی خوبصورت سکھلوں کے دیکھنے۔  
مہبوث ہو کر اس جگہ نہ ہرگے۔ (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ انجینی نزاکت والے، عقل کو دھوکا دینے والے، جسموں کو دیکھ کر، جو سرتاپا اپنی طرف اور خوبصورت تھے۔
- ۲۔ ہر رات کے لئے ان کا چیرہ بُش کی مانند روشن اور وہ ہوتاؤں کے لحاظ سے سے پرستوں کی مانند تھے۔

وہ دونوں عورتیں جور و حج کو لوٹنے والی تھیں۔ ان دونوں صاحبان کی طرف آہستہ آہستہ چلتی ہوئی آئیں۔ اور ہر ایک کا ہاتھ پکڑ کر اپنی آرامگاہ کی طرف چل گئیں۔ اتفاقاً قادہ عورت جس نے آنحضرت کی طرف رفتہ کی وہ دہان کے حاکم کی لڑکی تھی۔ (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ اس لڑکی کا حسن و جمال عقل کو لوٹنے والا تھا۔ وہ کیا ہی خوبصورت لڑکی تھی کہ جو لمحہ پر الجی قیامت حاٹنے والی تھی۔
- ۲۔ اس کے ابر و گی کمان روح کے لئے آفت تھی۔ وہ ابر سیاہ اور تیر باراں کی مانند تھی۔

۳۔ اس کی پلکیں تقدیر شاہین کا چنگل تھیں۔ وہ دل کو دست مرغ مذہب سے پہن کر لے جانے والی تھی۔

انھیں جب وہ شاہ والا جو چاند کے لئے باعث رہنک تھے اور بلند مرتب تھے اب آرامگاہ میں پہنچے۔ تو کئی تم کے پہل آپ کو پیش کئے گئے۔ وہ اس طرح آپ کی عزیم کرنے میں مصروف ہوئی کہ اس سے بڑھ کر تصویریں کیا جاسکتا ہے۔ اس دن کا آئی ماندہ وقت اتفاقات بڑھانے والی صبحت میں گزراد۔ سورج جو شرق کی طرف سے شروع ہوتا ہے اس نے تاریکی کا نقاب چھرے پر پہننا شروع کر دیا۔ آنحضرت نے دل

میں سوچا کہ رات کا وقت اس محبت سے علیحدگی اختیار کرنی چاہئے۔ وہ حوروں جیسی دربار اس پر راضی نہ ہوئی۔ جناب والا کے رعب پر فٹی۔ اور عرض کی کہ شاید اس بانٹ کی کیفیت سے آپ واقفیت نہیں رکھتے ہیں۔ کہ اپنے دل میں خداشت کو جگد دیتے ہیں۔ اور ہم شوق رکھنے والوں کی محبت سے پرہیز کرتے ہیں۔ آجناہ نے فرمایا تھا:-  
مصرع

میں اس شہر کے روائی کوئی جانتا ہوں گیونکہ میں مسافر ہوں۔

علاوه ازیں اس وجہ سے کہ یہ تو ایک محبوب کی زلف کا قیدی ہے اور اس کی ناز و ادا کا فکار ہو چکا ہے۔ لہذا ہم نہیں چاہتے کہ تباہی کی لذت کو چھوڑ دیں۔ اور دوسروں کی محبت میں وقت گزاریں۔

(ترجمہ شعر) میں ایک محبوب کے چہرے کی یاد میں تباہی کا گوش پسند کرتا ہوں۔ اس کے مشق میں، میں تمام دنیا سے فرا غفت رکھتا ہوں۔

جب اس نے یہ درد بھرتی بات سنی۔ تو اس کے دل کا پیالہ آرزو کی شراب سے بھر گیا۔ اس بے مثال محبوب کے حال کے معلوم ہونے کی وجہ سے بھر گیا۔ اس نے جان لیا کہ یہ ایک محبوب کے مشق کا تیراپنے جگر میں رکھتا ہے۔ اور اس نے کئی نشر اپنے پہلو میں رکھے ہوئے ہیں۔ اس پری زادے کہا کہ خدا را مجھ پر یہ گردھ خولیں کر آپ کے ساتھ کیا مسئلہ ہے اور آپ ہر لوگ کس بے چینی میں جتنا ہیں۔ مجھ پر ظاہر کریں کہ یہ سب کیا ہے۔

(ترجمہ شعر) وہ جو کہ یار کے مشق کا نشان ہے۔ وہ اس کی پیشانی پر ظاہر ہے۔

آجناہ نے فرمایا کہ اے نگکسار یہ یحیہ ہیں ان کو تلاش نہ کر۔ جو کچھ اس

ان کی حالت ہے وہ بیان کر۔ وہ باغ کی کیفیت بیان کرنے لگی۔ اور کام گوہ آبدار ناموت کے دامن میں گرانے لگی۔ یہ عزلت کدھ طالبوں کے لئے تباہی کی جگہ ہے۔ اور عاشقوں کے باہمی ملاپ کی جگہ ہے۔ ہر ماہ کے شروع میں رہس کی دو دو شیزادیں اس جگہ اکٹھی آتی تھیں۔ اور نکاح کی امید سے اس جگہ ایک بفت قیام کرتی ہیں۔ پس وہ طالب کہ جو اس باغ میں آتا ہے جو تصویر وہ لاتا ہے۔ اس تصویر والی پر اس کی نہ مت کرنا لازم ہوتا ہے۔ باہمی اتفاق سے دوسرا دن نکاح کی گرد مخصوص کر لیں یا ہدھر جانا ہے اور ہر چلے جائیں۔ بہر کیف آج کی رات ایک دوسرے کی نشست میں گزاریے۔ آندھکل آجنا ب اپنی مرشی سے مصروف ہو جائیں اور اس رات اسی جگہ قیام کریں۔ رات کا ایک حصہ گزر گیا تھا۔ بستر انجائی خوبصورتی کے ساتھ بچایا گیا تھا۔ آنحضرت اور وہ حسین و جمیل چہرے والی پری نے اس بستر پر آرام کیا۔ گویا کہ اس رات چاند اور سورج ایک مطلع سے طلوع ہوئے۔ از منصف:-

۱۔ سورج کو چاند نے مہمان بنا یا۔ زہرہ نے مشتری کے ساتھ قربت پائی۔

۲۔ نہ مانے کی طرف سے کوئی تکلیف نہیں آئیں کی طرف سے کوئی دکھا اڑا۔

اویڈ حاصل ہو گئی اور مقصود کا جام لباب بھر گیا۔

آسمان انجائی حرست سے شرم ارہوا۔ اور یہ شعر اس کی زبان حال سے چاری ہوا:-

۳۔ میں کسی کے مرتبے یا کسی کے مال پر حسد نہیں کرتا۔ مگر اس پر کہ جو اپنے

بوب کے ساتھ وصال رکھتا ہے۔

پاک ہے اللہ تعالیٰ اپنی قدرتوں کے ساتھ۔ آجنا ب نے ایک ہی جگہ یہ کام کیا کہ ایک رات میں سالہا سال کے زیگار کو اس عورت کے دل کے شیش سے ساف

کر دیا اور اس کے دل پر فیض کے دروازے کھول دیئے۔ (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ وہ لوہا جو پارس کا آشنا ہو جاتا ہے وہ فوراً خالص سوتا ہن جاتا ہے۔
- ۲۔ اس کا دل اللہ کے نور سے اس طرح منور ہو گیا کہ جھوٹ کی تاریکی سے قطعی طور پر صاف ہو گیا۔

### (ترجمہ) مزید اشعار

- ۱۔ سحری کے وقت جب وہ مست نیند سے بیدار ہوئی تو اس نے اپنے جھونٹے دین کو ترک کر دیا۔
- ۲۔ کبھی وہ اپنی قوم کے حق میں لا حول پر چھتی اور کبھی وہ اللہ کے دین پر پھول کی طرح سکھل جاتی۔
- ۳۔ کبھی وہ شاہ شاہاب کے قریب خوشی سے ڈھنختی اور کبھی شع کے گرد پر وہ انے کی طرح پھر لگاتی۔
- ۴۔ کبھی کہتی کہ میری قسمت نے میری مدد کی اور کبھی وہ اللہ تعالیٰ پر وہ بکار عالم کی حمد اور شکر گزاری کرتی ہے۔
- ۵۔ اس کا ہاٹن اس طرح نور سے بھر گیا کہ کفر کی تاریکی اس سے دور ہو گئی۔ اس نے عرض کی کہ یہاں سے نہ دیکھی ایک گاؤں ہے جس کا نام مژشوں محمد یہ ہے۔ اور وہاں اسلام کی قریش قوم کا مسکن ہے۔ اگر آجنباب پسند فرمائیں تو ہم اس چکے نخبر جائیں۔ تاکہ اپنے خویش واقارب سے دور ہو جائیں۔ آپ نے اس نے خواہش کو پسند کیا اور فوراً وہاں تشریف لے گئے۔ آجنباب کی پسند کے مطابق ایک

ہمان کا انتخاب کیا گیا۔ جہاں آپ دنیا کے کاموں سے آنکھیں بند کئے ہوئے پاک  
دنی کے پر وہ چھپے چھپے گئے، اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول ہو گئے۔ اور دوسروں  
سے یہ تبدیلی اختیار کر لی۔

(تہذیب شعر) پاکیزہ گوہر یعنی پاکیزہ اصل والا ہی فیض کے قابل ہوتا ہے۔ اس کے  
ہمراور حیلہ اموات اور مر جان نہیں ہو سکتا۔

آنہناب نے اس کو اسی جگہ خبر ادا دیا اور خود بیت اللہ شریف کے لئے عازم  
ہو گئے۔

(تہذیب شعر) آسمان کو سوائے اس کے اور کوئی کام نہیں ہے کہ وہ ایک دوست کو  
اہم ہے دوست سے جدا کرتا ہے۔

اس وقت آنہناب اس دربار سے جدا ہوئے تو اس کی زبان پر یہ شعر جاری ہوئے:-  
جب تک میں زندہ رہوں گی جناب والا کی خادم بن کر رہوں گی۔ میں اسی  
مر جاؤں گی اور آپ کی خادم رہوں گی۔ مگر میں یہ بے حد حرمت رکھتی ہوں کہ  
آپ کی غیر موجودگی میں کیسے زندگی گزاروں گی۔

میری زندگی ناز و اواوے دوست کے دمل کے دمل کے لئے واقع ہوئی ہے۔ مجھے  
دہلات نہیں چاہیے۔ اس کے علاوہ زندگی کس کام آئے گی۔ اگر دوست کا دمل نہ

مولوی عارف علی کا حال، جن کے بارے میں پہلے بات ہوئی، اسی حال  
کو اگر رکھے کہ اسی عورت کے ساتھ وہی میں اسی باقی میں مانوں ہو گئے بلکہ نکاح  
میں بندھ گئے۔

مصرع: جب کچھ زیادہ ہو جائے تو باتھی بھی پھسل جاتے ہیں۔

آنہناب کہ جو کسی غیر کے ساتھ لبھکی جائز نہیں سمجھتے تھے۔ اس حور کو آپ نے اسی چکہ چھوڑا اور اس طرح اس کو بھاوا دیا کہ کسی وقت بھی اس کی یاد میں مشغول نہ ہوئے۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ اے دوست اس جہان میں کسی دوسرے کا دل دکھانا چھوڑ دے۔ اس پر  
لگانے والے گند (آسان) کی تلک جگہ سے گزر جا۔

۲۔ اس جہان کے کام اہل بصیرت کے لاکن نہیں ہیں۔ مرد وون کی طرح اس  
جہان سے گزر جا۔

۳۔ سمندر میں سے مگر مجھ پر غوطہ لگانے والے کی طرح نذر ہو کر گزر جا۔ غوطہ:  
کھا پلکہ اس گوہر شہوار سے گزر جا۔ یعنی دنیا کے حصول کی فاطرا پنے آپ کو مصیبتوں  
میں نہ ڈال۔

۴۔ اے ساقی مجھ کو ایک جام دے کہ جس سے مجھے حضوری انیب ہو جائے۔  
میں دوری کی قید سے نجات پا جاؤں۔

۵۔ مجھے سحر انور دی اچھی لگتی ہے۔ میرا دل وطن کے لئے ارادہ کرتا ہے۔

**تیرھواں تحفہ: آنہناب کا وطن کی طرف پختہ ارادہ کرنے**

### کابیان

محمد یہ مقام سے آنہناب نے جب سفر کیا تو کافی دنوں کے گزر جانے۔  
بعد منزل مقصود کعبہ اللہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اس کے بعد ایامِ حج تک آپ

اُس نبیرے رہے۔ جس وقت حج کی سعادت کے حصول سے فارغ ہوئے تو دل میں اُن داہی کا ارادہ کیا۔ چنانچہ تاریخ ۲۰ ذوالحجہ (تہجید شعر) جب دنیا کو روشن کرنے والے ستارے نے اپنی تکوار کیتھی۔ تورات کا لشکر دن سے بھاگ گیا یعنی سورج طلوعِ اور راتِ چلی گئی۔

مکہ والوں سے آپ رخصت ہوئے۔ اور وطن کے ارادہ سے سفر کا آغاز کر لے۔ بہماز کو اپنے قدم یافت گرم سے سعادت بخشی۔ اور آپ بھی شہر میں روانی اداز ہوئے۔ الفرض بہت سی منازل ٹے کرنے کے بعد ۱۲۵۹ھ کو آپ نے قبہ الہ سے شریف کو اپنے بمالِ مظہر کمال سے منور فرمایا۔ ایسا بمال کہ جس کو پانے والے ان کی شرح نہ بیان کر سکیں۔

## رباعی

۱۔ بہار کے پھول جنت کے لئے باعثِ رنگ ہو گئے۔ جب وہ جنت کا  
اُنڈا چھپ لیا۔

۲۔ آنکھیں روشن ہو گئیں جب یوسف کی عان میں چھپ گیا۔

۳۔ سورج کو دیکھنے والے نے اپنے چہرے پر رات کی چادر اوڑھ لی،  
جب زمانے کے شہنشاہ اپنے روشن چہرے کے ساتھ چھپ گئے۔

۴۔ سید اعظم علی صاحب جن کو آنحضرت کے سارے خاندان کے ساتھ خاندانی  
اُنٹ مالی تھی۔ اور سید صاحب کو آنحضرت پیپا جان کے خطاب سے مطالب کرتے  
اہ، انہوں نے تجویز کی کہ اس گوہر ولایت کا دریائے عصمت میں صدفِ جملہ شیخ

اپنی بیٹی کے ساتھ نکاح کر دیں۔ جب یہ بات آپ کے کان میں پڑی تو آجنب اس وادی سے کنارہ کش ہو گئے۔ اور اپنے رشتہ داروں سے رخصت ہو گئے۔ بمصدق آیہ کریمہ:-**بِمَا يَهَا الظِّنْ آمُنُوا إِنْ مِنْ أَزْوَاجٍ كُمْ وَأَلَادْ كُمْ عَدُوًا لَكُمْ فَاحذِرُوهُمْ** (ترجمہ: اے ایمان والو بے شک تمہاری یہ یاں اور تمہاری اولاد تمہاری دشمن ہیں، ان سے نیک جاؤ۔ سورۃ النعایا: آیت نمبر ۱۲)

اہل و عیال کا بوجوہ اخانا آپ کے دل کو پسند نہ آیا۔ اور تجدود کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ اور آخر کار قبے دیوبے شریف کو، اپنے رشتہ داروں کو چھوڑا اور لکھنؤ کے اپنے مبارک قدموں سے رونق بخشی۔ اور صفت علی کے مکان میں جو گول گنج میں رہتا تھا وہاں خبرنا پسند فرمایا۔ پس چند دنوں کے بعد چند احباب کے اتفاق سے ہیت ان شریف کی طرف جانے کا ارادہ فرمایا۔ ہر روز حسب طبع اور ہمراہ یوں کی رائے کے مطابق سفر طے کیا اور یہ اشعار انتہائی ذوق کے ساتھ پڑھتے تھے:-

۱۔ کعبہ کی سرزین کی خاک اکثیر سے بہتر ہے۔ کعبہ کی خاک عرش سے بہتر ہے۔

۲۔ اگر تو طاقت رکھتا ہے تو حرم شریف کی طرف روانہ ہو جا۔ تیرے ہر غم کا عان خاک کعبہ میں ہے۔

۳۔ بے نواہ سم قائل کھانے والے لوگوں کے لئے، بیان تک و شب خاک کعبہ مان تریاق ہے۔

یہاں تک کہ خاص لاہور میں پہنچے۔ اور مسجد میں خبرنا پسند کیا۔ چونکہ وہی کے طریقہ سے کوئی ایک بھی واقف نہ تھا۔ سفر کے ساتھی مولوی احمد اللہ نے ظہیر کی نہ

لے، افت بلند آواز سے اذان دی۔ جس کسی نے اذان کی آواز سنی اپنی جگہ سے دوڑا۔  
مکر کہ ہر طرف قیامت کا شور برپا ہو گیا۔

## ایک مشہور جماعت کے بلوہ

### اور لاہور کے راجہ کا قابو میں آنے کا بیان

اسی وقت ایک جماعت بے دین لوگوں کی اکٹھی ہو کر آگئی۔ اور مسجد والوں  
کا حصارہ کر لیا۔ اہل مسجد بہت پریشان ہو گئے۔ اور اس کے دروازوں کو مضبوطی سے  
کرو دیا۔ اور جہاد کرنے کے لئے بیٹھ گئے۔ اس دوران راجہ رنجیت سنگھ ایک ہاتھی پر  
وار ہو کر آیا۔ اس مسجد کی دیوار کے قریب کھڑا ہو گیا اور آواز دی کہ اے مسلمانو! تم  
اے مسافر ہو کر یہاں کی رسوم دروازج کوئی جانتے ہو یا شراحت کے طور پر تم نے  
اپنی دی ہے۔ اہل مسجد نے زبان معدودت کھولی اور سفر کرنے کی کیفیت بیان  
کی۔ راجہ نمکور نے اپنے نائب سلطنت کے بہکانے پر ان کے عذر کو دستا۔ اور ان کی  
اماری کا اشارہ کیا۔ اسی دوران آنحضرت اپنی جگہ سے بکھلی کی طرح اٹھے اور اس ہاتھی  
کے پہنچ کر راجہ کے ساتھ ہاتھی پر سوار ہو گئے۔ آپ ایک چاقو کر میں رکھتے  
ہو، آپ نے چاقو راجہ کے پہلو میں رکھا اور حکم دیا کہ ان کو چھوڑ دے۔ ورنہ اگر ایسا  
کرنے کا تو تو اپنی جان سے ہاتھ دھو لے گا۔ کہتے ہیں:-  
(مر ۴) جب تو تمام حیلے کرنے سے معدود رہو جائے تو پھر ہاتھ میں تکوار انھا نا

لے ہب دیکھا کہ موت اس کی کمر پہنچ گئی ہے۔ تو اپنی حفاظت کا سامان ایک

طرف رکھ دیا۔ یعنی طور پر ابطور منت ماجت ہوانیوں کو جھز کی دے کر روک دیا۔ اس تمام صورت کو بدل دیا۔ اور آپ سے عرض کرنے لگا کہ آپ کی اس مردانہ بہت آفرین ہے۔ حق تو یہ ہے کہ۔ (ترجمہ شعر)

آپ نے ایسا کام میں وقت پر کیا کہ نہ رسم و کھانی دیا نہ اسنند یار۔ سب بھائی گے۔ رجہ نے کہا کہ میں وحدہ کرتا ہوں کہ تجھے کوئی تکلیف نہیں دوں گا اور نہ تیرے ساتھیوں کو تکلیف دوں گا۔ اور میرا دل یہ چاہتا ہے کہ اگر آپ پسند کریں آپ کو اپنے تمام لشکریوں کا سردار ہنا دوں۔ اور آپ کے ہمراہ ہوں کو بھی الٹی مزہ دوں۔ اور ایک لمحبھی آپ کو اپنے پاس سے جدا کرنا بہتر نہیں سمجھتا۔

## آپ کے سحر انگیز کلمات

آنہناب نے فرمایا کہ (ترجمہ شعر) میں اتنا حصہ جوان نہیں ہوں اور دشمن اتنا نہیں کار آدمی ہوں۔ اور میں شہرت کی خواہش بھی نہیں رکھتا۔ آسان اگر موقع دے تو ہر دوسرے میں آرام کرنا چاہتا ہوں۔

رجہ مذکورہ نے اس نوجوان کی بہار جوانی کو دیکھ کر اور آپ کی بات سن آنہناب کا عاشق ہو گیا۔ اور آپ کی محبت دل میں بخالی۔ اس کے دل میں آپ ا محبت کا تیر لگ گیا۔ انھر جس وقت جناب والا اس کی خواہش کو پورا کرنے کے متوجہ نہ ہوئے۔ اور اس وادی میں اپنا قدم نہ رکھا۔ تو چاروں ناچار رجہ مذکورہ آنہناب بر گز یہ روزگار کو آپ نے ہمراہ یوں کے ساتھ رخصت کی اجازت دے۔ اور آپ کی قدر و منزلت کے مطابق آپ کی دعوت کی۔

اے مرمر) یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ تھے دوست رکھے اور تھے دشمن کے حوالے

آنہا ب اپنے تمام احباب کے ساتھ وہاں سے الوداع ہوئے اور ہیت اللہ  
اپ کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور ذوالجہ کے آخریں اسی مقام پر قیام فرمایا۔ اور ج  
لہ دعوت حاصل کی۔ کہنا چاہئے کہ سعادت ابدی آپ نے حاصل کی۔

### (ترجمہ) اشعار

کیا ہی اس کی بلند قسم ہے کہ جو پا کیزہ گھر کی زیارت کرنے والا ہے۔  
اگر کوئی شخص زندگی میں وہاں تھی جائے تو اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہو جائے۔

زیارت کرنے والوں کا درجہ تو بھو سے کیا پوچھتا ہے۔ وہ عرش و کرسی سے  
ہے۔

کعبہ کو جب اللہ تعالیٰ نے اپنا گھر فرمایا ہے تو اس جگہ سے بہتر کیسے کوئی اور  
ہٹتی ہے۔

اے خدا، تھیں اگر اللہ چاہے تو، تو انہ کے گھر کا راہی ہن جائے۔

اے آجھی قسم دا لے ساتی جلدی آ جا۔ کہ میں تیری جدائی کی وجہ سے ڈا

اوہوں۔

مجھے شراب طہور لگاتا رہے کہ دو رکارست مجھ پر آسان ہو جائے۔

جناب والا کاملک روم میں پہنچنے کا بیان

## اور وہاں کے بادشاہ سے ملاقات کا بیان

جب روم کے حاجیوں کا قافلہ تج کے طوف و داع سے فارغ ہوا اور انہیں وطن واپس جانے کا ارادہ کیا تو آجنباب ان کے وطن ملک روم کی سیاحت کے لئے اس قافلہ کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ بیہاں تک کہ قحطی شہر میں پہنچے۔ اور دربان عبادت ہاجب کے گھر قیام فرمایا۔

(ترجمہ شعر) وہ شہر اپنی خوبیوں اور صفات میں بہشت کی طرح تھا اور بہشت کے لئے کی طرح خوبصورت تھا۔

وہ بطریق احسن آپ کی مہمان نوازی میں مشغول ہو گیا۔ اور آپ کی اہمیت کے لئے روزانہ وہ کچھ دن کچھ اہتمام کرتا۔ ان کے ہاں تھہرنا آخرا کاران پر اڑانا ہوا۔ اور وہ سب آپ کی بیعت سے مشرف ہو گئے۔ ایک روز صاحب خانہ حضرت سے عرض کی کہ آپ کے روشن ضمیر پر یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ تکملہ طور پر گھر کی رہائش محلہ نہیں۔ یہ تمام مکانات بادشاہ کی ملکیت ہیں اور میں باہم در بان ہوں۔ اس مکان کا تذخیرہ باغ شاہی کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ جو عمارت کی اور لطافت اور نثاروں کی وجہ سے سب پر فویت رکھتا تھا۔ جس دن آپ کا دل اس کی سیر کو پسند کرے تو میں اس کے دروازے کھول دوں گا۔ اور جناب کو بائیں نہیں دوں گا۔ چنانچہ ایک دن جناب نے سیر کا ارادہ ظاہر کیا تو اس نے باغ کا دروازہ اور آپ کو وہاں لے لے گیا۔ اور حق بات تو یہ ہے کہ آجنباب کی آمد سے باغ کی رہنمی بڑھنی۔

اڑہہ شعر) جب اس حسین پھولوں جیسے چہرے اور مکلوں قبا کو دیکھا تو باعث نے کہا  
کہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے۔

لیاں مددہ باعث ہے کہ جو جنت بریں کے لئے باعث رٹنگ ہے۔ اور کیا ہی خوبصورتی  
سے اسے سجا دیا گیا ہے۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ ایک طرف گل ریحان پھولی ہوئی تھی اور دوسری طرف درخت سرکشیدہ  
کمرے تھے۔

۲۔ سرو کے پاؤں میں سنبھل کا پھول پڑا ہوا تھا اور بخش نے سون کے سامنے اپنا  
مر رکھا ہوا تھا۔

### (ترجمہ) رباعی

۱۔ درخت خوب گھنے تھے اور ان کے سر باہم در گلے ہوئے تھے۔ اس کے  
ہائے ٹوبی سے زیادہ دلچسپ تھے۔

۲۔ ان پر نادر و نایاب پھل جلوہ گر تھے۔ گویا کہ ٹس و قرد ڈنوں اکٹھے لٹکے  
ہے ہیں۔ یعنی آجنباب اور باعث دونوں کیجا تھے۔ آجنباب جب اس باعث کے اندر  
اڑی شعر آپ کی زبان پر تھا:-

۳۔ (میرہ) پھول اور تازہ بہزادہ اور آب روائی۔ اللہ تعالیٰ چشم بد دور کئے اس باعث  
کیجئے والا بے ساختہ کہے گا کہ یہ دوسری بہشت ہے۔

آجنباب نے اس بہشت کو بہت پسند کیا۔ اور اس کے حسن ترکیب پر بے حد  
افزین و قسمیں کئے۔ آپ کسی دوسرے کو تکلیف دیئے بغیر اس باعث میں پھر نے

لگے۔ اور اس کے پھولوں کی نزاکت و لطافت کا تخارہ کرنے لگے۔ یوں اس باغ میں رحمت و برکت کا سبب بنے۔ (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ جب اس سلطان عالی مقام نے غرروں کی محبت سے اس مقام کو خالی پایا۔
- ۲۔ اور جب آپ نے وہاں راحت و آرام پایا تو وہ گیر تمام نثاروں کو بھاولیا۔
- ۳۔ الغرض ہر لحاظ سے آپ کی طبیعت خوش ہوئی۔ اور آپ نے خوبصورت تر، تازہ پھولوں کی خوبی سوچ لی۔

اچانک روم کا بادشاہ کہ جس کا نام عبدالجید خان تھا وہ سیر و تفریح کے لئے وہاں پہنچا۔ اور اس کی نکاح آنحضرت پر پڑی۔ تو وہ اُسی حالت میں جتنا ہو گیا کہ بتول کسی زیریک کے۔

(ترجمہ شعر) جب نکاح ان پر پڑی تو دل سے آواز آئی کہ تیرنگل کہاں سے لکا اور کہاں جا لگا۔

بادشاہ آپ کو دیکھ کر چلے تو حیران ہوا۔ پھر اس کے بعد آپ کا حال دریافت کیا۔ کہاں۔ (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ اے اس باغ میں نوار و توکون ہے؟ اے آیت نور بیان کیسے آیا ہے؟
- ۲۔ اے سر و قامت تو کون ہے؟ اے سیجائے زماں تو کس کے علاج کے آیا ہے؟

اس طرح کی باتیں کیس اور معانندہ کے لئے آنحضرت کو اپنی آنکھ میں۔

لیا۔ آنحضرت نے اپنا دہن مبارک کھولا اور فرمایا۔

- ۱۔ ہم تو اس کو بستان عالم میں ایک خلک سمجھ کی مانند ہیں۔

- ۱۔ ہوا بھی ہمیں سیدھا اور سمجھی دا کمیں با کمیں ازا کے لے جاتی ہے۔  
الغرض بادشاہ نے آجناہ کا با تحفہ پکڑا اور آپ کو شاہی دربار میں لے گیا۔  
۲۔ آپ کی بے پناہ عزت و تکریم کی اور آجناہ کی محہان نوازی کی۔

## رباعی

- ۱۔ عشق کے جسم سے ساریگی کی طرح آواز آتی ہے۔ جبکہ بادشاہ ایک فقیر  
قدم بوسی کے لئے آتا ہے۔
- ۲۔ اگر عاشقوں کے ذوق کے دستخوان پر سمجھی کی جگہ ہما آجائے تو تعجب نہ کر۔  
جب ایک ہفتہ کا وقت ایک ہی جگہ گزر گیا۔ تو عقیدت کا شعلہ اس طرح  
اٹھا کے دل میں مشتعل ہوا کہ آخوند کار بادشاہ بھی اپنے تمام دربار یوں کے ساتھ آپ  
مریودوں میں شامل ہو گیا۔ اور آپ کی اطاعت حکم کے لئے مرحلیم کرو دیا۔ جس  
باڈشاہ نے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ تو تمیں افراد نے آجناہ کے دست حق پر  
انت کی سعادت حاصل کی۔ پھر اس کے بعد ہر دن شہری اور فوجی جو حق در جو حق بیعت  
شرف ہوتے رہے۔ ایک دن بادشاہ نے جناب والا سے پوچھا کہ آجناہ اس  
میں کس وجہ سے تشریف لائے اور اس باعث کی شان دو بالا کرنے کا سبب کیا  
ہے۔ آجناہ نے حقیقت حال بیان فرمائی اور اسرار سے پرده کشائی فرمائی کہ  
ایجادت کے شوق کی ہوئے یہاں پہنچا دیا۔ اور عبد اللہ حاجب نے اس باعث میں  
اور میرے دل کی کلی کو پھول کی طرح کھول دیا۔

## رباعی

۱۔ میرے دل کو اس کے تحریر نے نشانہ بنا لیا۔ اور میں رسولی کے ساتھ ہر ہب  
افسانہ بن گیا۔

۲۔ میں اس بے نشان کا نشان نہیں پاتا ہوں۔ باوصا کی طرح ہر طرف ہے  
ہوں۔

باو شاہ نے جمال دار راء کو دیکھا اور آپ کی بات کو بغورتا اور اپنی غلطت،  
زار زار رہ دیا۔ اس کے بعد عبد اللہ مذکور کو طلب کیا اور اسے شایعی خلعت اور کشیر انو،  
سے نواز اور کہا: (ترجمہ اشعار)

۱۔ اللہ تھیں جزاۓ خبر دے کر تو نے کیا ہی اچھا کام کیا ہے۔ اللہ تجھے مواف  
کرے کر تو نے کیا ہی اچھا کام کیا ہے۔

۲۔ کر تو نے فخر کو اس وادی میں پہنچا یا ہے۔ اور مجھ کو غلطت کی تاریکی۔  
ربائی والا تی۔

۳۔ تو یہ گمان کرتا ہے کہ میں باو شاہ وقت ہوں لیکن درحقیقت ہم محمد اہتمام  
جو سے کامران ہوئے۔

الفرض بہترین اتفاق یہ تدابیر کی وجہ سے عبد اللہ مذکور اور اس کے اہل دین  
نے کثیر فتنیں پائیں۔ ایک دن آنحضرت نے باو شاہ سے رخصت چاہی۔ اور آسمان پر  
دلیل بریت اللہ شریف کی سماں کا ارادہ کیا۔ اگرچہ باو شاہ اپنے مرشد کی چدائی اچھائی  
سبھت تھا لیکن آنحضرت کی رمشی کے خلاف بھی نہیں کر سکتا تھا۔ لہذا اس نے کہا  
(ترجمہ اشعار)

۱۔ اگر میں کہوں کہ ٹپے جاؤ تو یہ کہنا میرے لئے مشکل ہے۔ اور اگر میں ا

کہوں کہتے جاؤ تو حکم خد ولی و نار انجمنی کا ذر ہے۔

۲۔ آپ کا حکم ماننا ضروری ہے اور خلاف رائے ادب سے دوری ہے۔

ہس وقت جناب والا اس بادشاہ سے الوداع ہوئے تو آپ نے کچھ بدلایات فرمائیں۔

## سلطان روم کو بدلایات

(ترجمہ اشعار)

۱۔ پر ہیز گاری اور ترک دنیا کی کوشش کر اور سچائی اور صفائی کو اپنا۔ اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو یہ حضور سرور کائنات سے بغاوت ہو گی۔

۲۔ آزاد اور اچھے لوگوں کا راست اختیار کر۔ جب تو کھڑا ہے تو گرے ہوئے کا ہاتھ پکڑ۔ یعنی مظلوم کی مدد کر۔ تجھے اسی لئے بادشاہ ہایا گیا ہے۔

۳۔ اس تخت پر تو اس لئے آیا ہے کہ تو مظلوم لوگوں کا مددگار بنے۔

۴۔ اگر تو چاہتا ہے کہ آسمان سے تجوہ پر رحمت ہو۔ تو مخلوق کی ہمدردی اور الداری کے لئے انجمنی کوشش کر۔

۵۔ اگر تو اپنے لئے آرام چاہے گا تو ہر لمحہ تجوہ پر غیب سے مصبتیں آنے کا خطرہ ہے۔

۶۔ دنیا کو انصاف سے آباد رکھ۔ اپنے دوستوں کو اپنی طرف سے خوش رکھ۔

۷۔ اگر کوئی شخص لوگوں پر ظلم کرے۔ تو ایسے فرد کو کسی کام پر نہ لگا اسے کوئی ذمہ اداری نہ سوچ۔

سلطان نے آنحضرت کے ارشادات کو بہت پسند کیا۔ اور اس پر عمل کرنے

کے لئے ولی طور پر سرگرم ہو گیا۔  
ہاں سعدیٰ نے کیا خوب فرمایا کہ  
نصیحت کر جو غرض سے خالی ہوتی ہے۔ وہ ایک تخفیخ دوا کی طرح ہے جو بیماری کو یہ  
کرنے والی ہے۔

الفرض آنجناہ کے تشریف لے جانے کے بعد سلطان نے وزیروں سے کہا  
کہ آنجناہ کی بدایات کے مطابق عمل کرنا چاہئے کیونکہ نبیوں کے گھوڑے کی باگ اس  
بلند مقام جماعت (ولیاء) کے قبیلے میں ہے۔ اور سلطان تو محض برائے نام ہے۔  
۱۔ درویش کو قناعت کا خزانہ عطا کیا گیا ہے۔ (درویش شہرت رکھتا ہے اور  
بادشاہ ایک نام شے ہے) نام اس کا درویش ہے لیکن وہ ہوتا سلطان وقت ہے۔  
۲۔ بادشاہ کی طاقت نہیں ہے کہ اپنی جگہ سے حرکت کر سکے۔ لیکن درویش کو  
ویکھو کہ وہ کہاں سے کہاں تک پرواز کرتا ہے۔

قصہ مختصر کہ آنجناہ بیت اللہ شریف میں پہنچے۔ بیت اللہ شریف کی زیارت  
سے مشرف ہوئے۔ اور مدینہ شریف کی طرف رفت سفر باندھا۔ (ترجمہ اشعار)  
۱۔ اے ساقی! آ جا ہمارے خانہ تباہی میں آ جا۔ جو ہمارے محبوب سے منور ہو  
گیا ہے۔ اس گھر میں آ جا۔

۲۔ غیروں کی نکاہ سے چھپا کر ایک پیالہ پا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس حسین خواب  
سے آنکھ کھل جائے۔

پندرہواں تحفہ:

## آنحضرت کا ایک مجدد کی خدمت میں پہنچنا

جب آنحضرت نے بیت اللہ شریف سے رواجی اختیار کی۔ اور مدینہ منورہ عاصمی کی سعادت کی آزاد سے روانہ ہوئے۔ تو سرز میں حریم شریفین کے درمیان ایک مسجد دیکھی جو بہت بلند تھی۔ آپ نے چاہا کہ اس مسجد کے اندر تشریف لے ہائیں۔ تھوڑا سا وقت آرام فرمائیں۔ چنانچہ جس وقت اس کے دروازے پر پہنچنے تو آپ نے دیکھا کہ ایک درویش آپ کا انتشار کر رہا ہے۔ آنحضرت اس کی خدمت میں ہدایی سے گئے۔ وہ معرفت کی وادی کا خضر تھا۔ اس نے ڈیکایت کے لئے اپنے رب کو لے کر جناب خادم علی شاہ نور الدین مرقد ہر روز آتے ہیں اور ہدایت کے طور پر مجھے ہے کیا فرماتے ہیں۔ پاس آئے بابا کی جانب، آپ کے تشریف لانے کے انتشار میں کافی عرصہ ہو گیا ہے اور آپ کے انتشار میں مجھ پر کیا مصیبیں آئیں۔

۱۔ آپ کے انتشار نے نشر کا کام کیا، افسوس ہے، بلکہ بستر پر کائے کا کام کیا ہے، افسوس ہے۔

۲۔ انتشار کرنے والا ہر کو انتشار میں ہوتا ہوتا ہے اور سانس دل میں خبر کا کام کرتی ہے، افسوس ہے۔

الفرض وہی بادشاہ کہ جو آپ کی مبارک ملاقات کا قیدی تھا۔ اس نے مسجد کے دریں پر آنحضرت کے زانوئے مبارک پر اپنا سر رکھا اور ساتھ ہی اس جبان فانی سے گذر گئے۔ اور خلد برسیں میں پہنچ گئے۔ پس آپ نے اپنے آپ کو اپنی حالت میں نہ ہجر ایک لمحے کے بعد آنحضرت ایک حال سے دوسرے حال کی طرف لوئے۔

## غزل

- ۱۔ آپ کو اپنے آپ کی کوئی خبر نہ رہی اور مدد ہوش ہو گئے کہ یا رب یہ کیا نہ  
شانی دیا۔
- ۲۔ جب آپ کے دل میں کشش نیب نے جوش دیا تو ان کی غص کے ساتھ ہم  
آن گوش تھے۔
- ۳۔ اس کے خراب حال پر نظر کی۔ فرشتوں نے کہا کہ پر بیٹھا نہ ہو۔
- ۴۔ یہ مدد و دب کے چذب کا طریق ہے۔ اس نے اپنا بوجہ اتار دیا ہے اور اپنے  
فرش سے سکند و شہ ہو گیا ہے۔
- ۵۔ یہ بوجہ جب اس کی گردون پر پڑا تو اس نے ایسا کیا جیسا تو نہ دیکھا۔

## ربائی

- ۱۔ محبوب جس وقت عشق اختیار کرنے والوں کی طرف رفتہ رفتہ کرتا ہے۔ اس  
عاشق دل شکست فوراً جان دے دیتا ہے۔
- ۲۔ معشوقوں کی کشش عاشتوں کو مست اور بے جان کر دیتی ہے۔ سیاہ  
جب طبقی اپنے آتا ہے تو وہ طوفان ہن جاتا ہے۔

اس اتناق کی کیفیت یوں ہے کہ وہاں کے باشندوں میں سے ایک ٹھنڈا  
وہاں آیا۔ اس نے اس حال کو حیرت سے دیکھا۔ فوراً شہر کی جانب لوٹا اور یہ واقعہ وہاں  
کے حاکم کے گوش گزار کیا۔ وہ رجس جو سچائی کے زیور سے آراستہ تھا۔ اس نے جلدی  
سے اپنے شہر یوں کو آگاہ کیا اور جہیز و تخفین کا انتظام کیا۔ اور خود وہ فوراً اس مسجد میں

۱۔ اور ان شہریوں کے اتفاق سے اس دردیش کو فتن کیا۔ جوئی وہ اس کام سے  
اُٹھ گئے۔ تو انتہائی عزت و احترام کے ساتھ آنحضرت کی جانب متوج ہوئے۔ اور  
اپ آوری اور رونق افروزی کے لئے انتہائی ادب کے ساتھ اپنے بائی مدعو  
لیکن آنحضرت نے خود داری کی وجہ سے اس سے کنارہ کشی اختیار فرمائی۔ آپ اس  
اور اُن کی شراب کے نشی میں اس قدر مست تھے کہ اس کی بات کی طرف کوئی توجہ  
ناہی۔ اور جنگل کی طرف روانہ ہو گئے۔ آپ کے اس حال کے بارے میں کوئی  
انہالت اور تشریع نہیں کی جاسکتی۔

۲۔ (ہر ۷ مر) ایسا جنگل جو بہت وسیع اور پر خوف تھا۔ اس میں ہر قدم پر سینکڑوں حجم کی  
المیں تھیں۔

۳۔ انہتر آنحضرت اس جنگل میں قیام فرماء ہوئے۔ اور یہ شعر پڑھتے تھے:-  
۴۔ (ہر ۷ مر) مسلمانوں اور آتش پرستوں کے شور سے تو نے فارغ کر دیا۔ اے جنوں  
اے جن سے اردو گرد پکڑا گتا ہوں کہ تو نے مجھ پر کیسا احسان کیا کہ میں اپنے آپ کو ہی  
اے جان گیا ہوں۔

۵۔ یہ ہے کہ جنوں کے جنگل کو طے کرنے والوں کو شہروں اور بازاروں سے  
اک علاق واسطہ نہیں ہوتا اور تکالیف برداشت کرنے والوں کو دشت غربت کے  
اک کی چبیں باغ کے پھولوں سے زیادہ بھالی لگتی ہے۔

۶۔ (ہر ۷ مر) عاشتوں کا مقام جنگل ہے۔ شاخ نخل عاشتوں کے لئے بام کی دیشیت  
کی ہے۔

آنحضرت سلوک کے طریق پر دن عبادت میں گزارتے اور رات ریاضت

میں بس فرماتے۔ قدم اطاعت کے مسئلے پر رکھتے تھے۔ اور اس قدر رجذب کی شراب  
میں مت و سرشار ہو گئے کہ عقل کے اختیار کے حلقے سے باہر نکل گئے۔

(ترجمہ شعر) جس جگہ عشق بیگنگ کرتا ہے وہاں سے عقل کا لشکر بھاگ جاتا ہے۔

آنہناب چند سال اپنے حال سے بے گانہ ہو کر بے خودی کے عالم نہ  
ڈوب گئے۔ اور بے خودی کے مدرسہ میں مدھوٹی کا درس پڑھتے رہے۔ مؤلف نہ  
غزل ہے۔ (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ جس جسم کو عشق نے طلن ہا لیا ہو۔ وہاں سے جان پر واڑ کر جاتی ہے۔ وہ کہ  
مہماں کے خواہ کر کے میز بان ہو جاتا ہے۔
- ۲۔ جس کسی نے کمان جیسے ابر و کوہ کیجا۔ اسے پوشیدہ تیر لگا اور اس کے منہ  
جن ٹکلی۔

۳۔ جب عطار نے اپنی قمیش کو تار کر دیا۔ تو وہ عشق کی کان میں گر پڑا۔  
دکان سے انٹھ گیا۔

۴۔ عشق کے جوش میں جب منصور نے سولی پر سرچڑھایا۔ دوست کی قید۔  
طبع زدن دشمنوں کی قید میں چلا گیا۔

۵۔ خدا کے عشق میں کربا میں شہید ہونے والے اپنی جان سے گذر گئے۔  
اپنے گھروں کو چھوڑ دیا۔

۶۔ جو شخص عشق نہیں رکھتا وہ حرص وہوس کا قیدی ہوتا ہے۔ جب لکڑی بیال  
اور آگ بن گئی تو دھواں انٹھا۔

۷۔ شہید نے دین و دنیا سے ہاتھ جہاز دیئے۔ اس دنیا کی قید سے وہ گزر گئے۔

اڑت کے جال میں پھنس گیا۔

## آنخناب کے بیرالام میں پہنچنے

### اور بنی جان سے ملاقات کا بیان

آنخناب پکھو دن اس جنگل بیان میں پھرتے رہے۔ انحضر جب جذبہ  
دن کا زور پکھو کم ہوا تو آپ دوسرا طرف متوجہ ہوئے اور ملک شام کی سیاحت کی  
واہش آپ کے خیال میں پختہ ہو گئی۔ آخر کار آپ اس ملک میں گئے۔ ایک دن ایک  
اس نے بر سینا مذکروہ بیان کیا کہ اس کے نزدیک یہ بیرالام کے نام کی ایک جگہ  
ہے کہ جس جگہ والا علی کے سوا اہل اسلام میں سے آج تک کوئی نہیں پہنچا۔ اور کسی نے  
اہل نہیں دیکھا۔ جو شخص وہاں گیا وہاں نہیں آیا۔ ہر دیکھنے والے، بیان کرنے  
والے نے اس کے بیان میں قدرے مبالغہ کیا۔ جتاب والا کے دل میں اس مقام کی  
کہاںیاں نہ ہیں۔ جو کہ زمانے کے پیغمبرات میں تصور کی جاتی تھی۔ اور دل میں سوچا  
کہ اس کو بھی دیکھنا چاہئے۔ چنانچہ اس کی تمنا میں ہر طرف پھرے۔ پھر اچاک آپ  
(والی خواہش آپ کو وہاں تک لے گئی)۔ (ترجمہ اشعار)

جبجاں وہ کنوں ہے جو حوش کوڑ کے پانی والا ہے۔ کہ سورج بھی ہر لمحہ اس کا  
اہل نہیں کا خواہشمند ہے۔

وہ آسمان پر گردش میں تھا کہ اس نے اچاک دیکھا کہ آسمان بھی اس کو نہیں  
ادھر آپ نوٹی میں اس کا چکر لگا رہا ہے۔

اچاک آنخناب اس کو نہیں پر آئے اور انتہائی شوق کے ساتھ یقیناً تھے۔

جب آپ پانی کے نزدیک پہنچ تو آپ نے وہاں ایک جانب ایک چھوٹا سا درجہ دیکھا۔ جب آپ اس سے گزر گئے تو اس کے اندر دیکھنے میں گھوہئے تو آپ نے ان میں ایک آہاد شہر دیکھا۔ وہاں کے رہنے والے انتہائی خوشحال دیکھے۔ لیکن وہ جتنے لوگ وہاں تھے ہوئے تھے وہ انسانوں میں سے نہ تھے۔ بلکہ جو شی لوگ تھے۔ ان میں سے کچھ نہیں جب آپ کو وہاں دیکھا تو وہ حیران ہو گئے۔ وہاں تک کہ آپ نے تشریف لانے کا ذکر ان کے باوشاہ شاہ عبدالرحمان کے پاس پہنچا جو جنات کا باہم تھا۔ وہ وورط حیرت میں آگیا۔ اس حال کے معلوم ہونے کی وجہ سے فوراً اپنے عبدالنامی بھائی کو اس نے آپ کی خدمت میں بھیجا۔ جیسے ہی وہ آپ کی خدمت میں پہنچا، آپ کے حسن و جہالت کو دیکھ کر وہ پھول کی طرح کمل انداز۔ اس نے ایک بار عصی جمال والے شیخ کی صورت دیکھی۔ واقعتاً نبی پاکؐ کی آن کی شان آپ کی پیشہ لال سے ظاہر ہو رہی تھی۔ اور حیدر کرازگی شوکت آپ کے چہرہ انور سے دکھائی دے رہی تھی۔ جو حور کے لئے بھی باعث رٹک تھی۔ وہ حور کے جواز سرتا بقدم سراپا انور ہے۔

(ترجمہ شعر) اس نے ایک ایسا حسن و جمال والا چہرہ دیکھا جو کمل طور پر بے مثل کمال تھا۔ وہ چوڑھوئیں رات کے چاند کے سامنے پہلی رات کے چاند کی مانند تھا۔ اسلام کے طریقہ کے مطابق اس نے سلام کیا اور اپنی پیشانی آپ۔

مبارک پاؤں پر رکھی۔

(ترجمہ شعر) کہا کہ اے میرے قلب دین و ایمان آپ کا آنا مبارک ہو یہ آپ کا

بے کہ آپ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔

آنچنانے ارشاد فرمایا کہ اس شہر کے دیکھنے کے سوا میرا بیہاں آنے کا کوئی مقصد،

اے اہل اللہ مذکور نے دیکھنے اور سمجھنے کے مطابق آپ کا نام و نسب پوچھا۔ اور یاد شاہ  
مذکور حلقہ سے بیان کیا کہ ایک جسمیں و تمیل تو جوان بہترین عادتوں والا،  
اس کے خصائص والا، حوروں میچے چہرے والا، مظہر انوار و خداوندی، آئل نبی، اولاد  
ان بنا، جلوہ فرمایا ہوا ہے۔ اور ظاہری طور پر صرف اس شہر کی سیر کے لئے تشریف فرمایا  
گی، ان کا آپ کے دربار میں آنا صرف اور صرف اس جن و بشر کے یاد شاہ کی  
انت ہے کسی اور کی مدد اور یاد ری اس میں شامل نہیں۔ جو شنبی یہ حال جنوں کے  
لئے منا تو اس کے وجود پر کمپی طاری ہو گئی۔ ایک ڈر اس کے دل میں پیدا ہوا اور  
آپ کی جانب دوڑا۔

۱۰) جب دور سے اس جنوں کے بادشاہ نے آپ کو دیکھا تو اس نے آپ کی اپ کے لئے اتنی زبانِ کھوبلی۔

۱۰۔ اپناب کے قریب پہنچا تو اس نے یہ اشعار ترجم کے ساتھ بڑھے:-

غزل

آپ مولائی کے باغ کے پھول کی خوبیوں۔ مشرق کے صاف آئینے کے  
کام جنم اور باعث رنگ ہے۔

اور جمال آنجناہ کھل طور پر آپ کے رخ انور پر جلوہ گر ہے۔ اور آپ کی آپ کے خلق کے دفتر کا ایک باب ہے۔

وہ ایسی کے خاندان کے ساتھ آپ نسبت رکھتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ  
میں کافی بھی رکھتے ہیں۔

- ۴۔ آپ کا دست مبارک جس سر پر سایہ کرتا ہے تو اس کی قسمت سکندر،  
کے بخت جیسی ہو جاتی ہے۔
- ۵۔ ہمیشہ ہدایت کا پیالہ آپ کے ہاتھ میں رہے جب تک نیکاؤں آسان  
میں ہے۔

پھر اس کے بعد جناب والا کو انتہائی عزت اور احترام کے ساتھ اپنے زمان  
میں اپنے ساتھ قیام کرنے کے لئے لے گئے۔ اور بہت ہی خاطر تو اُنہیں  
نوازی کی۔ اور آپ کا بے حد شکر یہ ادا کیا۔ قصہ مختصر دو ہفتہ تک آنحضرت کو اپنے  
سے جدا نہ کیا۔ چار روز تک آپ کی اطاعت میں وہ مشغول رہے۔ اس سے زمان  
مکثہ رین کیا حالات بیان کر سکتا ہے۔ آنحضرت سے بیعت اختیار کرنا اور آپ  
اللہ شریف میں پہنچانے کے حالات کو تفصیل سے میں بیان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ آنحضرت  
اپنے اکثر رازوں کو ظاہر نہ کرنے کا حقیقتی سے حکم فرماتے کہ ان باقتوں کو میری اپنے  
کے بغیر کسی کے سامنے ظاہر نہ کرو۔ (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ اے دل جو شخص روشن دل رکھتا ہے۔ وہ اپنے رازوں کو کہنے کے وقت  
میں پوشیدہ رکھنا بہتر سمجھتا ہے۔
- ۲۔ تو نہیں سنا کہ راز تک دل کے اندر پوشیدہ ہوتا ہے۔ جیسے پتھر کے  
میں مولیٰ پوشیدہ ہوتا ہے۔

المختصر ایک رات وہ بادشاہ آنحضرت کو طوافِ حجّ کے لئے الوداع کرے  
راضی ہو گیا۔ آنحضرت نے سحری کے وقت جب ایک لبی چادر اپنے چہرہ انور پر کرے  
بیت اللہ شریف کے اندر اپنے آپ کو پایا۔ طواف سے فراغت کے بعد آنحضرت

ت کو اودائے کیا۔ اور ہاتھ دعا کے لئے اور زبان ان کی بداشت کے لئے کھولی۔  
مُر) اگر تو بزرگی چاہتا ہے تو ہمت اور کوشش کر۔

ماہدہ ازیں ارشاد فرمایا کہ چونکہ جنت کی اکثر قومیں دین اسلام سے  
بُشیں۔ ان سے احترام کرنا چاہئے۔ مگر اتنا غصہ اور ناجائز سلوک نہیں کرنا  
کہ، نس کی وجہ سے آپکی میں خرابی واقع ہو۔ اور جنگ، جنگ اور فساد کا دروازہ  
بُھائے۔ اور اتنا حرم کرنا چاہئے کہ کفر اسلام پر غالب آجائے اور اہل اسلام کے  
اگے اور برائی واقع ہو جائے۔ جیسا کہ عقائد و کافہ کہتا ہے:- (ترجمہ اشعار)  
بنگ اور صلح بے موقع کام نہیں آتیں۔ پھول کی جگہ پھول اور کانٹے کی جگہ

۱۱

یاد رکھ کر صاحب قرآن سکندر (ذوالقرنین) باطنی طور پر صلح رکھتا تھا اور  
الک کرتا تھا۔ یعنی وہ جنگ بھی صلح کی خاطر کرتا تھا۔

شاہ جنت نے یہ تمام بداشت دلی طور پر قبول کیں اور رخصت ہوا۔ اور وطن  
اس روانہ ہو گیا۔ اور کبھی بھی آپ کی قدم بوسی کا واحدہ وقت رخصت کیا۔ چنانچہ  
انتک اس وحدہ پر قائم ہے۔ (ترجمہ اشعار)

آجا، اے ساتی! آجا۔ جو حور کے لئے باعث نیزت اور باعث رشک  
سے چہرہ انور کی وجہ سے سورج کا چاش روشن ہے۔

اسکی شراب دے جو خورشید کی طرح روشن ہو۔ جہشید کے پیالے کو گردش

## سوہوال تحفہ: آنجناب کے حلم و حیا کے بیان میں

آنجناب کا حلم و حیا اس قدر تھا کہ اگر آپ کے طالبوں اور مریدوں —

ایک بھی ایسی حرکت ہو جاتی کہ جو موقع کے مناسب نہ ہوتی تو جتاب والا اس لی پر وادنہ کرتے۔ اور اگر کسی آدمی نے آنجناب کے سامنے غلطی کا ارتکاب کیا تو وہ اس لی نا دم ہو کر آندہ کے لئے آپ کے سامنے ایسی غلطی سے پر بیز کرتا۔ اور صدقہ لی تو آپ کے صحیح طور پر باطن کی صفائی کے لئے اپنی زبان سے تائب ہو جاتا۔

مؤلف ہی کے اشعار ہیں:- (ترجمہ اشعار)

۱۔ صاحبِ دل اپنے باطن کے زور سے کام کرتے ہیں۔ سینکڑوں،  
ہوؤں کو اپنی نکاہ سے ہوشیار کر دیتے ہیں۔

۲۔ خبر نہیں مارتے مگر جگر چاک کر دیتے ہیں۔ شکار نہیں کرتے مگر قبضے  
شکار ڈال دیتے ہیں۔

آنجناب بھیش تسلیم و رضا پر عمل کرتے۔ اور برے افعال حرس، ملن،  
اور غصب، دنیاوی محبت و شہرت، جھوٹ، ریا کاری، کوئی ذکر و فکر رغبت اور رضا  
کے طور پر ہرگز نہ کرتے۔ اگر کوئی آدمی از خود پر یثاثی، بیکاری، تکلیف، یا  
عیال داری کی تکالیف بیان کرتا تو آپ کا پر نزاکت دل اس کی باتوں —  
کر جاتا۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ اگر تو گل ریحان کے کنی گلدستے بلبل کے سامنے رکھے تو پھول  
کے سوا اس کا دل کسی اور چیز کو نہیں چاہتا ہے۔

- ۱۔ اس کے لئے خدا ہی ہوتا ہے اگرچہ بھار کا موسم ہی ہو۔ جیسے سرو ہر وقت اس سماں کی رہتا ہے۔
- ۲۔ دو دو نوں جہانوں کے فکر وہ سے آزاد ہوتے ہیں۔ یار کے مصل سے ان کا ان لوگ ہوتا ہے۔
- ۳۔ آجاء ساتھی! آجاء۔ اے بتوں کی جان آجا، کہ میں محبوب کے چہرے پر اپنا ماشیت ہو گیا ہوں۔
- ۴۔ مجھے جام دے تاکہ میں محبوب کی ٹکل و صورت کو دل سے دھوڑاں اور اوس جہانوں سے کنارہ کش ہو جاؤں۔

**مزیدواں تحفہ: بائیکس سال کی عمر میں مجاہدہ کا راستہ اختیار**

### کرنے کے بیان میں

آنہناب مجاہدہ کی پابندی کی وجہ سے ہر قسم کے گوشت، دو دو، اٹھے، ان، بیاز، حلیت، ہولی، پان وغیرہ سے پر بیز کرتے تھے اور حد پینے کی طرف اپنے ثبیت نہیں کرتے۔ اور چار پائی اور تخت پر آرام نہ فرماتے۔ اور مزید احتیاط یہ کہ انہر از یا اشد ضرورت کے لئے بھی چوکی وغیرہ استعمال نہ فرماتے۔ کسی کے دل کا اپنے جسم چھپ کر بلا وجہ تبدیل کے علاوہ جانور پر بھی سواری نہ فرماتے۔ عطیات کو پابند فرماتے۔ آپ کے موئے مبارک اور سر اقدس کو بھی شلک نہ پایا گیا۔ آپ اپنے فرماتے اور تبینہ تبدیل فرماتے۔ طبارت کو بھی نہ چھوڑتے۔ ہر لمحہ ستر سے اپنے ذہان پر رکھتے۔ الغرض تینی پاک ہستے کے عمدہ طریقے یعنی سنت مطہرہ کو

- اپنانے کے لئے دل سے کوشش و سعی فرماتے۔ بزرگوں کی حکایات اور قصے انہیں رنجبت کے ساتھ سنتے۔ مؤلف کے شعار:- (ترجمہ)
- ۱۔ دوست کا ذکر دوست کی قدر اور دوست کا عشق، سبی زخمی دل عاشقوں کا ہے۔
  - ۲۔ جو شخص محبوب کی زان کا قیدی ہو گیا، تو ناسخوں کی نصیحت اور قید و بندائے کوئی کام نہیں دیتی۔
  - ۳۔ اگر کوئی ڈکاری کسی ڈکار کو جال میں پھنسا لے، تو اس کی قید سے ڈکار کے آزاد ہو سکتا ہے۔
  - ۴۔ عام فرض تو عشق کی آگ پر سر رکھتا ہے، لیکن عشاں آگ کی چنگاری پر پڑتے ہیں۔
  - ۵۔ عشق کو دیکھ کر خواب میں یوسف زیخار سے ہمکنار ہو گئے۔
  - ۶۔ جب ڈکار کی ہوا سر میں سما تی ہے تو معشوق خود عاشق کوں جاتا ہے۔
  - ۷۔ وارث کے لئے یار کا وصل ممکن نہیں ہے تاکہ معشوق عاشق کو ڈکار کرے۔
- جتاب باری تعالیٰ عز اسم نے آپ کو گوشت کی لذات کے لئے قبر طریقوں سے استعمال سے آپ کو بچا کر رکھا یعنی گوشت میں گوشت اور گوشت ساتھ گوشت اور گوشت پر گوشت اس کے باوجود ساری زندگی آپ نے جسمیہ طاقت، محفوظ رکھا۔ اور ہمیشہ صراط مستقیم پر ریاضت، قیامت، صبر و حلم، زہد و درع، تسلیم و رضا، توکل و شکر میں اپنے آپ کو مضبوط اور مستحکم بنایا۔ اور یچاں سال کی عمر تک جسمانی یہاریوں کے لائق ہونے کی وجہ سے جسمانی کمزوری نے راہ نہ پائی۔ آجنباب۔

اللٰہ نو شی کے ساتھ ہڑے اصرار کے بعد کامل اعتقاد والے مریدوں کی جماعت کو  
عُت کھانے کی اجازت عطا فرمائی۔ اگر کوئی شخص آپ کی دعوت کرتا تو وہ ہر قسم کے  
عُت کو اپنے دستخوان کی زینت بناتا۔ آنحضرت دعوت قبول فرماتے اور شامل  
ہٹ اور میزبان کے پاس خاطر کئے اس کے شور بامیں با تحرک رکھ لیتے۔ (ترجمہ  
(فارسی))

جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے پر کمر بستہ ہو جاتا ہے۔ وہ دل کی پریشانی  
لی اور ممال کو پسند نہیں کرتا ہے۔  
تو اپ کے ذریعہ سے حق تعالیٰ سے معافی مل سکتی ہے لیکن نوٹے ہوئے دل کو  
وہ نہیں جوڑا جاسکتا۔

## آنحضرت کی عادات مبارکہ کا مختصر سایہ

آنحضرت ہر وقت نگاہ اپنے قدم پر رکھتے یعنی پنجی رکھتے تھے اور محفل میں بھی  
اے تھے۔ یعنی یادوالہ میں موجود مغل کی گہما گہما سے کنارہ کش رہتے۔ سفر و طن کی طرف،  
اکثر اوقات ایک رات کے سوا کہیں قیام نہیں کرتے۔ اور حقیقی آخر وی وطن کی  
اے کامران رہتے۔ حضور کی میلاد شریف کی محفل میں آنحضرتی رفتہ کے ساتھ شریک  
ہے۔ قیام کے وقت ہمیشہ سب پر سبقت کرتے۔ جلس کے اختتام تک موڈ بانہ  
سے بیٹھتے۔ اور زیادہ تر ٹھیک آیات مقدسہ پسندیدہ و قرات کے ساتھ ہڑتے۔ نبی  
کے فضائل بہترین علماء سے دل و جان سے سنتے۔ حرم کی پہلی تاریخ سے  
اے اور وہ سے ابھتبا فرماتے۔ اور نویں رات سے دسویں کی شام تک کوئی چیز نہ

کھاتے۔ درود شریف پڑھنے اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے میں خوب کوشش فرماتے۔ عشرہ حرم گزرنے کے بعد اگر آنحضرت کی رہائش گاہ پر مشہور و معروف گروہوں میں سے کوئی ایک گروہ انجامی خوشی سے حاضری دیتا تو اجازت دے دیتا۔ محض سلامی کرنے کی بنا پر، خواہش کرتے نہ منع فرماتے۔ وہ کاروباری لوگ ادا۔ بازی گر آپ کو خوش کرنے کے لئے اپنے کھیل تماشے اور کرتب دکھاتے۔ اسے "اپنے لئے منید اور بہتر خیال کرتے۔ مگر کسی کو کبھی بھی یہ اتفاق نہ ہو سکی کہ آپ کو ان کوں سا کر جب پسند آیا اور نہ کسی کے گیت پر کان رکھتے اور نہ کسی کی آواز سے مت ہوتے۔ ربانی از مصنف (ترجمہ اشعار)

۱۔ عاشق خانقاہ یا مندر سے کوئی غرض نہیں رکھتا، وہ قبلہ کی طرح کسی نہیں طرف توجہ نہیں رکھتا۔

۲۔ جب تک پھول باغ میں جلوہ گر نہیں ہوتا، بلکہ باغ کی طرف سیر کرنے پر خواہش نہیں رکھتی۔

## انحراف ہوا تحفہ: آنحضرت کی صاف گوئی

### اور کرہمہ عشق کا تھوڑا سا بیان

آنحضرت بخیر سچائی کے کوئی بات نہ کرتے اور جھونوں کی باتوں کو خاطر میں لاتے۔ فضول باتوں سے نفرت کرتے۔ ایسی بات کہ جو کسی پر بوجھ بنتے وہ زبان گزندہ لاتے تھے۔ ایسے معاملے میں کہ جو شہرت کا سبب بنتا اور جس میں ذاتی دہنہ ہوتا ہے اس کی طرف توجہ نہیں فرماتے۔ تعریفی کلمات اپنے حق میں پسند نہ فرماتے۔

کوئی تائش یا تاپسندیدہ بات لب پر بھی نہ لاتے۔ کسی کا عیب تاش نہ کرتے۔ کسی کو بات کرنے سے نہ رکتے۔ سننے والوں کو دل نشین کلمات کے ساتھ اس طرح فرینٹ اپ ماتے کہ اس کا لطف ان کے دل سے نہ چاتا۔ مثال کے طور پر کہانی بیان کی جاتی ہے۔ ایک دن امین آباد کے مقام پر، جو لکھنؤ کا محلہ ہے، ایک شخص نے آجنا ب سے وہش کی کمیں نے تمام عمر انویات میں شائع کر دی ہے۔ اور جوانی کے دنوں کو ناجائز ہوں کے کرنے میں شائع کر دیا ہے۔ اب گزشتہ زندگی پر افسوس کرتا ہوں اور دامت کے آنسو روتا ہوں۔ اور حسرت کے آنسو بہاتا ہوں۔

## غزل

- ۱۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ زندگی محرومی کی نیند میں گزر گئی۔ زندگی پر بیشان دہمیں گزر گئی۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔
- ۲۔ آپ کے رخ انور کا مصحف جب نظر آیا۔ تو دل زلف کی وجہیگی میں الجھیاں ہوں ہے۔
- ۳۔ اس شوخ نے قتل کر دیا لیکن قتل ہونے والے کو نہ دیکھا۔ شائن قتل ہو گیا اپنی ان سے باتھ دھو جیخا۔ افسوس کی بات ہے۔
- ۴۔ گزشتہ رات میں سویا ہوا تھا اور وہ خواب میں آیا اور واپس چاگیا۔ اچاکہ بے باتھ سے اس کا دامن چھوٹ گیا۔ افسوس ہے۔
- ۵۔ طبیب نے میرا علاج کرنے سے باتھ کھینچ لیا۔ میرا کام تدبیر اور علاج سے مل گیا۔ افسوس ہے۔

۶۔ اس کا نازک مزاج بہت بڑا ہے۔ میری فریادِ عشق تک پہنچی۔ افسوس  
ہے کہ اس پر کوئی ارشنیں۔

۷۔ کئی بار ہمارے پاس موت آئی اور ہم کو اس نے نہ پایا۔ دارث کے سر سے  
پریشان ہاڑ کر چلی گئی۔ افسوس ہے۔

خدا را میری ہمت کو درست فرمادیں۔ اور میری توجہ ہدایت کے راستے  
طرف پھیردیں۔ تاکہ میں آپ کے عشق میں جتنا ہو کر باقی زندگی گزاروں اور اسی  
عشق میں ہی میں مشغول رہوں۔ اور کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ عشق کیا چیز ہے۔<sup>۱۰</sup>  
عاشق کون ہے۔ اگر عشق محبت اختیار کرنے کی طرف اشارہ ہے عورتوں کے ساتھ،<sup>۱۱</sup>  
بے رہیں بچوں کے ساتھ تو میں کئی بار اس میں جتنا رہا ہوں۔ مگر صرف دنیا و آخرت  
کے نہسان کے سوا کوئی شے حاصل نہیں ہوئی۔ آنحضرت نے فرمایا اگر تو عشق کی حیثیت  
نہیں جانتا ہے۔ تو پھر تو عشق کرنے کا طریقہ کیسے جان سکتا ہے۔ اس نے کہا یہی بات  
ہے۔ اسی وجہ سے میں اپنے کام میں پریشان ہوں۔ اور اس کام کا طریقہ تھا۔ نہیں  
جانتا۔ تو آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ عشق تین حروف سے مرکب ہے۔  
ع۔ ش۔ ق۔ میں اشارہ کرتا ہے ظاہری اور باطنی عبادت کی طرف۔ اور اس تاکید کہ  
بے شرح شریف کی شراکتا کو ادا کرنے کی، انتہائی شوق کے ساتھ۔ اور قافِ مما نعمت  
کرتا ہے اور انتہائی ذوق کے ساتھ اپنے آپ کو قربان کرنے پر راغب کرتا ہے۔ ا۔  
بھائی عشق ایک بے مش گواہ ہے اور محبوب یکتا کی محبت کے آثار میں سے ایک ایسا  
ہے۔ کوئی جس کسی کو معمشوق ہاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو عشق کی زنجروں میں جکڑا  
ہے۔

## اشعار

- ۱۔ عشق جس جگہ اپنی شمع روشن کرتا ہے۔ پر وانے کے پر کی طرح عاشق کو جلا  
لما ہے۔
- ۲۔ عشق شفور ہے اور نہ نار ہے اور نہ ہی ایک چنگاری ہے۔ یہ ہر وقت اپنا نیا  
لکب نلاہر کرتا ہے۔
- ۳۔ کبھی خواب میں آتا ہے۔ اور عشق و ہوش کو لے جاتا ہے اور کبھی آواز کی  
دھرت میں کافنوں کے ذریعے باعث آزار جان بن جاتا ہے۔
- ۴۔ کبھی اہل دل کے طفیل ظاہر ہوتا ہے اور کبھی پریشان دلوں میں اپنی منزل ہا  
لدا ہے۔
- ۵۔ کبھی مشتوقوں کے چہرے سے جلوہ نمائی کرتا ہے۔ میری اس بات کے گواہ  
یہ بیان جائی گجی ہیں۔

## اشعار

- ۱۔ اس کا حسن ہر جگہ ظاہر ہے۔ اور دنیا کے مشتوقوں سے اس نے پر دہ کر لیا  
لے۔
- ۲۔ تیز نگاہ سے جو شے اچھی ہے اس کو دیکھ، کہ جو کچھ تو اچھائی دیکھے گا وہ اس  
پر ہو انور کا عکس ہے۔
- ۳۔ اس کو دیکھنے کے لئے اس کا کوئی نشان سامنے نہیں ہے۔ پس وہ غائبانہ طور  
لئے چاہتا ہے اپنا عاشق ہنا یاتا ہے۔

مولانا جمال الدین رومیؒ کے جو پاک بازوں کے راستے کی رہنمائی کرنے والے ہیں۔ اور شان و شوکت والے مدھوش عاشقوں کے گروہ کے امام ہیں۔ انہوں نے مذہبی شریف کے اوراق کو ہر ذوق کے نکات کے جواہرات سے مجرد یا ہے اور خصوصاً عاشق کی ابتدائیں بہت کچھ فرمایا ہے۔ جس کی مثال یہ ہے:-

۱۔ عشق کی بیماری تمام بیماریوں سے جدا ہے، عشق اللہ تعالیٰ کے اسرار کو معلوم کرنے کا ایک آرڈ ہے۔

۲۔ میں عشق کی وضاحت اور بیان کیا کروں، عاشقوں کے بغیر عشق کو کون جان پہنچان سکتا ہے۔

۳۔ عشق نہیں ہوتا ہے کہ انسان لوگوں پر عاشق ہو، یہ گندم کے کھانے سے نکش پا کرتا ہے۔

۴۔ دو عشق جو رنگ کی وجہ سے ہوتا ہے، دو عشق نہیں ہوتا آخر کار وہ پریشانی اباعش ہن جاتا ہے۔

۵۔ عشق اس ذات کا پسند اور اختیار کر کر جسے تمام اولیائے کاملین نے اختیار کیا ہے، وہی عشق اختیار کر کر اس کے فیض سے انہوں نے یہ شان و شوکت اور قرب الصلح حاصل کیا۔

۶۔ اگرچہ زبان کی تفسیر روشن ہے لیکن بے زبان عشق کی تفسیر اس سے زیاد روشن تر ہے۔

۷۔ آفتاب کی دلیل آفتاب خود ہی ہے۔ اگر تجھے دلیل کی ضرورت ہے تو سورج سے منہ نہ ہوڑ۔

۱۔ عشق اگر چہ حقیقی ہو یا مجازی بالآخر وہ ہماری رہنمائی کرنے والا ہے۔

### حکایت حضرت رابعہ بصری

آنچہ بخوبی سے فرمایا کہ حضرت قطب الاتقاب مخدوم خوبی پر ارب الدین بن خثیر کا کئی کے ملحوظات کا مطالعہ کرتا چاہیے۔ کہ رابعہ بصری جو مقبول ا، کا، الہی تھیں۔ ایک دن عالی مرتبہ حضرات خوبیہ حسن بصری، حضرت مالک بن ازار اور حضرت شفیق بلخی ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور جناب موصوفہ کے زمانات تصوف کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ جناب نے ان تینوں کی طرف دیکھا اور ان سے اس کیا کہ عشق کیا ہے اور عشق میں کامل کون ہے۔

حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ اگر معشوق عاشق کو کسی مصیبت کے ساتھ اپنے تو عاشق اپنی جان کی پروادن کرے یہ عشق ہے۔  
۱۰ (ہر شعر) باں عاشق بیش اپنی جان فروخت کرنے والے ہوتے ہیں اور معشوق کی دامت میں بہت زیادہ کوشش کرتے ہیں۔

دوسرے نے کہا عاشق پر معشوق کی جنا کا کوئی اثر نہ ہو۔  
۱۱ (ہر شعر) معشوق کی مہربانی کے مقابلے میں اس کا تکلم مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اپنی اور شفقت توہر کسی کے لئے ہے لیکن جنا صرف میرے لئے ہے۔

تمیرے نے کہا کہ اگر معشوق عاشق کے نکلے نکلے کر دے تو بھی اپنے نہ کوئے۔ اور حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔ اور راہ عشق ترک نہ کرے۔ ملا  
۱۲۔ نے سچ فرمایا ہے کہ: (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ عاشق کے داغ سے جو بیمار تھا اس نے کیا ہی اچھی بات کی کہ پھول۔  
اس کا رنگ اور خوبی تو چاہکی بے لین کن عاشق عشق سے بازپیش رہ سکتا۔
- ۲۔ عاشق کے امکان سے یہ بات دور ہے کہ عاشق کی جان معشوق کو ترک  
دے۔

جتناب موصوف حضرت رابعہ بصریؑ نے جب تینوں صاحبان کا بیان سنائی۔  
سر برداشتی تینوں کی یہ عشق کی تعریف آپ کو پسند نہ آئی۔ پس ان تینوں حضرات۔  
جناب رابعہ بصریؑ سے اس معنے کا حل چاہا۔ اور اس راز کو ظاہر کرنے کے لئے درخواست  
کی۔ آپ نے فرمایا کہ عاشق وہ ہے جو اپنے آپ کو اپنے وجود کی ہستی سے پاک  
دے۔ اور اپنے آپ کو مردے کی حیثیت پر پہنچائے۔ خود کو اصلاح زندہ نہ جانے۔ اُن  
کی ابتدا شرع شریف کی ہی وی کرنا ہے اور اُس کی ایمان نہیں کرنی۔ عشق میں سے  
سے پہلے حرف یعنی ہے۔ اور شرع کے آخر میں یعنی ہے۔ یعنی جو شخص شرع شریف  
کے مراتب کو انجام تک نہیں پہنچا تاہم عشق کی بارگاہ میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا  
ہے۔ جب تک معرفت کی چادر کو نہیں اور ہے گا تو وہ معشوق کا قرب حاصل کر  
کے لائق نہیں ہو گا۔ یعنی بارگاہ اقدس میں قرب حاصل کرنے کے لائق نہیں۔

### رباعی

- ۱۔ عشق کی سلائی میں نیکوں کے سو اور کسی کو نہیں سمجھنے۔ کمزور اور بردی  
والے لوگوں کو اپنی طرف را نہیں دیتے یعنی اپنا قرب نہیں دیتے۔
- ۲۔ اگر سچا عاشق ہے تو قتل ہونے سے پر بیزند کر۔ جس کو معشوق قتل ن کر۔

اور ہو جاتا ہے۔

اور عشق کی انجام یہ ہے کہ وہ عاشق سے معموقی کے مرتبہ تک پہنچ جائے۔ یعنی  
اُن معموق کی ذات میں قتا ہو جاتا ہے۔

(۱۷۷۶ شعر) اگر پچھے عشق کا جذبہ ابھرے تو معموق اس لائق ہے کہ وہ عاشق ہو  
۔

مقصود یہ ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اے بھائی جتنی تو نیک لوگوں کے  
امد و ہمت رکھنے کا اتنا ہی کامیاب ہو جائے گا۔ اس طرح اچھی صحبت، خراب اور بردی  
(۱۷۷۷) ادب ہنا دینی ہے۔ (ترجمہ اشعار)

جیسے روشن ضمیر لوگوں کی صحبت انہیں کو ہذا ہنا دینی ہے۔

اٹل دل کی صحبت اگر ایک لمحہ بھی میسر آ جائے تو وہ سیکڑوں تباخیوں اور  
وہ اس سے بہتر ہے۔

## آنحضرت کی کھانا کھانے کی حالت کا بیان

آنحضرت چودہ سال کی عمر میں ایک بخت کے بعد ایک مرتبہ کھانا کھانا پسند  
اٹتے۔ اور چالیس سال کی عمر تک اسی طریقہ کا لحاظ کیا۔ پھر اس کے بعد ۲۷ سال  
اوپر ان دن کے بعد ایک بار کھانا کھاتے تھے۔ اور دو روز پہلی یا کوئی میشی چیز کھا کر  
اوپر گرتے۔ جب آپ ۵۰ سال کے ہو گئے تو اتفاقاً قصہ شکور آپا میں آپ کافی  
اوپر گئے۔ اور صحبت یا بی کے بعد ڈھلتی جوانی کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے اور  
اوپر اور کمزوری اور ضعف نے آپ کے جسم مبارک پر غالب اختیار کیا۔ اس حالت

میں اعزاد اقارب کے اصرار پر یہ طریقہ کارائیا فرمایا کہ ایک دن کے بعد کھانا تناول فرماتے۔ اگرچہ عام طور پر بسر اوقات کے لئے اس نیکوکار مجتمع کی طرف سے غیر معمون دعوتوں کے ساتھ ہی واپس رہے۔ مگر کبھی سودخوروں اور غداروں، لوگوں کے ناقابل کھانے والوں، ڈاکووں، پیشوروں کے گھروں میں نہ جاتے اور ان کا مخلوک کہا جاتے۔ جب تک غائب کی طرف سے آواز نہ آئی کسی کی دعوت قبول نہ فرماتے۔<sup>۱۹</sup>

عوامی فرماں شرپ کچھ کھانے پینے پر قطعاً توجہ نہ دیتے۔ آپ ہمیشہ چھوٹے چھوٹے لینے اور کھانا تیزی سے کھاتے گویا کہ گزری دوائی اپنے گلے سے تیزی سے نہیں اتائیں۔ اگر لذت یہ اور پرانے کھانا پیش کیا جاتا ہے تو کوئی مسکین جو کچھ موجود ہوتا آپ رہے ہوں۔ اگر لذت یہ اور پرانے کھانا پیش کیا جاتا ہے تو کوئی مسکین جو کچھ موجود ہوتا آپ کو پیش کرتا تو آپ کچھ کہتے اور قبول فرمائیتے۔ نہ خوش ڈاکتے کھانے پر خوشی کا اعلیٰ فرماتے اور نہ بد مردہ کھانے پر راضی ہوتے۔ دعوت کرنے والوں کے کھانے میں اس قدر برکت ہو جاتی کہ سوآدمیوں کا کھانا دوسو کے لئے کافی ہو جاتا۔ کسی وقت بھی آپ نے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ میزبان اگر نادانست طور پر کھانے میں تاخیر کی جو۔۔۔ خوبیز یا آمیا مشائی وغیرہ پیش کرتا تو آنچہ باب اس کے بعد کھانا کھانے کی طرف رفتہ رفتہ نہ فرماتے۔ میں جانتا ہوں کہ گیارہ سال تک یقینی طور پر آنچہ باب کا کھانا ہوتا۔<sup>۲۰</sup> باں رہا۔ آپ نے ساری زندگی اکیس سیر انداز کھایا۔ تمام عمر توکل کے ساتھ۔<sup>۲۱</sup> میں گزری کے احباب کی دعوت ہوتی اور طعام بے حساب ہوتا۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ آنچہ باب نے اپنے دستِ خوان سے انداز نہیں کھایا۔ سوائے تھوڑے سے۔<sup>۲۲</sup>  
کے۔

۲۔ دعوت میں اگر کسی نے آپ کو پایا۔ تو اس دعوت پر ہی آپ نے قا۔

اختیار کی۔

۴۔ تھوڑا کھانا، تھوڑا کہنا اور تھوڑا سوتا۔ اس دنیا میں آپ کی مثل کم ہی ہو گی۔ آپ تمام ماہ صایم اور کبھی بھی روزے رکھتے۔ روزہ ترک کرنا پسند نہ اتے۔ رمضان شریف کے مینے میں بھی تھوڑا سا ایک بار تناول فرماتے۔ اور دیرینک ل اور خال فرماتے۔ اسی طرح سارا وقت کرامات کے ساتھ گزارتے۔

### مشنوی

۱۔ اللہ کا نور جب کسی پر اپنا پرتو ڈالتا ہے تو اس کا پیٹ تھوڑے طعام سے بھی بھر آتا ہے۔

۲۔ کھانا زندگی کے لئے ہوتا ہے۔ اور زندگی عبادت کے لئے ہوتی ہے۔  
۳۔ اگر ہم کھانے اور سونے کے بغیر کچوٹیں جانیں گے تو جانوروں پر کیا ایسا ہو گی۔

۴۔ ہرے نہ کو اگر تو بھوک سے تو زدے گا۔ تو نبی پاک پیٹ پر پتھر کے

### آنجناہ کا توکل اختیار کرنے کا بیان

آنجناہ نے دو دو پینتے سے لے کر دس سال کی عمر تک اپنے گھر کے درز کھانا کھایا اور اس کے بعد تمام عمر دعوت کا کھانا تناول فرمایا۔ جس کا کوئی حساب نہ۔ اللہ تعالیٰ نے آنجناہ کو نہ استعمال کرنے کے لحاظ سے بہت کم کھانے والا آپ نے بہت کم نہ استعمال فرمائی۔ اور توکل کے مصلی پر بخادیا۔ آپ نے

ساری زندگی کھانے کا تعین ایک ہی جگہ نہ کئے رکھا بلکہ اس تعین کو توکل کے نہ  
سمجھا۔

## مثنوی

- ۱۔ جو کچھ سامنے آتا وہی کھانا استعمال فرمائیتے۔ غالباً ازیں روٹی کے  
آپ نے کوئی پرواہ نہیں کی۔
- ۲۔ توکل پر اپنے دل کے قدم کو پختہ رکھا۔ یونکہ اللہ کے دوست فاتح  
حیثیت کو جانتے ہیں۔
- ۳۔ آپ کو بابس کی کوئی غرض تھی نہ کھانے کی تمنا۔ اپنے آپ کو اللہ کا  
یقین کیا اور سامنی سے رہے۔
- ۴۔ اے خدا بخش! اگر توکل تجھ میں نہیں بے تو تو فخر کی لذت ہرگز نہیں پائے۔

## آنجناب کے استغنا کا بیان

- ۱۔ اکثر سادہ اور بارعہ ہر قسم کے ارادوت مند آپ کی خدمتِ اقدس  
حاضر ہوتے۔ اور اپنی حیثیت کے مطابق پسندیدہ تھے اور کافی نقدی نیاز مند  
ملوک پر آپ کی خدمت میں نذر کرتے۔ ان میں سے کسی کی طرف آپ کوئی  
فرماتے۔ اگر نادانشگی میں پکھوز رونقد پیش کرتے تو کہا جاتا ہے کہ آپ اس سے  
قد رفاقت فرماتے کہ کافی دریخہ آپ پر اس کے اثرات رنج۔ اور ان کے ازالہ  
کافی دریختی۔ یہ اشعار بھی مصنف کے ہیں: (ترجمہ اشعار)
- ۲۔ دنیا والوں کے لئے زر و مال زیور ہے۔ جبکہ وہ جہنم کی آگ کی طرف

۱۔ اے میں۔

۲۔ یعنی اللہ کے عاشقوں کے لئے یہ اس پھنسنے والی منی کی طرح ہے جس پر  
۳۔ مہاجی پھسل جاتا ہے۔

۴۔ اگر تو فخر چاہتا ہے تو مال و دولت تباش نہ کر کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ کی رُک  
۵۔ دل میں سے ہے۔

۶۔ آپ کا پا کیزہ دل غریبوں کو سختگست کی طرف راغب ہے۔ اور امیر لوگوں کی  
۷۔ کی طرف توجہ بہت کم تھی۔ کیونکہ ان کا تعلق بے غرضی کے ساتھ وابستہ  
۸۔ ان کا تعلق امیدوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ مگر حضور کے اخلاق کے تناقض کے  
۹۔ دل میں ہے کوئی امراء میں سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آخر کار آپ اس کے  
۱۰۔ اٹھی اور شکریہ کا اظہار فرماتے۔ تو گمان کرے گا کہ آپ کے دل کا دامنِ موتویوں  
۱۱۔ ہے اور اتفاق۔

### مصنف کے مزید اشعار

۱۔ جو کچھوں دل کے سامنے آئے وہ یکساں ہے۔ اگرچہ وہ پھول کی پتی  
۲۔ یا تنکا۔ یہ سب برابر ہیں۔

۳۔ جس کا خواہشات سے باتھ کھنپا ہوا ہے۔ تو اسی آدمی غریب اور امیر آدمیوں  
۴۔ ہے۔

۵۔ آجناہ کو دنیا کے اسہاب و اشیاء سے کسی تمہ کا کوئی تعلق نہ تھا۔ رات کو جس  
۶۔ مالص ہوتا تو ضرورت کے مطابق مطلوب اسہاب بخوبی مبینا ہو جاتے۔ اور صحن

سحری کے وقت ائمہ ہی ہر شے کو ترک فرمادیتے۔ جس جگہ وہ اپنا قدم مبارک رکھتے تو پھول کی پتی کی خوبی کی طرح ہر طرف خوبی خوبی پھیل جاتی۔ آنحضرت معزز آباد اجداد دنیا کے ساز و سامان سے بہت کچھ فائدہ اٹھاتے تھے۔ امیری کا اس سامان اور سرمایہ انہیں حاصل تھا۔ پختہ عمارتیں ظاہری اسہاب کے لحاظ سے بے سرمایہ اور عربی فارسی کی بہت تعداد میں کتابیں تھیں۔

## رباعی

- ۱۔ دنیا کے اسہاب کا سرمایہ انہیں حاصل تھا۔ اور دل کے اندر کسی سامان بارے میں کوئی فکر نہیں تھی۔
- ۲۔ دنوں جہانوں کے لئے سے دہبری تھے۔ چودھویں رات کے کھل پاڑنے کے طرح ان کا دل نور سے بھرا ہوا تھا۔

جس وقت آنحضرت نے فقر کی منزل میں پاؤں رکھا تو دنیا کے تمام اہل دنیا سے توجہ ہنالی۔ پختہ مکانات وقف کر دیئے۔ اور وہاں تخبرنے کے میں کوئی تعطیل نہ رکھا۔ ساز و سامان کی حفاظت کرنے اور اسہاب کی طرف بالکل فرمائی۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ اپنی ملکیت میں کوئی شے نہیں رکھتے تھے۔ آپ کے لئے جائے پناہ ہیں۔ آپ نے دنیا کے اسہاب سے اپنا ہاتھ اٹھایا۔ آپ اپنے اقربا کے ہاں سکونت اختیار کی اور کسی بھی جگہ دونوں مسلسل نگزارے۔ (ترجمہ شعر) رات کو ایک جگہ جاتے اور دن کو دوسروی جگہ تشریف لے جاتے۔ کورات کی کوئی خبر ہوتی نہ ہوں کی۔

## مثنوی

- ۱۔ استغنا کے اندر آپ کا کوئی ہم مثل نہیں کہ آپ کے سامنے بادشاہی تنگ  
کرنے کرنیں ہے۔
- ۲۔ مال اور خزانے کی آپ کوئی پرواہ نہیں کرتے، موتی اور حسکری کو برابر سمجھتے  
انکھوں دیا گیا ہے۔
- ۳۔ آپ کی طبیعت کسی چیز کی طرف متوجہ نہ ہوتی۔ تجرد کا دروازہ آپ کے  
پاس کھول دیا گیا ہے۔
- ۴۔ آپ نے دعا و بدوعا سے کوئی تعلق نہیں رکھا اور آپ دنیا کے بازار کی رونق  
پا جاتے ہیں۔
- ۵۔ اپنی شہرت کے لئے کوئی نام و نشان نہیں چاہتے، نہ آپ کہیں ہیں اور کوئی  
انکھ کھینچتے ہیں۔
- ۶۔ اللہ کے سوا آپ کسی غیر سے تعلق رکھنے والے نہیں ہیں، خدا آپ کے دل  
لہجہ جدائیں ہے۔
- ۷۔ مشاق کے سینہ پر داغ ہوتا ہے اور اس داغ سے ان کو ایک لمحہ بھی فراگت  
نہ ہے۔
- ۸۔ نہ باغ نہیں پسند آتا ہے شہبار، نہ وہ پھول چاہتے ہیں نہ مرغ زار۔
- ۹۔ اگر وہ چاہتے ہیں تو دوست کا وصال چاہتے ہیں، اگر وہ کہتے ہیں تو دوست  
کہتے ہیں۔

۱۰۔ آجاء، اے ساتی! آجا، اے جان شیدا آجا، تو کب تک چھار ہے گا، اب آ جا۔

۱۱۔ ایسا جام پلا کر جو مجھ سے میری ہوش لے جائے اور تیری مت آنکھ کی طرف میں بھی مت ہو جاؤ۔

## آنخنا ب کی ظاہری کرامات کے متعلق مختصر سایبان

۱۔ جو خرق عادات آپ سے واقع ہوئیں میں ان کا وصف کیا ہیان کروں۔ آپ کی کرامات ابر کرم کی طرح ظاہر ہوئیں۔

۲۔ پانی کے اوپر جیسے بلبل ظاہر ہوتے جائیں، اسی طرح یہ جنگلوں، صحراءوں، پہاڑوں کے اوپر بادل کی طرح مچائی ہوئی ہیں۔

۳۔ اگر کسی کی طبیعت میں کوئی سوال پوچھا ہو تو اس کا جواب اس گوہر فشاں کی زبان پر موجود ہوتا ہے۔

۴۔ ننگے پاؤں بے باکی کے ساتھ پھرتے، لیکن اس کے باوجود آپ کے پاؤں مبارک کبھی گرد آلوون ہوتے۔

۵۔ میدان میں آپ کی رفتار بجلی سے زیادہ تیز تھی۔ کبھی آپ مغرب کی طرف ہوتے اور کبھی مشرق میں۔

۶۔ جس وقت یہ محبوب کسی مرغوب مقام کی سیر کو نکلتے تو ایک زمانہ آپ ساتھ ہو یافتا۔

۷۔ دور سے آپ کا سر مبارک سب سے بلند نظر آتا کیونکہ اس وقت آپ کی

ہی نہیں ہے۔

۸۔ اس بادشاہ کے ہر جگہ مختار ہوتے۔ جو آپ کے عشق میں باہم انکلو  
رتے۔

۹۔ آنحضرت کے دل مبارک کو جہاں اطمینان نہیں ہوتا تھا۔ وہاں زیادہ دری نہیں  
سمارتے تھے۔

۱۰۔ آپ کو خاک نہیں پسند ہے لہذا آپ کا بستر بیوی شخاک پر ہوتا۔

۱۱۔ آپ اپنے سر اقدس کے نیچے کوئی تحریک سر ہاند نہ رکھتے تھے۔ اور اسے آپ  
اسور کی عادت کے خلاف سمجھتے تھے۔

۱۲۔ جس محفل میں آپ مثل کا حسن بننے پر وہ انس و بائش کی طرح آپ پر ثار  
راتے۔

۱۳۔ میرا دل آپ کے آثار کو اور نشانوں کو دیکھ کر یہ فیصلہ کرتا ہے کہ آپ اس  
انے کے ابدلوں میں سے ایک ہیں۔

۱۴۔ آپ ایسے بادشاہ ہیں کہ سماں اللہ۔ آپ کی مثل اس دنیا میں اور کوئی نہیں  
آپ جیسی کرامات کسی اور میں نہیں ہیں۔

۱۵۔ سو سال کے بعد بلکہ اس سے بھی پڑھ کر ایسا روش ستارہ نہیں آیا۔

۱۶۔ آپ دور حاضر کے شہنشاہ آفاق ہیں، وحید عصر ہیں، رزاق حقیقی کے  
سے ہیں۔

۱۷۔ ملک بندوستان سے آپ نے اپنارخت سفر باندھا اور جنت کی رونق کو

- ۱۸۔ ہندوستان کا شہر نور سے خالی ہو گیا۔ رحمت کا نور جو چھپا ہوا تھا وہ ظاہر گیا۔
- ۱۹۔ عزت مآب بادشاہ کے جلوہ سے اب ہندوستان کا شہر (دیوبنی شریف) مشہور ہو گیا۔
- ۲۰۔ خدا تعالیٰ سے بھی دعا کرتا ہے کہ جب تک آسمان پر چاند اور سورج چکتے رہیں،
- ۲۱۔ وارث علی شاہ، شاہ جہاں کی گرامتوں اور اعزاز کے ساتھ یہ شہر باعزت آ رہے۔

## آنجاناب کے شاہدِ حقیقی کے بادہ عشق میں مد ہوشی کی کیفیت کا مختصر ساری بیان

- ۱۔ اے دل جس جگہ عشق آگ لگاتا ہے وہ عاشقوں کی میاد ہستی کو جانے ہے۔
- ۲۔ اپنے وجود کی پہچان کا کوئی نشان باقی نہیں رہتا۔ مدعوق مکین بن جاتا۔ عاشق مکان۔
- ۳۔ مدعوق کے چہرے کا نقاب خودی کے سوا اور کچھ نہیں۔ خدا عاشق صال سے جدا نہیں ہے۔
- ۴۔ لیلی اور مجنون کے قصہ کو دیکھ کر اس میں عشق کی رہریں شعروں میں بڑی ہوئی ہیں۔

- ۱۔ لیلی نے خون دینے کے لئے ایک نشر لگایا۔ مجتوں کے ہاتھ سے خون جاری ہے۔
- ۲۔ اگر معشوق اور عاشق ایک نہ ہوتے تو مجتوں کا دل یہ نہ کہتا کہ میں ہی لیلی ہوں۔
- ۳۔ اگر خود بیجنوہی کے عالم میں فریاد نہ کرتا تو منصور کیوں کراہی تھی کہتا اور جان اسے دیتا۔
- ۴۔ ایسے عاشق اور معشوق ایک ذات ہو جاتے ہیں تو کس کو طاقت ہے کہ وہ ذات گزارے۔
- ۵۔ ایسے دیوانے پر سینکڑوں عقل والے قربان ہو جائیں۔ کہ جو معشوق کے اہل سے کامیاب ہو گیا ہو۔
- ۶۔ ریاضت کا اس ذات پر دار و مدار ہوتا ہے کہ جس میں حسین و جمیل معشوق نظر آتا ہے۔
- ۷۔ جب وہ معشوق آگیا تو پھر عاشق کہاں رہ گیا۔ اور عاشق کے ہوش و حواس کب درست ہیں۔
- ۸۔ مولانا روم کے بارے میں مجھے یاد آیا میں ان کے دو شعر یہاں لکھتا ہوں:
- ۹۔ جب معشوق جلوہ گر ہوتا ہے تو عاشق پر وہ میں چلا جاتا ہے۔ معشوق زندہ اور عاشق نہ ہو گیا ہے۔
- ۱۰۔ عشق کا دین تمام ادیان سے جدا ہے۔ عاشقوں کی ملت اور نہ جب اللہ تعالیٰ ذات ہے۔

- ۱۵۔ عبادت گزار جسمانی طور پر مالک کے اخاعت گزار ہیں۔ وہ معشوق راستے میں بہت تھوڑا اسراز لگاپاتے ہیں۔
- ۱۶۔ عاشق جان و دل سے گزر کر اس باش میں آئتے جاتے ہیں۔ اور کمی مقصودے اپنا دامن بھر لیتے ہیں۔
- ۱۷۔ زادہوں کی نماز رکوع و تکوہ ہے۔ اور عاشقوں کی نماز ترک وجود ہے۔

### آنجناب کا اسرارِ معرفت کو مخفی رکھنے کا بیان

آنجناب باتیں کرنے والے لوگوں کی طرح کہانیوں اور قصوں کے مقابل اب نہ کھولتے تھے۔ اور عموماً خاموش رہتے۔ اور اپنی شہرت اور تعارف میں کچھ نہ فرماتے۔ مگر طالبان صادقی کے حق میں موئی میں آ جاتے۔ جیسا کہ مولانا روم۔ فرمایا۔

- ۱۔ عقلِ متد آدمی معرفت خداوندی کو پوچشیدہ رکھتا ہے۔ اور جاہل معرفت ایمان زبان پر لے آتا ہے۔
- ۲۔ عاشق کے دل پر اللہ والوں نے کئی موئیوں کی بادشاہی۔ دیکھنے اور سکھنے پاہتم ملا دیا۔ گویا وہ ظاہری حالت اور بات کو مد نظر نہیں رکھتے۔
- ۳۔ اے مویِ تخلندوں کے آداب کچھ اور ہیں، تخلندوں کے نزدیک سوختہ جان ہونا اور ہے۔
- ۴۔ ہم خاہر کو دیکھ کر باتِ خوبیں کرتے بلکہ ہم بالٹن اور حال پر نظر کرتے ہیں۔
- ۵۔ عشق کی آگ جان درون میں بھر کتی ہے۔ تغلق اور عبادت کو محل طور پر جادو ہی ہے۔

## بیسوال تھے: آجنباب کے پاپیادہ چلنے اور مستقل عدم قیام کے بارے میں

محراوں اور پیڑاوں میں آپ کی رفتار بہت تیز ہوتی۔ میانہ روی کے  
اندر پٹنے کے باوجود آپ کے ہمرازوں میں کوئی بھی آپ کے ساتھ نہ ہل سکتا۔ اس  
نے کہ اکثر دوڑ کر آپ کی خدمت عالی میں پہنچتے تھے۔ اگرچہ آجنباب بربند پاؤڑ  
آپ فرماتے۔ لیکن قدرت خداوندی کہ آپ کے پاؤں کے ننان سطید اور شلاف  
آپ پر ظاہر نہ ہوتے۔ بیش آپ گردش میں رہتے۔ شہر ہو یا دریہات کسی بھی جگہ وہ  
اویام مناسب خیال نہ فرماتے۔

### ایمیات

- ۱۔ ایک منزل پر آپ آرام نہیں کرتے تھے۔ سوائے گردش کے اور کوئی کام نہیں  
کرتے تھے۔
- ۲۔ آپ کا دل ایک جگہ قرار نہیں پاتا تھا۔ آپ ایک شہر سے دوسرے شہر کی  
کام گردش میں رہتے۔
- ۳۔ رات ہوئی تو اگلی منزل کی طرف متوجہ ہو گئے۔ جب دن ہوا تو دوسرے  
است پر متوجہ ہو گئے۔
- ۴۔ ہر دن جب نئی بیج ہوتی تو چاند کی طرح دوسری منزل میں پہنچ جاتے۔
- ۵۔ عاشق ایک جگہ قیام نہیں کرتا، لہذا آپ دو تین دن کسی ایک جگہ قیام نہیں

کرتے۔

۶۔ جس جگہ کی طرف عاشق متوجہ ہوتا ہے تو عاشق ایک نیا ہی تماشہ کھاتا ہے۔  
۷۔ وصل کی خوبیوں کے ساتھ وہ ہر لمحہ راستے میں کرتے ہیں۔ پانی میں پھیل کر  
طرح اور نئے اور تازہ پانی کے مٹاٹی رہتے ہیں۔

۸۔ وتحوزے سے جلوہ سے سکون نہیں پاتے۔ معشوق کی خوبیوں پانے کے لئے  
ہر طرف دوڑتے ہیں۔

۹۔ ہر رنگ میں اسی کا رنگ ظاہر ہوتا ہے۔ کسی ایک رنگ کا پابند رہنا اس لئے غیب ہے۔

۱۰۔ معشوق کے چہرے کی تاب عاشقتوں کا دل لے جاتی ہے۔ وہ کبھی پانی  
ہے اور کبھی شراب۔

۱۱۔ کبھی وہ ظاہر ہوتا ہے اور کبھی پوشیدہ، کبھی وہ درد بڑھاتا ہے اور کبھی وہ  
ہن جاتا ہے۔

۱۲۔ کبھی علیحدہ کو دیوانہ بنادیتا ہے اور کبھی آباد کو برپا کر دیتا ہے۔

۱۳۔ کبھی عاشقتوں کی آنکھوں سے باہر نکلتا ہے اور کبھی اس کے زخم خست پر نکل  
پاشی کرتا ہے۔

۱۴۔ کاش پر یثان حال خدا بخش کو کبھی دربار میں سگ نوازی کے طور پر رسال  
حاصل ہو۔

اکیسوال تھفہ: گلہائے مراد کے کھلنے کا شعور دینے والا  
آنجناب کی دیوے شریف میں آمد سے بہار کی آمد

۱۲۶۶ھ

جس وقت جناب والا نے اپنے پسندیدہ ولٹن سے ہجرت فرمائی تو مغرب  
میں ہبڑوں کی جانب متوجہ ہوئے۔ چنانچہ اس وقت سادا ات عظام، مشائخ والا بیار اور  
اس مانع کے رو سائے کرام پہنچے۔ کوئی شخص آپ کی طرح و کھانی نہیں دیتا تھا۔ بلکہ  
کی آدمی نے آپ سا کوئی سنا بھی نہیں۔ اس پر یثان حال پر مال خبر سے صاحبان  
راست پر بھی لرزہ طاری ہو گیا۔ اور یہ تحریر لکھنے والا فقیر پر قصیر چاک گریا۔ بھی اس  
بیان کا یار انہیں رکھتا۔

اختصار کو ترجیح دیتا ہے کہ جس وقت گزگا بخش چوہدری جو موضوع قاسم سنگ کا  
بیدار اور رہائش تھا۔ مکمل طور پر دنیا کے مال سے اس نے فائدہ حاصل کیا۔ وہ غصی کی  
اوس پر اس طرح چلی کہ اس نے ظلم کا ہاتھ رہنمیوں کی ریاست پر دراز کیا۔ اور وہاں  
اوگوں کو بلاک کرنے میں مشغول ہو گیا۔ مجبوراً وہاں کے رئیس اپنا ولٹن چھوڑنے  
کا بور ہو گئے۔ اور اپنی جان کی سلامتی کے ساتھ وہاں سے نکل جانے کو غیرت  
اکیک دن اس کے کچھ زمینداروں کو قیدی ہنا یا۔ میں کیا بیان کر سکتا ہوں کہ ان  
میں وجود کے تھے کوئی طرح اس نے زندگی کی زمین سے اکھاڑا۔ اس کا مطلب  
کہ ایک بیلدار کو حکم دیا کہ اس نے اس مظاہموں کے سرچاواڑے کی ضرب سے جسم

سے جدا کر دیئے۔

(ترجمہ شعر) بے پناہ قلم ان بے گناہوں پر گزرا۔ ان کی آدوفریاد فلک کے کان میں پہنچی۔

حالات اسی طرح ہوئے جس طرح کے اتفاق واقع ہوا۔ اسی اثناء میں آفتاب آسمان برتری، نجومِ نیک اختیاری، ملک رتبت، فلک قدرت، برگزیدہ پارہا،<sup>۱</sup> یعنی جناب مستحب حاجی سیدوارث علی شاہ علامہ اللہ کمال، آپ قصبہ دیوبے شریف میں رونق افزود ہوئے۔ آپ کی آمد کے نور سے اس کے قرب وجوار منور ہو گئے۔ مگر ان مظلوم لوگوں میں سے کسی ایک کو بھی اس شہر میں موجود نہ پایا۔ ان کے حالات اور ان کی کیفیات کو تفصیلی طور پر سننا۔ اگرچہ باقاہر اپنی زبان اور لب مبارک سے کوئی بات فرمائی مگر آپ کے دل میں واللہ اعلم غ شب کی کسی آگ نے شعلہ مارا کہ اس نہ روئے وجود سے دھوان ہکلا۔ اور فتحم حقیقی نے ان ناپاک فطرتوں کوئی کے برادر کر دیا۔<sup>۲</sup>

جب اس کا قلم حد سے گزر گیا وہ اللہ کے غصب کا اس طرح شکار ہو گیا کہ

(ترجمہ شعر) نینگاو آسمان کی ایک تی گروٹ سے نہ تادر باتی بچا اور نہ تادر می۔

اپاک شیخ قطب الدین حسین خان رئیس لکھنؤ اور مرزاوصی علی خان<sup>۳</sup> سلطان موصوف کی بہترین مدابر سے وہ ظالم اور اس کا بینا تقدیر کے پنجے میں قدمی ہوئے اور قتل ہو گئے۔ اور دونوں لعنتیوں کے ناپاک سراکبری دروازے کے سامنے<sup>۴</sup> حلقہ کے ساتھ لڑکائے گئے۔ الختیر کہ وہ اپنے عمل کے بد لے جکڑے گئے۔ اہل اہم<sup>۵</sup> کا ایک گروہ خاص طور پر قصبہ دیوبے شریف کے بنچے اور باتی مانندہ رو سا کو قدرت ای طرف سے انصاف مہیا ہو گیا۔ وہ اپنے ولی مقصد اور کامیابی کے جام سے صستا۔

۔۔۔ اور انہوں نے اپنی ریاستوں پر دو بارہ غائب پالیا۔ ان اعلیٰ مقاصد کا حاصل ہوا  
اہلب کی با برکت آمد کے باعث سمجھا گیا۔ سکھ کی سانس لی گئی اور انہوں نے اپنے  
اہل تھنوں پر آپ کی فرمائی دادی کی تحریر لکھی۔ یعنی بات ہے کہ اللہ کے یہی لوگوں  
ل آمد کا اثر برحق ہے۔ اور غریبوں کی شام کی بھی آخر کار رحمہ ہوتی ہی ہے۔ اشعار از

اعان (ترجمہ)

۔ جس جگہ ایمان کا چراغ روشن ہوتا ہے تو وہاں کفر پروانے کے پر کی طرح  
اں جاتا ہے۔

۔ جس جگہ موسم بہار کی ہوا اپنارنگ بھاتی ہے تو باد خزاں کی چاہی وہاں سے  
اک جاتی ہے۔

۔ جس جگہ صبح کا پر چم بلند ہوتا ہے تو وہاں پر تاریک رات کا کوئی اثر باتی نہیں

۔ جس جگہ اس کی زلف کی گردھ کھلی تو وہاں سے صبر، عقل، ہوش اور دین کو حق کر

۔ جس جگہ شراب کے نشے سر بلند کیا تو وہاں سے غلکندی اپنا بستر پیٹ لیتی

## بائیسوال تحفہ: آنحضرت کی کرامات کا بیان

اس کے باوجود کہ وہ تمام کراماتیں پر دو میں ہیں اور کبھی کبھی ظاہر ہوتی ہیں۔

ا۔ ب۔ گا بے وہ لباس اخبار پہنچتی ہیں مگر وہ چند داستانوں پر مشتمل ہیں۔ لیکن یہ بات

بھی جاننی چاہئے کہ جس کی فطرت اچھی ہوتی ہے وہ نیک لوگوں کو نیک ہی شمارہ ہے۔ بمداد اوقات المرء ملکیت علی نفس: آدمی ہر کسی کو اپنے اوپر تھی قیاس کرتا ہے۔ یا اپنے بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان کے حالات کے مطابق یہ اعتقاد ان کے اخلاص ساتھ دوست ہے۔ اور ان کی طبعی محبت کے ساتھ مختص ہے۔ یعنی ہے کہ جو کچھ دل میں آتا ہے آنکھ کو بھی وہی دھکائی دیتا ہے۔ شاعر سعدی شیرازی نے یہ فرمایا۔

ک (ترجمہ قطعہ)

- ۱۔ اگر کوئی ملکر زناہ سے کسی کو دیکھتا ہے تو یوسف کی شغل کا انسان بھی ہے۔ صورت ہی نظر آتا ہے۔
- ۲۔ اگر تو ارادت کی زناہ سے شیطان کو بھی دیکھ لے تو پاک زناہ کی وجہ ہے۔ تمہیں فرشتہ ہی نظر آئے گا۔

عامی نظر کو چاہئے کہ اہل دل لوگوں کی معرفت حاصل کرے۔ اپنے افسوس خباثت سے اپنی توجہ بنا لے۔ اور اولیاء کو کشف و کرامات کے میدان میں ہذف، کے برادر بھیجے۔ (مُهْرَه اور کرامت کے اعتبار سے) اپنی سوچ اور سمجھ کی سواری، وادی میں دوزا۔ جیسا کہ عتل مند لوگوں نے فرمایا ہے: (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ آدم سے لے کر نبی اکرم ﷺ کے رسالوں کا مسلسل دور رہا۔
- ۲۔ جب نبی پاک ﷺ پر نبوت فتح ہو گئی تو ان کی جگہ اولیاء مقرر ہو گئے۔
- ۳۔ اولیاء کے امام مولا علی حیدر کراز ہو گئے۔ یعنی سلسلہ اختریک قائم ہے۔
- ۴۔ کوئی دور وی کی ذات سے خالی نہیں ہے۔ لیکن یہ امر مخفی ہے۔ زندگی کی تینیں ہے۔

اللہ کا راز سینہ بسیدہ عطا ہوتا ہے۔ جیسے موتی صدف کے اندر اور سونا خزانے  
کی ہوتا ہے۔

واقعۃ شیع کے دانوں کو انہوں نے بنایا اور سودائے ایک دھاگے میں پرو  
پیٹ (بیت کا سلسلہ الذہب، کریمی و رکزی)

اس کا دھاگا بھی ہے، امام بھی ہے اور دانے بھی ہیں۔ اسی طرح راز بھی  
وہ بھی ہیں اور اس کے اولیاء بھی ہیں۔

ہر ولی رازوں سے بھرا ہوا ہے۔ اسی طرح اس کا وجود سارگئی کی مانند ہے اور  
لیکن اس کی تاریخ ہیں اور اس سے جو صدائی آتی ہے وہ یار کی باتیں ہیں۔

ولی کو تحقیق سے جدا نہ کجھ۔ اس کی خدمت کی کوشش کر جتنی تجھے طاقت

## حکایت اول

آنہا ب ضبط و اخفا کا بے حد خیال رکھتے تھے۔ کہ خرق عادات و افعال یا  
مات کے انتہار کرنے کو قطبی مناسب نہیں سمجھتے تھے۔ مگر جو بے ساختہ آپ کی  
بماری ہو جاتا تھا وہ تیر بہدف ہوتا۔ چنانچہ سلطان و اجدلی شاہ غنیمت پناہ کے  
میں بیکد وہ ہندوستان جنت نشان کے تخت پر مند شیمن تھا۔ ایک دن غلام محمد  
وار او برادرزادہ حسام الدین رسالدار تھا۔ وہ بیت السلطنت لکھنؤ سے گھوڑے پر  
وکر ٹھوڈش واقع موضع یروں پر گنہ سدھور کی جانب روانہ ہوا۔ راستے میں چند  
لیمن گاہ سے گودے اور اس بے چارے کو قتل کر دیا۔ جس وقت مذکورہ ہلا

قیل میں مشغول ہو گیا۔ صدر علی نے انجائی خوشی کے ساتھ ان مصحاب سے خواہی پائی۔ اور بغیر کسی مزاحمت کے اپنے گھر کی طرف روان ہو گیا۔ جس وقت وہ اپنے گھر میں پہنچا تو اس نے یہ آپ بیتی بیان کی اور ہر شخص نے اولیاء اللہ کی کرامت کا اقرار کیا۔ اللہ کی پاکیزگی بیان کی اور اس کی قدرت کے متعلق بتائیں کیس۔ (ترجمہ رہائی)  
 ۱۔ ان سواروں کو تو جو اولیاء کامیاب ہیں ان کو پاپیا دہنے کیجھ۔ آسمان کے گھوڑوں کی گردان ان کی ران کے نیچے ہے۔  
 ۲۔ ایک لمحہ میں اگر دھچاکیں تو ناہنا کو زینا کر دیں اور اگر چاہیں تو بے عقل کو بھل سینا بھاؤ دیں۔

## حکایت دوم

ہر کسی پر یہ ظاہر اور واضح ہے کہ گھاگرہ دریا اور اس کے قرب جوار کے تمام چشمے بہت ہی گہرے ہیں۔ بلکہ یہ ناپیدا کنار ہیں۔ اور ان کی انجائی گہراتی کسی کو معلوم نہیں ہے۔ امیر خسر وہ بلوی نے یہ شعر اس کی تعریف میں کہا ہے کہ:-  
 (ترجمہ شعر) نواں آسمان زمین کے نیچے واقع ہے، کہ اس کی تہہ میں زمین واقع نہیں ہے، اسے دیکھ۔

ایک دن موسم ایسا تھا کہ اس دریا کو عبور کرنا مشکل تھا۔ وہ غواص حقیقت اور آشائے دریائے طریقت اتنا تھا اس جگہ گئے۔ کشتی کی آمد کے انتشار میں وہاں ہڈی گئے۔ تمام حسین دار و نعمیر بھر جس اتفاق سے حاضر تھا۔ اس کے کارندے۔ بانے کے باوجود کشتی حاضر کرنے میں دری کر دی۔ یہ بات آنحضرت کے پاکیزہ دل،

ناؤار گز رئی۔ چنانچہ وہاں سے واپس آگئے۔ اور خادم کو اشارہ کیا کہ اس جگہ سے اوت  
جا اور اس کے نزدیک ایک کنارہ ہے جہاں پانی کی گہرائی پر بیشان کرنے سے خالی ہے  
یعنی زیادہ گہرائیں اور ہر شخص اس راست سے گزر سکتا ہے۔ اس حال کو سننے سے ہر شخص  
حیران ہو گیا۔ اور میر بھر کا کارندہ بنس پڑا اور کہنے لگا۔  
(ترجمہ شعر) اس بخوبی میں ہزاروں کشتیاں ڈوب گئی ہیں۔ کہ ہن کا تختہ کنارے پر  
نہیں ہر رہ ہوا۔

لختروہ باشاہ اس دریا سے بعد ساز و سامان آرام سے گزر گیا۔ بسم اللہ  
محربها و موسیٰ ان ربی لغفور رحیم ۝ (اللہ کے نام سے ہی اس کا چنان اور  
اس کا خبرنا ہے اور بے شک میر ارب بہت معاف کرنے والا تم کرنے والا ہے۔) یہ  
انداز آپ اپنی زبان پر لائے۔ اور آپ کے پیچے وہ خادم بھی روشن ہو گیا۔ آپ یہ شعر  
دشیب حال اپنی زبان پر لائے۔

(ترجمہ شعر) اس نایبہ اکنار دریا کے اندر جس میں بہت طوفان آتے ہیں۔ اور اس  
یا ب دائل دریا کے اندر ہم نے اپنا دل ڈال دیا۔ اللہ کے نام سے ہی اس کا چنان اور  
خیرنا ہے۔

آہستہ آہستہ جب آنحضرت دریا کے میں وسط میں پہنچ تو ہر شخص حیران ہو  
گیا۔ آنحضرت خیریت کے ساتھ اپنے مقصد کے مطابق دریا کے پار چلے گئے۔ دریا کا  
ہنی آپ کے زانو مبارک سے بلند ہوا۔ تمام لوگوں کے دلوں میں سورہ پا ہو گیا۔ ہر  
کسی نے باؤز بلند بے ساختہ کہا کہ اے نظر والو! عبرت حاصل کرو۔

عاشقوں کے لئے سمندر اور ڈیکھی برابر ہے اور دونوں جہاں ان کے حکم کے

تحت ہیں۔ جو شخص دوست کے علاوہ کسی اور کوئی نہیں جانتا۔ اس کی نکاہ میں جو کچھ بھی آئے سب کچھ اسی کا ہے۔

### حکایت سوم

آنچناب کے دل کا آئینہ جو درحقیقت نور ہے وہ مزید روشنی رکھتا ہے۔  
جو کچھ شوق و ذوق رکھنے والے عشاق کے دلوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ تمام تر بے خودی  
اور مدد ہوئی کے باوجود ہر شے کا عکس ان کے آئینہ دل پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ انشراح صدر  
سے آنچناب پر جو کام بھی ظاہر ہوتا آپ اس کا انتظام فرمادیتے۔ چنانچہ محلہ امین آباد  
میں جو کہ شہرِ کائنتوں کے محلوں میں سے ایک ہے، ایک ریس جو بڑی عزت و شان والا تھا،  
آیا قوانین زمانہ میں سے مگر دارالخان برادر مسون خان جو کہ دنیا کے مال و اسباب  
سے بہت لطف اندوڑ ہوتا تھا۔ کافی مال و دولت کے ساتھ یہیں و عشرت میں جتنا تھا۔  
اور اپنی عمر عزیز کو انجامی آرام اور سکون سے بس کر رہا تھا۔ وہ ہمیشہ دل خوش کرنے  
والے ساتھیوں سے ہمکنار رہتا۔ اور زمانے کے نہوں سے دور تھا۔ بزرگوں کے قول  
کے مطابق (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ اس کے پاؤں میں کبھی کوئی کائنات چھا تھا۔ نہیں غم کی وجہ سے اس کے دل  
نے کوئی بوجواٹھا یا تھا۔
- ۲۔ وہ ایک پھول تھا جو جوانی کے باعث میں زندگانی کے پانی سے تروتازہ تھا۔
- ۳۔ رات دن اس کے اسی طریقے سے گزرتے تھے۔ ایک بال کے برابر بھی ۱۰  
اس را دے نہ پھرتا تھا۔

اکثر دوستوں کی مجلس میں بیٹھتا اور کئی دفعہ کہتا ہے افسوس کہ کوئی نیک آدمی آئے اور مجھے حضور اکرم ﷺ کا جمال، جو تمام کائنات کو آراستہ و مزین کرنے والا ہے، دکھائے۔ تاکہ ہم اس کے خلق ارادت میں آجائیں اور اس نیک آدمی کی بیعت کا مکمل طور پر شرف حاصل ہو۔ سب کہتے تھے کہ پہلے اس مرتبہ سے تو کہاں سے کہاں پہنچا۔ بنزپش مجال اگر کوئی ان صفتوں سے متصف ہو بھی تو اسے کیا پروادہ کہ وہ تیرے سامنے کرامت ظاہر کرے اور جتنے مرید بنائے۔ بہر حال بیعت طریقت ضروری ہے۔ اور بغیر بیعت کے رہنا یہ بہتری کے خلاف ہے۔ بلکہ کسی قسم کی تباہیوں کا سبب ہے۔ ایک مشہور بزرگ کے حکم کے مطابق کہ ”جس کسی کا کوئی چیز نہ ہو اس کا پیر شیطان ہوتا ہے۔“ مگر وارثان نے کہا کہ میں کسی کو قبول نہیں کرتا اور نہ ہی میرے دل کی تختی پر کسی کی بات اڑ کرتی ہے۔ ایک رات خواب کی حالت میں اس نے اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ کسی جگہ سویا ہوا ہے۔ اور اس کی آنکھ دنیا کے تعلقات سے بند ہو گئی ہے اور دوستوں کا تعلق بھی نوٹ گیا ہے۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ اچاک اس کے سر پر ایک جوان آیا۔ میں کیا کہوں وہ ایک جوان تھا یا اس کے جسم کی روح تھی۔

۲۔ وہ مبارک جسم والا تھا اور نورانی جمال والا تھا۔ وہ یعنی کے باعث میں حور کو بھی مائل و مکالم کرنے والا تھا۔

۳۔ انہوں نے اسے کہا کہ اے خوش نصیب جوان شاہ ابرار ﷺ تیرے سامنے آ گئے ہیں۔

۴۔ نبوت کے تخت کو آراستہ کرنے والے شہنشاہ ﷺ تیرے سامنے ہیں۔ جو سر

تاتا اللہ کے نور ہیں اور جو اندر دی کی جان ہیں۔

۵۔ اس کے سامنے آسمان تباہ کننا ہے۔ اور آپ کی خوبی کو پا کر فرشتے صل  
علیٰ پڑتے ہیں۔

۶۔ کون و مکان کا مالک دنالق اس کا عاشق ہے۔ دونوں جہانوں کا باڈشاہ اس  
کے سوا اور کون ہے۔

اس وجہ سے کہ وہ زندگی دل نبی پاک سید الایہ را، ﷺ کے نام پاک پر قربان  
ہونے والا تھا۔ جو نبی یہ روح کو تازہ کرنے والی خوشخبری سنی، ساری دنیا کو اپنے مقصد  
کے مطابق دیکھنے والا آپ کے قدموں میں فوراً گرفتار ہوا۔ اور انجامی ادب کے ساتھ  
ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ ہر طرف دیکھتا تھا۔ اور زار و قظر روتا تھا۔ اچاک اس نے  
بہت سے یادگاریاں کامشابہ کیا تو وہ بے خودی اور بد ہوشی میں مشغول ہو گیا۔

(ترجمہ اشعار)

۱۔ اچاک آسمان کی طرف سے ایک حورہ زل ہوئی۔ حسن بے مثال کے ساتھ  
سارے جہان کو منور کرنے والی۔

۲۔ اپنے بالوں کا اس نے جہازہ بنایا۔ اور اس را اپنے لگایا کہ جس پر آپ آئے  
تھے۔

۳۔ اس کے بعد اچاک نہمان آنے شروع ہو گئے۔ جو کہ گویا پر نور سورج کے  
لئے بھی باعث رٹک تھے۔

۴۔ گاہ اور عطر کا انبوں نے اس را پر چڑکا دیا کہ وہ سارے کام سارا راست  
عطر پیختے والے کا گھر ہے گیا۔

۵۔ وہاں کی زمین اس طرح گاب سے مطر ہو گئی کہ دیواریں اور دروازے  
کامل طور پر خوبصورت ہو جائیں گے۔

۶۔ ایک صد اس کے کان میں آئی کہ جو جان کو جسم سے اور عقل و ہوش کو سر سے  
چھین کر لے گئی۔

الفرض پر یہاں حال دار اخان نے جب یہ تمام ماجرا دیکھا تو اس کی حیرانی  
مزید بڑھ گئی۔ اچاکنگ اس نے دیکھا کہ حضرت سرورِ کائنات فخر موجودات محمد ﷺ  
بڑا ہزاروں چلوؤں اور خوبیوں کے ساتھ خراماں خراماں تشریف لارہے ہیں۔ اور آپ  
سید الاخیار ﷺ کے دامیں باعیسی دو شخص آپ کے ہمراہ تھے۔ دار اخان نے چاہا کہ اپنا  
سر آپ کے مبارک پاؤں میں ڈال دے۔ اور اپنے آپ کو آپ کے نعلیں پاک کو بوسہ  
دے کر مشرف و معزز کر لے۔ اسی دوران اس کی آنکھ کھل گئی۔ حیرت زدہ لوگوں کی  
طرح وہ ہر طرف دیکھ رہا تھا۔ اور اس نے درود بھرے دل سے ایک خندی آؤ کرچکھی۔  
(ترجمہ اشعار)

۱۔ گز شد کل والے پھول جیسے چہرے کا اس نے کوئی نشان نہ پایا۔ اور وہ  
پھول اچاکنگ غائب ہو گیا۔

۲۔ وہ تروتازہ سر و فم کی وجہ سے اس حال میں ہو گیا کہ اس نے اپنے گریبان کو  
پھول کی طرح چاک کر لیا۔

رات کا تھوڑا سا حصہ باقی تھا جو بہت مشکل سے انجام کو پہنچا۔ صحیح سورے  
وہ مسجد میں پہنچا اور جگر کی نماز ادا کی۔ صحیح کی نماز ادا کرنے کے بعد انجامی عاجزی کے  
ساتھ فرش کے کنارے پر اس تصور میں جو اسے خواب میں دکھائی دیا تھا بینجھ گیا۔ کہ

اپاک آنہ ب کرامت امت سب حاجی الحرمین شریفین سید و ارث علی شاد و ام افضل،  
عمر نوالہ و باں تشریف لائے۔ جب دارخان نے آنہ ب کا دیکھا انتہائی بے چینی کے  
ساتھ دوڑا۔ اور جناب کے مبارک قدموں پر بوس دیا۔ اور عرض کی جناب والا لزش  
شب جو مجھے خواب آیا وہ مجھے یاد ہے کہ آپ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ اور ہم کو  
جناب والا کے قدموں کو بوس دینے کا اشارہ آپ ہی فرم رہے تھے۔ آنہ ب نے  
فرمایا کہ بس دارخان بس۔ اس کے بعد جوش میں ن آتا۔ اور کم ظرف والوں کی طرح  
شور نہ کرتا۔ جو کچھ تو نے خواب میں دیکھا اس کو ایک خیال گمان کر۔ اور قطعاً زبان سے  
اس کا ذکر نہ کر۔ دارخان نے خاموشی اختیار کر لی۔ وہ پیکر تصویر کی طرح خاموش ہو  
گیا۔ اس کے بعد کہا کہ مجھے یقین کامل کا درجہ حاصل ہو گیا ہے۔ کہ میری رسائی نبی  
پاک ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں صرف آپ کے طفیل ہوئی ہے۔ اب میں پکا وعدہ کرتا ہوں  
کہ اپنے آپ کو آپ کے خادموں کے گروہ میں شامل کروں۔ الفرض اسی مجلس میں  
جبکہ گیارہ ربیع الاول ۱۴۸۳ھ تھی کہ اس نے آپ سے بیت کا شرف حاصل کر  
لیا۔ اس نے کرم اور حفاوت کا ہاتھ کھولا اور آپ کی دعوت کے انتظامات کئے۔ اور  
دوسٹ احباب کی بھی دعوت کرنے میں مشغول ہو گیا۔ اگلے سال بھی اپنے مرشد  
پاک سے اجازت طلب کی اور بیت اللہ شریف کی طرف روان ہو گیا۔ مصلحت کے  
اعمار (ترجمہ)

- ۱۔ اس سے بزہ کر کوئی آدمی خوش نصیب نہیں ہے کہ جو اپنے مقصد کی منزل کی  
طرف سفر کرتا ہے۔
- ۲۔ داتہ بوتا ہے اور درست پیدا ہوتا ہے۔ اور اس سے ثہبیاں، پچوں اور پتے

مودار ہوتے ہیں۔

۳۔ دریائے ہالخیز میں پاؤں رکھتا ہے اور مردار یہ سے اپنا دامن لبریز کر لیتا ہے۔

۴۔ جانے والی آگ کے درمیان ہیچ جاتا ہے۔ اور اس سے ابراہیم کی طرح پھول چلتا ہے۔

۵۔ اے دل اس گنگو سے علیحدہ ہو چا۔ اگر موقع ملے تو اپنے بھر کی بھراہی کو انقیار کر۔

## حکایت چہارم

اکثر ایسا اتفاق واقع ہوتا کہ آنحضرت سائل کے سوال کرنے سے پہلے یہ جواب دے دیتے۔ اور دل کی بے چینی کو اپنی گنگو سے دور کر دیتے تھے۔ چنانچہ فخر خاندان مرآضوی سید عبدالعلی رضوی زبده سادات عظام زمیندار و نبیردار قصبه گرام تحصیل موہن اعلیٰ شیخ شلح لکھنؤ جو ہم نسب اور قرابت دار، تعلیم یافت اور صحبت یافت، عابد صادق اور زادہ، عاشق اور پیشوائے ارباب ذوق اور مقتدائے اصحاب شوق ہمراز موبی کلیم حضرت قاضی عبداکریم بریلوی نور اللہ مرقدہ تھے۔ حسن ارادت اور کمال جوش و جذب سے ہر سال رئن الاؤل کے مہینے میں محفل میانا شریف آراست کرتے تھے۔ اور مذکورہ بالا قاضی صاحب کے طریقہ کے مطابق ذکر میانا شریف کا اہتمام کرتے۔ اور وہ تلقینہا کھڑے ہو جاتے تھے۔ لیکن شیخ عبدالعلی صاحب جو قصبه مذکور کے باشندے ہیں، وہاں ایک حافظہ قرآن بھی تھے اور عالم علوم اطیف و کھنکہ و ان بھی

تھے وہ اکثر کہتے تھے کہ یوں محفل میں کھڑا نہ ہونا چاہئے کہ یہ مشرکین کا طریقہ ہے اور شریعت اور ایمان کے اصول کے خلاف ہے۔ اس باعظی عالم کے ارشاد نے سید عبد العالیٰ کو عجیب کشمکش میں بیٹھا کر دیا۔ حقی صاحب مذکور مغلور کے معمولات سے قصہ نظر اکثر صلحاء امت کے عمل کی بنا پر کھڑا ہونے کا عمل اور تاکید صاف ملتی ہے اور علام کی جانب سے اس کے خلاف ہے۔ یہ عجیب واقعہ اور طرف تھا شاہے۔ اسی حالت میں سید صاحب موصوف بے حد پر بیشان ہو گئے اور سوچا کہ اس پوشیدہ راز کو کسی صاحب دل سے پوچھ لینا چاہئے۔ چنانچہ اتفاقاً اس دن تھا نو شہر میں ماہ روز ۱۳۸۳ھ کے شروع میں آنحضرت (الاتبات کتاب سے) دارالخان کے مکان میں نہبرے۔ اس سے قبل کہ سید صاحب مذکورہ سوال کے لئے اب کشا ہوتے۔ آپ نے پہلے ہی جواب کے روشن موتی اس کی تمنا کے دامن میں ڈال دیئے۔ اور عجیب اغريب غنوں کے ساتھ بیان کر دیا اور فرمایا کہ اے سید صاحب جو کچھ عاشق اپنے معشوق کے حن میں عرض کرتا ہے وہ بالکل درست ہے۔ اور جس قسم کی وہ عزت و تکفیر کے طریقے بجا لاتا ہے وہ سب سراخ خوشنما ہوتے ہیں۔ یا ایک بزرگ کو قول ہے: (ترجمہ) اے جنوں میں تیرے ار گرد پچکر لگاؤں تیر اطواف کروں کرتے مجھ پر یہ احسان کیا کہ مجھے کفر و مسلمانی کے چنگل سے آزاد کر دیا۔

"سید صاحب جو کچھ کرتے ہو کئے جاؤ۔ اور ہر ایسے غیرے سے ہاتھ اٹھا لو اور کسی کی بات نہ سنو۔" (ترجمہ اشعار)

۱۔ وہ عاشق بہت ہی اچھا ہے کہ جو اپنے دوست کی دولت ہن جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے معشوق کی منتہ و مرثی کے ہی ار گرد پچکر لگا ہے۔

۲۔ اگر مٹھوں کے کھڑا ہو جاتا تو فوراً سرتاپا تیار ہو جاتا ہے۔ اور اس کی خدمت گاری میں فوراً انہوں کھڑا ہوتا ہے۔

۳۔ اگر یار کا نام زبان پر آجائے تو عاشق کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی جان پر کھیل جائے۔

آپ نے رہنمائی کے لئے دو ارشاد فرمایا کہ جس کی بنیاد پر اتنا معنوں تھا وہ فوری طور پر سید صاحب کے ذہن نشین کر دیا۔ اور انہوں نے اپنے مدعا کو پالیا۔

(ترجمہ شعر) عاشقان صادق کا راز پوشیدہ رہتا ہے۔ وہ خاکی جسم کے درمیان روح کی طرح ہے۔

الغرض سید صاحب موصوف اس دن سے بغیر سوق و بیمار کے میں اور شریف کے موقع پر کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور جذاب قاشی صاحب موصوف کے مراسم کی بنا پر ارشاد فرمایا کہ اے سید صاحب جو کوئی اپنے آپ کو دربار میں نہیں پہنچاتا ہے وہ دربار بیوں کے طریقہ کو نہیں جان سکتا ہے۔ اشیاء کا علم کوئی اور چیز ہے اور عشق کوئی اور چیز ہے۔ اگرچہ علم کی فضیلت اس طرح ہے کہ آخرت خاتم الشوٰت نے علم کے حاصل کرنے پر حقیقت سے تاکید فرمائی ہے۔ لیکن عشق کی منزل میں وہی علم جاپ اکبر بن جاتا ہے۔ نیز ارشاد فرمایا کہ اکثر عالموں کے ارشاد جاہلوں کے حق میں شہد ہیں اور ماشتوں کے حق میں زہر ہیں۔ اور جو کچھ عاشتوں کے سامنے تعریف ہے وہ عالموں کے سامنے قبادت ہے۔ چنانچہ مولانا روم فرماتے ہیں۔ یہ اشعار حضرت مولیٰ علیہ السلام کی حکایت میں سے ہیں۔ (ترجمہ اشعار)

۴۔ جس وقت حضرت مولیٰ نے اس چر واہے کو سمجھایا تو انہوں کی طرف سے غتاب

نازل ہوا۔

۲۔ اے موی (لباس، دامن، بیج، ہن، گدڑی) دامن گرفتی کے آداب انگ ہیں۔ جن کی چان اور روح بیٹلی ہوئی ہے وہ اور ہیں۔

۳۔ توصل کرنے کے لئے آیا ہے نہ کہ جدائی ڈالنے کے لئے۔

۴۔ اس کے حق میں تو یہ تعریف تھی اور تیرے نزدیک یہ نہ مدت تھی۔ اس کے حق میں یہ شہد تھا اور تیرے حق میں یہ زہر تھا۔

۵۔ اس کے حق میں تو نور تھا اور تیرے حق میں وہ آگ تھی۔ اس کے حق میں تو یہ گاب کا پھول تھا اور تیرے حق میں یہ خار تھا۔

جو کچھ عاشق لوگ بیان کرتے ہیں وہ دوسروں کی طاقت اور برداشت سے باہر ہیں۔ (تریس شعر) جس جگہ حضرت عشق رونق افراد ز ہوتا ہے علم و عمل وہاں سے کوچ کر جاتے ہیں۔ عشق اسے ایک طرف لے جاتا ہے۔

جس جگہ عشق کا بادشاہ آگیا تو پھر نہ تنقی رہا نہ زور بازو۔ یہ شعر بھی مصنف کے ہیں:- (تریس)

۱۔ مر جا اے میرے موئی ہر سانے والے عشق! دونوں جہانوں میں تو ہی میرا دوست ہے۔

۲۔ خوش آمدید ہی ہوں پر پردہ ڈالنے والے کے عشق! اے گناہوں کو معاف کرنے والے کے عشق مر جا۔

۳۔ اے عالمی و عاقل میری ہر قسم کی گفت و شنید سے دور ہو جا۔ میں نے تجھے اچھا سمجھا ہے اور تیری طرح میرا کوئی یار نہیں ہے۔

- ۴۔ تم رے آنے سے میں ہر مطلب سے دور ہو گیا۔ تم اٹھری ہے میں کب تک یہ باقی کروں گا۔
- ۵۔ ہر گز کسی سے یہ کام نہیں ہو سکتا ہے۔ آخر کار عشق ہی فائدہ دیتا ہے۔
- ۶۔ عاشقوں کو معموق کی گلربہ اور بھی کافی ہے۔ عاشق زہد و آنونی کی خواہش نہیں رکھتا ہے۔
- ۷۔ اے خدا بخش! جو کچھ تو رکھتا ہے پہن لے۔ چپ رہ اور سخواروں کی طرح جوش میں نہ آ۔

### حکایت پچم

آنہناب کا داعی معمول ایسا تھا کہ بھی اپنا سر مبارک اوپر نہیں کرتے تھے اور اپنی نظر کو قدم پر رکھتے اور کسی کی جانب اپنی جسم اطہرنہ کھولتے۔ اسی طرح بات کرنے والوں سے بھی آنکھیں چارند کرتے۔ اگر کسی وقت بھولے سے بھی کسی سے آنکھیں چارہ ہو جاتیں تو فوراً جان کو چیرنے والا تم نظر اس کے دل پر گلتا۔ وہ گریبان چاک کر دیتا۔ اور صحرائی جانب بھاگ جاتا۔ چنانچہ محلہ امین آباد از محاذات لکھنؤ پر جو دری بدائیت علی صاحب تعلقدار دھور ہرہ تفصیل موجود ہے، اسی طبع کھنڈو، ہماری ۵۵ و المیجی ۱۸۵۱ء کے مکان پر آنہناب نہیں ہوئے تھے۔ اور بدائیت کے دروازے پر چوہدری بدائیت علی صاحب اور چوہدری سرفراز احمد صاحب تعلقدار سیدھے طبع بارہ بھی اور دیگر حاضرین محظی کے لئے کھولے۔ اچاک بروں صاحب سر دفتر مکمل کشزی بہرائی کا اتنا تاؤہاں سے گزر ہوا۔ اور اس کی آنکھیں آنہناب کے ساتھ چار ہوئیں۔ جگر کو

چیرنے والا تیر مشق اس طرح اس کے دل پر لگا کہ آہ کا دھواں اس کے دل سے بیٹھا اور وہ بے خود و مدد ہوش ہو گیا۔ درد آشنا ہو گیا۔ اور انہمار عاجزی کرنے لگا۔ بزرگوں کی قول درست ہے۔

(ترجمہ شعر) لگا کہ آنکھوں سے پڑی اور دل سے آواز بلند ہوئی۔ تیر کیاں لگا اور غبار کیاں سے اٹھا۔

پس گھوڑے سے نیچے اتر اور اپنے اختیار کی ہاگ آنحضرت کے ہاتھوں میں دے دی۔ یہ اشعار بھی منافع ہی کے ہیں:- (ترجمہ اشعار)

۱۔ ٹلنے کی جو طاقت اور رفتار پہلے تھی وہ آپ کو کیجھ کرت رہی۔ بات کی طاقت اور ہمت جو پہلے تھی پھر نہ رہی۔

۲۔ نہ دل میں عبر رہانے جسم میں جان رہی۔ نہ عقل باقی رہا۔ اس کے دین کی نشان باقی رہا۔ سب کچھ جاتا رہا۔

۳۔ جب اس کی آنکھوں سے تازہ خون کے آنسو گرے۔ اس نے اپنے چہرے پر ان کی سرفیل مل دی۔

۴۔ اس کے ہاتھ کے درد نے اس طرح جوش مارا کر زمین پر گر پڑا اور اس کی ہوش جاتی رہی۔

۵۔ ناس نے سردیکھانہ پاؤں دیکھنے نہ جگد دیکھی۔ بے جان جسم کی طرف اپنی جگہ سے نہ بلا۔

۶۔ اپنے عبد و اور جوانی کو بجا دیا۔ اور بائیتے ناگہانی میں بیٹھا ہو گیا۔ الفرش کچھ دیر کے بعد اسے ہوش آگیا۔ اور آنحضرت کی قدم بوسی کے شرف

سے وہ مشرف ہوا۔ اور زار زار رونے لگا۔ آپ کے ہمال با کمال کو انتہائی توجہ کے ساتھ دیکھنے لگا۔ آخر عرض کی گز شدت سال میں نے اس پوری دنیا کو آراست کرنے والا یہ حسن ایک دن بہرائی قصہ میں دیکھا اور اسی دن سے میں آجنباب کی بلند مرتبہ نگاہ سے گھائل ہو گیا۔ آج میری قسمت نے یا اوری کی اور میرے فصیب نے میری مد کی کر مجھے یقوت غیر متوقع حاصل ہوئی اور میں نے اپنا ولی مقصد پالیا۔

### اشعار

- ۱۔ اللہ کی حمد و شادک میں آپ کی خدمت میں پہنچ گیا ہوں اور وہ بارہ آجنباب کی مجھے زیارت ہوئی۔
- ۲۔ میں کیا بیان کروں کہ میں نے کیا کیا تکفیلیں برداشت کیں۔ صبح کی طرح میں نے گر بیان چاک کیا۔
- ۳۔ میرا اول آپ کی جدائی سے بیٹکڑوں جگہ سے چاک تھا۔ سینہ پر چھرا اور سر پر ملنی پڑی ہوئی تھی۔
- ۴۔ ہر رات میں ہمارے گتھا اور دن کو انجکلپا رہ جاتا تھا۔
- ۵۔ میں اس جان ناتوان کے درد کو کیا بیان کروں۔ اگر میں بیان کروں گا تو دنیا والوں کو میں زلا دوں گا۔
- ۶۔ اب میری طرح دنیا میں کون کامیاب ہے۔ دکھ کے بعد ایسی کامیابی کس کو ملی ہے۔
- ۷۔ مقصود حاصل ہونے کے بعد اسی دن انتہائی خوشی کے ساتھ وہ مسلمان ہو گیا

اور بیعت کی سعادت حاصل کر کے خوش نصیب ہن گیا۔ دین متن کے اصولوں پر عمل کرنے میں مشغول ہو گیا۔ اور ماضی کے طریقہ کو مکمل طور پر چھوڑ دیا۔ جیسا کہ ملکمنہ وہ کہنا ہے کہ طواف کعبہ اور مدینہ طیبہ کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد ان کے ساکنان پر ہزاروں سلام ہوں۔ اب وہ ایسے درجے پر فائز ہوا کہ بہت سے بے دینوں کی اس نے رہنمائی کی۔ (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ جو آدمی سچائی کے ساتھ قدم رکھتا ہے۔ عاشقوں کے لئکر میں جنہاً کا زوجہ ہے۔
- ۲۔ اگر تو پاہتا ہے کہ قیامت کے دن تو مطمئن ہو تو اہل دل کی خدمت میں کھڑا رہ۔
- ۳۔ لوہا کہ جو پارس سے مس ہو جاتا ہے۔ وہ فوراً سوتا ہن جاتا ہے۔

### حکایت ششم

آنہناب ایسے کام کو کہ جو صوم و صلوٰۃ کی ادائیگی میں فتوڑہ اے گوما اے پسند نہ کرتے۔ اور ایسا کام کہ جو مصحف عزیز قرآن مجید کی تلاوت کے اوقات میں اہ، درود شریف کے وظیفہ کے دوران خرابی کا باعث بنتا، پسند نہ فرماتے۔ نیز اپنے مریدوں کے حق میں مصلحت نہ دیکھتے۔ چنانچہ ۱۸۶۸ء ہر طابق ۱۸۸۴ء انگریزی حکومت کے حکم سے ایک اشتہار اس حکم کے مطابق جاری ہوا کہ اگر کوئی مازم جاری شد، قانون کو یاد نہیں کرے گا تو اسے مازمت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس لحاظ سے با اختیار لوگوں کے بھی رنج اڑ گئے۔ اور دوسرے قانون کو یاد کئے بغیر اپنے

کوئی چارہ نہ جاتا۔ ایک دن اتفاق سے چند بات اختیار لوگ قیصر با غریب جل حسین خان صاحب بجا در تعلق دارہ، ماموں کے مکان پر ٹیکتے ہوئے تھے اور ہر قسم کی باتیں کر رہے تھے ان میں سے ایک بزرگ زیدہ بارگاہ خداوند کریم مخدی محمد ابریشم صاحب زمیندار و نبیروار موضع سہارہ پر گز دیوبے شریف شائع بارہ بجکی تھی تھے جو مختار گرنی کے پیشے کو اختیار کرنا چاہتے تھے کوئی کھا اور پوچھا کر اے بھائی اب کیا کرنا چاہیے۔ یہ مرحلہ کیسے ملے ہوا اور یہ مشکل کیسے حل ہو۔ یہ تو ایک آفت ناگہانی ہے جو ہمارے سر پر آن پڑی ہے اور تم سب کو بزرگ انتشار میں غرق کر رہی ہے۔ اس وجہ سے کشمی صاحب موصوف جو پیر پرتی میں مشہور تھے اور اسی وصف سے معروف تھے انہوں نے کہا کہ اے بھائی میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ قانون کے یاد کے بغیر میں کیا تدبیر کر سکتا ہوں کہ پیشہ مختاری کو وضع کر دینا اپنے آپ کو بے کار کر دینا ہے۔ اور یہ حافظت ہے۔ اور داشتہ دی سے دور ہے۔ لیکن میں خود ذاتی طور پر اپنے لئے کوئی فیصلہ نہیں کرتا بلکہ یہ عمدہ کرتا ہوں کہ اگر یہ دو مرشد برحق قبلہ و کعبہ مطلاطی و مکسر عاصیان رہنمائے گمراہان عالیجہا ملک دستیخوند ہناب حاجی و ارش علی شاد صاحب دام اللہ کمالہ و بسط اللہ علی قلائل اجازت مرحت امامیں تو بے شک ہم قانون کو یاد کرنے کی کوشش کریں گے۔ ورنہ میں اسے بلاکت بکھت ہوں اور اس واڈی میں قدم نہیں رکھوں گا۔ ایسا اتفاق ہوا کہ اسی میں پہنچتہ وہ باد آنحضرت، چودھری ہدایت محلی کے مکان پر روانہ افروز ہوئے۔ جو لکھنؤ شہر کے محلہ انن آباد میں واقع ہے۔ کافی تکوّنی آپ کی زیارت کرنے کے لئے آئی۔ جس طرح کہ چاند کے ارد گرد دائرہ ہوتا ہے۔ اگرچہ مخدی صاحب بھی آنحضرت کی قدامت میں ساڑھے گئے لیکن وہ بات جو پوچھنی تھی بالکل پوچھنا بھول گئے۔ مجلس میں بیٹھنے کے

دوران ہر قسم کی ہاتھیں ہوئیں یہاں تک کہ رات کا تھائی حصہ گزر گیا۔ مخفی صاحب اتنے اور رخصت کی اجازت چاہی تو آنحضرت نے بالطفی روشنی سے دریافت فرمایا کہ اس آدمی نے وہ مطلب کہ جو اس نے اپنے دل میں پوشیدہ رکھا ہوا ہے وہ بھول گیا ہے۔ آخر آپ نے قسم فرمایا اور فرمایا کہ بات انہی باتی ہے۔ اس کو مننا چاہئے۔ الفرض صحیح مطلب کہ جو مخفی صاحب کے دل میں تھا اس کو بر سبیل داستان واضح کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص شہر میں بہت اتنے انداز سے رہ رہا تھا۔ جو مختلف صفات سے متصف تھا اور دن کو باری تعالیٰ کی اطاعت کرتا اور رات کو بیداری اور اشکاری میں گزارتا۔ اور بے حساب درود شریف کا تحسن نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتا۔ اچانک ایک دوست جو دشمنی کے لحاظ سے ملک شیطان بہت برا تھا اس کے پاس آیا اور اس کا معمول دیکھ کر اسے دنیاوی اعتبار سے بے کار رہنے پر پریشان کر دیا۔ اس نے کہا کہ اے بھائی اگر تو بھی کسی کام میں مصروف ہوتا تو اپنے وقت عزیز کو نوت بھجو کر گزراتا۔ اس شری صفت انسان نے اس فرشتہ سیرت کو اس انداز سے یہ بات کہی کہ اس کے سر میں کامیابی کی خواہش جگہ پائی۔

### اشعار

- ۱۔ حرص اور خواہش کا گھر بر باد ہو جائے، کہ زمانے کے بادشاہ کو گدا کر دیتا ہے۔
- ۲۔ نہ وہ ایک ملک کے ساتھی قیامت کرتا ہے اور نہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔
- ۳۔ جو کوئی حرص اور خواہش کے اندر رہتا ہو گیا۔ وہ شیطان کا ساتھی ہو گیا اور اس

کا ہمراز ہو گیا۔

۳۔ جو شخص حرس و ہوس میں ہتھا ہو جاتا ہے۔ اگر وہ فرشتہ بھی ہو تو وہ صراحت مستقیم پڑبٹ قدم نہیں رہ سکتا۔

آخر کار اس نیک آدمی نے اس شیطان آدمی سے آنے کا مقصد پہ چھا۔ اس نے کجا آج کے دور میں تمام تھیں افسانوں اور افسوسوں ہیں۔ درجات کا ترتیب بخش عمل قانون ہے۔ چنانچہ وہ سادہ و لوح انسان اسی ارادے پر تیار ہو گیا۔ اور دن رات قانون یاد کرنے پر کرہت پاندھی۔ اس قدر وہ قانون یاد کرنے میں مصروف ہو گیا کہ اس کے وظائف اور اشغال میں نقصان ہونے لگا۔ اس لحاظ سے کہ وہ آدمی اللہ کی پارگاہ میں متینوں تھا، ایک رات نبی پاک ﷺ نے اس کے سامنے رہت کا دروازہ کھولा۔ اور حکم فرمایا کہ اسے خدا پرست دینا مردار ہے اور اس کا طالب کتا ہے۔ یہ بات تو نہیں سنی ہے کہ تو سچائی کے راستے سے ہٹ گیا ہے اور اپنے دل کے گھر کو لاٹھ میں ہتھا کر دیا ہے۔ اپنے دل کو لاٹھ سے پاک کر اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں مصروف ہو جا۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ ہوش کر، اے مردانا ہوش کر۔ اس بات کو کہہ کر کہنے لوگوں کی طرح برائی کا نتیجہ نہ یوں۔

۲۔ اللہ کے سوا اور کون ہے جو غنیواری کرتا ہے۔ اپنی ذلت و رسوانی کا تو انسان نہ وہی سامان کرتا ہے۔

جونی یہ حکم جس کی پیادہ دایت پر تھی سناتو فوراً اس راستے سے ہٹ گیا اور قانون کی کتابیں پارہ پارہ کر دیں۔ اور انہیں کنویں کے اندر ڈال دیا۔ اپنی پیشانی

ز میں پر رکھی اور مhydrat و معافی کے لئے اپنی زبان کھولی۔ بقول صلح الدین شیخ سعدی  
شیرازی: (ترجمہ اشعار)

۱۔ سب جہانوں کے مالک کے لطف و کرم کو دیکھ۔ گناہ بندہ کرتا ہے اور شرمسار  
وہ ہوتا ہے۔

۲۔ اس طرح مہربانی کی ہوا چلی کہ اس کے گناہ کا غبار اللہ کی رحمت کے مٹھے  
پانی سے نیچت گیا۔

اس کا انجام بھائی کے ساتھ اچھا ہو گیا۔ اور اس کی تقریری تیس روپیہ ماہوار  
کے طور پر اس کے سکون کا باعث بن گئی۔ اللہ تعالیٰ نے حج فرمایا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ  
ہدایت دے اس کو گمراہ کرنے والا کوئی نہیں اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو ہدایت دینے  
والا کوئی نہیں۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ کسی کام کے لئے ہماری جستجو، بازار میں ہم کو ڈیل کرتی ہے۔  
۲۔ جو جستجو میں رکھتا ہوں اسے کمزور سمجھتا ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا  
ہے مایوس مت ہو۔

۳۔ اگر قاتع کے دامن میں، میں پاؤں رکھوں گا تو دلی مدعا میں پاؤں گا۔  
۴۔ ہماری بکھر، مقتل اور شعور پر افسوس ہے۔ ہمارے رسم و رواج پر افسوس ہے۔  
جو شی آنحضرت کی زبان الہام ترجمان سے ارشاد ہوا مُشیٰ صاحب کو بخواہوا  
مضبوط دل و دماغ میں آگیا۔ اور آپ کا ادب بحالانے کے لئے زمین کو بوسد دیا اور  
عرش کی کہ آنحضرت کی رہنمائی سے میں بھولی ہوئی بات سے آگاہ ہو گیا ہوں اور  
قانون کے یاد کرنے کے ارادوں کو میں نے ترک کر دیا۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی قدرت

کے ساتھ۔ مُشیٰ صاحب بہت جلد سرکار یا وقار رئیس نامہ اور مہاراپنہ سرنجیت شاہ صاحب تعلقدار پر گنہ سیلک شائع پارو ہنگی کے ہاں اسی تیس روپیہ پر ملزم ہو گئے اور شاہی انعامات حاصل کرنے کے لئے مسلسل کامیاب ہو گئے۔ یہ شعر بھی مصنف کے یہاں: (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ راہِ تسلیم درضا پر چلے ہائے اللہ کے حکم کے سوا، کوئی بات ہی نہیں کرتے۔
- ۲۔ جو کچھو صاف مطلق اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے اگرچہ و پسند ہے یا ناپسند ہے،
- ۳۔ وہی اولیائے کرام کے پیش نظر ہوتا ہے۔ پوشیدہ راز ان کے سامنے ظاہر ہوتا ہے۔

وی بخیر کسی شک کے اللہ کا راز دار ہوتا ہے۔ لیکن وہ اللہ کے حکم کو ظاہراً بیان نہیں کرتا۔ مشتا قابن حق دوست سے کب جدا ہوتے ہیں۔ ان کی کمال، مغز، اور رُگ و پے سب کچھو اسی سے ہے۔

## حکایت ہفتہ

آنہناب معمول کے مطابق اس طرح کرتے کہ بناہر زبان حال سے دعا، بدعاں فرماتے۔ آپ کا مہربان دل کسی ایک آدمی کا بھی مصیبت میں بتانا ہونا گوارا نہ کرتا۔ بناہر آپ سوال کرنے والوں کو جواب دے دیتے تھے۔ اور باطنی طور پر اس کے مقصد کو پورا ہونے کے لئے مالک کائنات سے التجا کر دیتے تھے۔ چنانچہ خزان مطلق مُشیم مُشی عبد الرحیم صاحب اللہ آبادی ملزم محلہ بندو بست شائع لکھنؤ کے جو انگریزی حکومت سے صرف پندرہ روپیہ ماہوار حاصل کرتے تھے۔ اوقات شب و روز بہر کیف

بُشِّرَ كَتَّابَتْ زَيْنَ بَنَانَ بِرَدَّاَتَ تَحْتَهُ۔

(ترجمہ شعر) ظالم آسمان کا گھر ہمیشہ بر باد ہو جائے کہ اس کے اندر سورج کو  
ہمیشہ گھن ہی رہتا ہے۔

نیز ہمی چال چلنے والے آسمان نے ان کی معاشی تنقیٰ کو بھی پسند نہ کیا اور  
اپاں کم ڈپنی دھوکل پر شاد استنشت بن دوست نے ان کو معزول کر دیا۔ جب وہ  
معزول ہونے کی وجہ پر آئے تو گویا ان کی روح نفس غصری سے پرواز کر گئی۔ اور اس  
کے بعد بہت چارہ جوئی کے بعد آخراً کار انہیوں نے اپنے کام کی تدبیر سوائے کامل ولی  
کی توجہ کے اور کوئی نہ پائی۔ کسی نے ان کو کہا کہ دیوبے شریف کے قبے میں ایک  
صاحب دل عالی و فقار و نیکوکار اور راست گفتار فرشتہ سیرت ہیں۔ مولوی امام علی ان کا  
نام ہے۔ سادات روزانہ صبح و شام ان کے آستانہ کو بوس دیتے ہیں۔ خضر و الیاس ان  
کے چشمہ فیض سے سیراب ہوتے ہیں۔ ان کے اوصاف بیان سے باہر ہیں۔ اور وہ  
زبانی تعارف سے بالاتر ہیں۔ (ترجمہ قطعہ)

۱۔ دو نبی پاک کے دوست ہیں اور بے نیاز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت مقبول  
ہیں۔ سورج بھی اس چشمہ نور پر رہنکرتا ہے۔

۲۔ اولیاء کرام کی کرامتیں اس کے سامنے تھیں ہیں۔ جیسے قرآن مجید کے سامنے  
زبور کا حکم ہو۔

تیرے مقصد کی کامیابی اس اکمل روزگار مولوی امام علی صاحب خلیفہ خاص  
برگزیدہ بارگاہ ملک المنان مولانا عبدالرحمن صاحب نور اللہ مرقدہ کی توجہ کی مرہون  
منت ہے۔ دیگر کی طرف راغب ہونے سے اس کا حل ہونا مشکل ہے۔ وہ افلاس کے

پھر سے پا ہوا اور مایوسی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا۔ جس طریقے سے بھی ہوا اس قبیلی کی طرف عازم تھا ہو۔ اور جلدی سے تعلقدار ذہنی اختیار و باوقار حاتم روزگار قاضی محمد اکرام صاحب کے مکان جنت نشان پر مولوی صاحب مذکورہ کے پاس پہنچا۔ اور اپنی پریشان حالی کا ذکر کیا۔ اس فرشتہ سیرت برگزیدہ صورت تھتی نے ان کی بہت اچھی طرح مہمانداری کی اور اس کی اچھی طریقے سے دلجمی کی۔ جب وہ دون گزر اور رات نے اپنی کالی زلفوں کو دن کے چہرے پر لٹکایا۔ تو اس بزرگی کے آسمان نے تباہی میں سب سے پہلے پریشانی کو ختم کیا اور اس کے بعد بذایت کا چائے اس کی راہ میں روشن کیا۔ یعنی اس نے حکم دیا کہ اسے عزیز حیرے کام کی گردہ جتناب حاجی وارث علی شاہ حقیقت آگاہ کے ہاتھوں ہی کھلے گی۔ ان کی خدمت میں جلدی جلدی جا اور اپنا گوہر مقصود حاصل کر لے۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ اگر اللہ کا بندہ چاہے کہ نار نور ہو جائے تو وہ نور ہو جاتی ہے۔ اور کائنے کو وہ چاہے تو سرخ گاہ بنا دیتا ہے۔

۲۔ پھر کو حل بخشانی بنا دیتا ہے۔ اور خیکری کو کان کا موتی بنا دیتا ہے۔

۳۔ اگر اس کا سورج ذر پر چکتے تو سورج اس کے سامنے گوئیا یعنی سکھ نظر آتا ہے۔

۴۔ خوش باش آدمی کو ایک لمحے میں غمگین کر دیتا ہے۔ خست حال کو صاحب تمکن بنادیتا ہے۔

۵۔ اس کو کمالات سرمدی حاصل ہیں۔ وہ بھی پاک ۔۔۔ کا محبوب ہے۔ اس وجہ سے کہ وہ عالی خانہ ان مانند سماں ایک جگہ نہیں نہیں تھرتے۔ اور تیرا آپ کی خدمت میں پہنچنا جو سراپا برکت ہے وہ مشکل معلوم ہوتا ہے اور تیرا کام محال

نظر آتا ہے۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ آپ کی گروہ رات دن چرخ دوار کی طرح ہے۔ بھی جنگل میں ہوتے ہیں اور بھی پہاڑوں پر۔

۲۔ بھی شہر میں ہوتے ہیں اور بھی بازار کی طرف چلے جاتے ہیں۔ اللہ کے سوا کسی اور آدمی کو اس کا راز معلوم نہیں ہے۔

اس بے چارے کو بہت پریشانی لاحق ہو گئی کہ اس حال میں کس طرح آپ کی خدمت میں پہنچ سکتا ہوں۔ الفرض اگلے ہی روز وہ کسی ضرورت سے ایک طرف جا رہا تھا اور سید ساہو کے رونمہ انور کے ارد گرد پھر رہا تھا کہ اچانک ایک طرف اس نے لوگوں کو جاتے ہوئے دیکھا۔ بڑے کامل شوق کے ساتھ اس نے اپنے آپ کو اس جم غیرتک پہنچایا۔ اور ان کی اظہراری کیفیت کی وجہ ان سے پوچھی۔ تو ان لوگوں نے اس سے کہا کہ گذشتہ رات سے مولانا، مرشدنا حاجی سید وارث علی شاہ صاحب چودھری عبداللہ کے گھر میں روانی افروز ہیں۔ غالباً اس وقت کسی دوسرا جگہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ اگر قدم بھی کاخیال ہو تو ہمارے ساتھ آ جائے۔ (ترجمہ قلم)

۱۔ جب یہ خوشخبری اس کے کان میں پڑی تو سعادت اس کی ساتھی ہن گئی اور راحت جان اسے قریب محسوس ہونے لگی۔

۲۔ اس خوشخبری سے اس پر شادی مرگ کی کیفیت طاری ہو گئی اور تمام نبی فتوحات اس کے تصور میں آ گئیں۔

بہر حال وہ منزل مقصود تک جا پہنچا۔ جب وہاں پہنچا۔ آنحضرت باہر کل رہے تھے۔ الفرض آجنباب کے ساتھ کئی اور آدمی بھی چل رہے تھے۔ ان کے چہرے

پ آنسو رواں تھے۔ تھوڑا سا فاصلہ انہوں نے ملے کیا تھا کہ آجنباب نے فرمایا اے عبد الرحیم اللہ تعالیٰ جو بڑا کریم ہے وہ بڑی قدرت والا ہے اور اس کی قدر تین کتنی حتم کی ہیں۔ اس کی رنگارنگ صفات ہیں۔ جب وہ کسی کو عبید سے سے پست کر دیتی ہیں تو آخر کار اس کی قدرت خود اس کو پاؤں پر کھڑا کر دیتی ہے۔ اتنا فرمایا کہ عبد الرحیم کو رخصت فرمادیا۔ عبد الرحیم کو فوراً تقویت حاصل ہو گئی۔ اور اس کا دل خود بخوبی تسلی میں ہو گیا۔ اس کے بعد مولوی صاحب آجنباب کی خدمت میں پہنچا اور ساری سرگزشت آپ کو سنائی۔ جو شی یہ بات آپ نے سنی۔ تو آپ نے اپنی مبارک زبان کھوئی اور سائل کی کامیابی کی خوشخبری سنائی۔ چنانچہ وہ حاجت مند کہ جو مصائب کے جال میں پہنچا ہوا تھا بڑی خوشی کے ساتھ واپس لوٹا اور لکھنؤ شہر میں پہنچا۔ اللہ کی مد سے اسی میں یہ پہنچی مذکورہ نے اسے طلب کیا اور اسے بتایا کہ صاحب فنا فرش کمشز بہادر مسلم ملکہ بندوبست خلیل کھنڈ اس کو چدر ہون کے اندر اندر طلب فرمائے ہیں۔ اور مسلم کی ترتیب وہی کی صورت میں ملکہ بندوبست کی سزا فتح کر دی جائے گی۔ یہ پوشیدہ کام موجودہ اراکین سے مملکن ضمیں ہو سکتا۔ علاوہ از اسیں اس کام کا بندوبست تیری وانہی پر منحصر ہے۔ اگر تو بہت کرے تو ہم سب کو اس معطلی کے سورے سے باہر لاسکتا ہے۔ وہ بے چارہ مذر کے لئے زبان نکھول سکا اور قبول کر لیا یعنی ولی طور پر قبول کر لیا اور ولی طور پر فترتی ترتیب میں مصروف ہو گیا۔ اور چودہ تاریخ تک تمام ریکارڈ مرتب کر دیا۔ حاکم اعلیٰ اس پر اس سے بہت خوش ہوا اور اس کو عبید و محاذ و فترت پر تقریب کر دی اور کہا کہ اسی وقت اسے چالیس روپیہ ماہانہ پر ملازم رکھا جائے۔ یہ اس کا کام پہلے سے اور زیادہ بہتر ہو گیا۔

## مؤلف کے اشعار

- ۱۔ کامِ اللہ کی مہربانی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ یہ اور وہ تمام حیلے کے لئے ہیں۔
- ۲۔ اگر اللہ کی حکمت حیلہ جو ہو جائے تو سکھروں ہبھوں کے نیچے بھی مٹک کی خوبیوں میں موجود ہوتی ہے۔
- ۳۔ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ كَمَا جَعَلَ لَهُ قَوْمًا مُّلُوكًا فَلَمَّا تَرَكَهُمْ أَتَاهُمْ مُّلُوكًا مُّنْفَعِيًّا وَمُّنْذِلِّيًّا

## حکایت ہشتم

اس لحاظ سے کہ اللہ تعالیٰ عز اسلام نے آنحضرت کو اپنے محبوب کے طور پر بخوبی بنا دیا۔ تو یعنی طور پر آپ کو دیگر خالق کا محبوب بھی بنادیا۔ بہت سا انکان طریقہ امامیہ ولی طور پر آپ سے ارادت رکھتے ہیں۔ اور بہت سے بندوں بریتوں نے آپ کی محبت کا نیچے اپنے دل کی کھنچتی میں بور کھا ہے۔ تمام مجانیں سیسم اور قوی ارادت رکھتے ہوں کو اگر کسی وقت غبار و موس کی خرابی و امن عقیدت پر واقع ہوتی تو فوراً آپ کے قلب انور کے آئینہ پر اس کا عکس واضح ہو جاتا اور آنحضرت اس کو دور فرمادیتے۔

چنانچہ قرب و جوار کے نامی گرامی رئیسوں میں سے ایک رئیس، جو بارگاہ و ایزدی میں پسندیدہ ہتھے، چودھری عبد اللہ صاحب جو رئیس قصبه ستر کہ تھے۔ وہ آنحضرت پاکیزہ صفات کی خدمت میں ولی طور پر سرگرم رہے۔ آپ کی محبت و ارادت کے نتیجش ان کے دل کی تختی پر نش تھے۔ ایک دن ان کے دل میں یہ خدا شہ خاہر ہوا کہ اگر آنحضرت نماز خاہری کو وقت معینہ پر ادا کرتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ اسی رات عالم خواب میں انہیوں نے اپنے آپ کو مسجد بیت الحرام میں پایا۔ جس وقت وہاں نماز کی

اوایلی کے لئے صاف ہاتھیں تو آجنباب اس جماعت کے امام ہن گے۔ چودھری صاحب جماعت میں شامل ہونے کی خواہش سے ہر طرف دوڑے لیکن خصو کرنے کے لئے پانی کا لوٹا ان کوں ملا۔ اسی دوران ان کی آنکھ کھل گئی۔ اور اجنبائی افسوس کے ساتھ اپنے آپ کو حضرت کے آنسو گراتے ہوئے پایا۔ اور آدکا جبندانا کامی کے سحرا میں گاڑتے ہوئے پایا۔ اچانک صحیح کے وقت آجنباب عزت آب حاجی سیدوارث علی شاہ صاحب مدال اللہ جمال و کمال ان کے ہاں روانی افروز ہوئے۔ اور تمسم فرماتے ہوئے پوچھا کہ اے عبداللہ شاہ بھیجے پانی حاصل نہیں ہوا اور تو نے نماز نہیں پڑھی۔ چودھری صاحب موصوف کو فوراً اس رمز کو سن کر گزر شترات کی کینیت یا و آنکی تو جناب والا کے قدموں پر اپنی پیشانی رکھ دی۔ اور کہا: کسی کا راز آپ کے دل دانا سے پوشیدہ نہیں رہتا۔ آپ کی محبت اور پیار و بہانہ ہی گیا ہے کہ آپ اللہ کے برگزیدہ بندے ہو گئے ہیں۔ یہ اشعار بھی مصنف کے ہیں:

- ۱۔ پچھی محبت والا عشق اثر رکھتا ہے۔ یار کے درد کی خبر رکھتا ہے۔
- ۲۔ جو کچھ معشوق کے دل میں ہوتا ہے۔ وہ عاشق کے کام آتا ہے۔
- ۳۔ ایسا عاشق کر جس کو خود معشوق چن لے۔ وہ بغیر اسہاب کے اسے اپنی طرف طلب کر لیتا ہے۔
- ۴۔ ایسا عاشق کر جس نے دوست تک رسائی حاصل نہ کی۔ ممکن ہے کہ دوست نے اسے اپنی طرف بایا ہی نہ ہو۔
- ۵۔ جس کسی نے مشق میں اپنی جان کو جا دیا۔ معشوق کی محفل میں اسی نے شمع روشن کی۔

## حکایت نہم

مولوی قاسم علی صاحب رئیس قصبہ فتح پور مطلع یافتا پور بڑے سمجھدار اور  
با شعور انسان تھے۔ اس قصبہ کے اندر اپنے فضل و کمال کی وجہ سے مشہور تھے۔ ہر روز  
بکشور مطلع نور جناب وارث عالم نواز حاضر ہوتے تھے۔ ایک روز ان کے دل میں یہ  
خیال پیدا ہوا کہ آنحضرت سے نمازوں کی ادائیگی میں عدم پابندی کی وجہ پر چھٹی  
چاہئے۔ اسی دن حسب نصروت بلمرا م پور جانے کا ارادہ ہوا۔ لیکن وہ اسی جگہ ایسے  
علیل ہو گئے کہ وصال کے قریب ہو گئے۔ غفات اور بے خبری کی حالت میں دیکھا کہ  
آنحضرت رونق افروز ہیں اور کہتے ہیں کہ اے مولوی تو صحراء میں سیر کرنے کی طرف  
متوجہ کیوں نہیں ہوتا۔ اس وقت جب کہ توپیار بھی نہیں ہے۔ جب میں نے یہ خوشخبری  
سئی تو اپنے آپ پر غور کیا اور درحقیقت خود کو سخت مند پایا۔ انہوں نے آنکھ کھوئی اور فوراً  
چھٹی سے کھڑے ہو گئے۔ گویا بیماری آئی ہی نہیں اور سلامتی کے ساتھ وہاں سے روان  
ہوئے۔ اور مقام گونڈہ پہنچے۔ حسن اتفاق سے اسی دن آنحضرت سے اسی دن  
رونق افروز ہوئے۔ جب مولوی صاحب آنحضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ  
بہت خوش ہوئے۔ خوشی سے جائے میں پھولے نہ ساتے تھے۔ آپ کے حلقہ ارادت  
میں گوشہ بوش شامل ہوئے اور اپنے صحن دل کو شکوہ و شہباد سے پاک کیا۔  
بالآخر شرف بیت سے مشرف ہوئے۔ مریدان خاص کے زمرہ میں شامل ہو گئے اور  
اعلیٰ مرتبے تک پہنچے۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ نیک دل آدمی کو اگر کوئی بات ناپسند ہو تو بھی تو ان کے سامنے بات نہ کر کر

- اے وجہ سے تکلیف میں بیکار ہو۔
- ۲۔ اگر تو راز کو پانے والی چشم نہیں رکھتا ہے تو بہتر بھی ہے کہ خاموشی اختیار کر۔
  - ۳۔ تو کیا جانے کہ عاشق لوگ کس کام میں مصروف ہیں اور وہ کس طرح محبوب کے دیدار میں مصروف ہیں۔
  - ۴۔ اپنا کام کرنے کے لئے تو نے کیا انتظام کیا ہے کہ تو دوسروں کا مقام تباش کرتا پھر رہا ہے۔
  - ۵۔ دوسروں کی ذات میں عیب تباش نہ کر۔ اگر سیکھزوں عیب بھی تو ان میں دیکھتے تو ایک بھی بیان نہ کر۔
  - ۶۔ اگر تیری ابخت یا دری کرے تو اچھی بات کر اور اچھائی تباش کر اور جو تو دیکھے اسے اچھا سمجھو۔

## حکایت دہم

ایک دن زبدۃِ اصلیاء عدۃِ احالماء ماہِ اسرارِ حقیقی و جلیٰ مولوی امام علی صاحب  
غایف و حیدر ازمان مولانا عبدالرحمن صاحب علیہ الفضل ان کو شیخ جمال الدین صاحب  
نزفیت دار و زمیندار موضع چند ولی پر گنہ پر تاب شیخ ضلع بارہ بھنگی نے رفع الشان  
تبلیغ سرمه قاضی اکرام احمد صاحب تعلقہ اور عالیہ ستر کو ضلع بارہ بھنگی کے مکان پر  
ٹلب کیا۔ جب دو ان کی خدمت میں پہنچے۔ تو مولوی صاحب کو دیکھا کہ غمگین اور  
پیشان ہیں اور ان کے چہرہ کارگٹ تبدیل ہو چکا تھا۔ تو دیکھ کر جمال الدین حیران  
ہو گئے کہ یہ انہیں کیا ہو گیا ہے۔ ابھی انہیوں نے حقیقت حال نہ پوچھی تھی کہ انہیوں نے

خود ہی بتایا کہ میں نے عالم رویا، میں ایک کیفیت دیکھی کہ جو میں بیان نہیں کر سکتا۔ مختصر یہ کہ میں نے خود کو بارگاہ حضور رسالت تابع میں حاضر پایا۔ اور میں نے سید الامراء کے بھارتستان انوار سے کامرانی کے پھول پھنے۔ اچاک جن نبوی کے سردار اور پانچ مرتضوی کے شر جماعت اولیاء کے سردار جناب سید وارث علی شاہ صاحب حاجی الحرمین الشریفین دور سے ظاہر ہوئے۔ اور تازی کی سے خرامان خرامان چلتے ہوئے حضور امام النویری بارگاہ میں پہنچے۔ اور آنحضرت کے پائے دل آراؤ بوسہ دیا اور اپنے سرکو آپ کے پائے القدس پر رکھا اور رونے لگے۔ آنحضرت نے انتہائی شفقت کے ساتھ آپ کے سرکو اٹھایا اور پچھے ارشاد فرمایا تو جناب شیری (حضرت امام حسین) تیزی سے اٹھے اور سیاہ رنگ کی روشنی چادر اس امام الاولیاء کے کندھے پر ڈالی۔ پس میں نے چاہا کہ اگر اس چادر کا ایک نکڑا میرے ہاتھ جائے تو۔ مصرع جب تک میں زندہ ہوں تو میرے ہاتھ سے اسے کوئی آدمی چھین نہ پائے۔ اور میں اس کو قبر میں ساتھ لے جاؤں اور اسے اپنی نجات کا ذریعہ بناؤں۔

اسے عزیز جب تک کو حاجی صاحب کی خدمت میں، جو بڑے معزز اکابر میں سے ہیں، ان کی بارگاہ میں تجھے رسون خاصل ہے تو اگر توہبت کر لے تو ان کی چادر کا ایک نکڑا حاصل کر لے تو بتایا عمر اس کے فیضان سے باہر نہیں آئے گا۔ اور دوسری زندگی میں ترقی کی دعا پالے گا۔ جمال الدین نے کہا یہ کام کوئی مشکل نہیں ہے۔ میں اسی وقت جاتا ہوں اور آپ کا ادب بجا لاتا ہوں۔ وہ دونوں صاحبان ابھی اسی گنگتوں میں مصروف تھے کہ فوراً آنحضرت حاجی وارث علی شاہ صاحب دور سے آتے ہوئے وکھائی دیئے۔ گویا سارے پھول بکھل پڑے۔ انتہائی خوشی سے دوڑتے ہوئے وہ آپ کے

استقبال میں مشغول ہو گئے۔ اور آنحضرت کو با عزت طریق سے لا کر بطور صدارت اعزاز کے ساتھ بٹھایا۔ جمال الدین موصوف نے پہلے تو ہزاروں منتوں کے ساتھ آپ کے سامنے اپنی گستاخیوں کا غذر پیش کیا اور اس کے بعد جو کچھ دل میں اسرار تھے جو کہ پیچھے بیان کئے گئے ہیں وہ عرض کئے۔ آنحضرت نے تجھاں عارفان سے کام لیتے ہوئے فرمایا کہ اے مولوی صاحب خواب پر اعتبار کرنا اور خیال کو معبر سمجھنا عقل و دانش اور فہم و فراست کے خلاف ہے۔ جس طرح کہ تخلص دوں نے کہا ہے۔ (ترجمہ اشعار)  
 ۱۔ اگر خواب میں کوئی خیال ظاہر ہو تو وہ حق ہونے کے قابل نہیں ہوتا ہے۔  
 ۲۔ خواب میں اگرچہ باشع نظر آئیں لیکن ان کے پھول کوئی ہرگز نہیں چن سکتا۔

اے مولوی صاحب آپ نے جو کچھ خواب میں دیکھا ہے اسے صرف خیال سمجھوا اور ان کا ظاہر ہونا محال ہے۔ اسرار کے معلوم ہونے کی وجہ سے کہ کون سے اسرار ظاہر کرنے چاہئیں اور کون سے نہیں۔ اس کے بعد وہ نوں بزرگ اٹھے اور ایک دوسرے کو بظکیر ہوئے اور اس کے بعد آنحضرت رخصت ہوئے اور مولوی صاحب چپ چاپ ہو کر وہیں بیٹھے رہے۔

### (ترجمہ) اشعار مؤلف

- ۱۔ عاشقوں کی رہیں کون جانتا ہے۔ درد کی نیس کو درہ کوئی کب جان سکتا ہے۔
- ۲۔ میں نہیں جانا کہ عشق نے کہاں سے جوش مارا کہ وہ عاشقوں کے سر سے

ہوش لے گیا۔

۳۔ میں نہیں جانتا کہ اس بے خودی کا سبب کیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ شور و غل کیا ہے۔

۴۔ میں محبوب کے نمکانے کو ہرگز نہیں جانتا۔ میں کس سے پوچھوں کہ جو مجھے اس کا کوئی نشان بتائے۔

۵۔ اے اللہ تعالیٰ تو ہی رہنمائی کرنے والا ہے۔ کہ میں اس غم کی قید سے نجات پا جاؤں۔

۶۔ خدا یہ سب وہم و خیال ہیں۔ دوست کا وصال بغیر مرشد مشکل ہے۔

### (ترجمہ) مزید اشعار

۱۔ اے اللہ تعالیٰ اس حجازی مندر میں تیر اُشیق ہی میری چارہ سازی کر سکتے ہے۔

۲۔ اے اللہ تعالیٰ اس فتحیں دل کو اپنے عشق سے بھلی کی طرح کرو۔

۳۔ مجھ کو روئے والی آنکھ اور زور دنگ دے۔ اس کے علاوہ دل کا سوز اور سر و آہ عطا فرمادے۔

۴۔ ایسا دردے کہ جو عقل کو لوٹ کے لے جائے۔ علاوہ ازیں محشر کا سوز مسلسل عطا فرمادے۔

۵۔ قیس کی طرح ہم کو دل کی بے تابی و بے چینی عطا فرماء۔ ایسی بے خودی اور مہوشی عطا فرمائے ہم اپنے ہاتھ پاؤں کو بھی نہ پہچان پائیں۔

- ۶۔ ہاٹن کا ایسا سوز عطا فرمائے میں پرانے کی طرح ہو جاؤں۔ میں اپنے آپ کو شُع پر بُریان کروں۔
- ۷۔ یا اللہ میرے اس غمگین دل کو زبان شُع کی طرح جلنے والا ہادے۔
- ۸۔ آجاءے ساقی! آجا، کہ یہ دل تیر اشکار ہو چکا ہے۔ تیرے انتشار میں، میں مرئی سکل کی طرح ترپ رہا ہوں۔
- ۹۔ ایسا جامدے کہ میں فوراً آہوئے صراکی چشم مست کا تیدی ہو جاؤں۔

### گیارہویں حکایت

ڈوالجہ ۱۲۸۸ھ میں گونڈہ شاعر بہرائچ کی قیمت فضا آنجباب کے قدم یہ مت لزوم کی برکت سے از سرفوت رہا زہ ہو گئی۔ اتفاق سے ماہر و فقا و فاق جامع ظاق و اخلاق برگزیدہ بارگاہ قادر علی الاطلاق پسندیدہ انفس و آف افگرامی ذرود پی صدر حسین خان صاحب بہادر استاذ کشش شاعر بہرائچ بھی اس جگہ تشریف لے آئے۔ اور جناب والا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انجامی محبت اور حسن عقیدت کے حامل ذپی صاحب کی حالت و گیفتیت بیان کرنا طاقت سے باہر ہے۔ ذپی صاحب کسی ضرورت کے تحت وہاں تشریف لائے تھے۔ لہذا ایک دن بھی وہاں نہ پھر سکے۔ جب دری ہو گئی تو مایی بہا ب کی طرح رُنپنے لگے۔ (ترجمہ اشعار)

- ۱۔ انسان کا دل اس کے عشق میں موافقت کرتا ہے تو اس کے سر سے اس کے عشق کا پرندہ اڑ جاتا ہے۔
- ۲۔ نہ اس کے دل میں صبر ہوتا ہے اور نہ یہ آنکھوں میں نیند ہوتی ہے۔ گویا

مجنوں جیسا ہو جاتا ہے۔

۳۔ اس کا دل کام کرنے سے انکھ جاتا ہے۔ وہ اپنی ذات کی تسلی مشکل گمان کرتا ہے۔

یعنی طور پر محرم الحرام ۱۲۸۹ھ کے عشرہ کی چینیوں میں کسی وجہ سے آنحضرتؐ کا حصہ شہر میں پہنچے۔ جس وقت آپؐ کی تشریف آوری کی خوشخبری گولخانہ محلہ میں سنی تو اس قدر خوشی اور سرت ہوئی کہ جو میرے دل میں نہ ساکتی تھی۔ اسی دن انبیائی خوشی کی حالت میں شام کے وقت دارود نہ سید واجد علی شاہ رحیمؒ کا حصہ شہر اور دیگر روسائے شہر آنحضرتؐ کی خدمت میں بڑے جوش و جذبہ کے ساتھ پہنچے اور بیعت سے مشرف ہوئے۔ اگرچہ ان کا دل آنحضرتؐ کی بارگاہ سے خوب فیض یاب ہونے کا کہتا تھا مگر کثرت کا رواز ناپائید اور دنیا کے انکارگی وجہ سے چند ہی دنوں کے بعد فرست چاہتی۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ اس طرح گربیان کو چاک کیا کہ سینے سے لے کر دامن تک وہ تار تار ہو گیا۔  
۲۔ بہت ہی کم فرصت ہے دنیوی زندگی میں، مجھ اسی وجہ سے اپنا گربیان چاک رکھتی ہے۔

الغرض آپؐ کی انبیائی شفقت و مہربانی سے ایک گھنٹے تک صحبت فیض حاصل رہی۔ اور اس کے بعد آنحضرتؐ نے مشتوی شریف کے چند اشعار پڑھتے۔ گویا جواہر آبدار اور شاہووار آپؐ نے بھیسرے۔ اس کے بعد انبیائی آداب کے ساتھ فرصت کر دیا اور کہا۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ محبوب کے فراق میں، میں نے آنسو بھائے، مور کے پر کی طرح میرے

آنسو اندار تھے۔

۲۔ اگر تیرے پھول جیسے رخساروں کی یاد میں میرے آنسو بیس تو تو توبہ نہ کر کے میری قبر سے پھول آگیں گے۔

۳۔ اس طرح تیری جداں کی آگ سے میرا جسم جل گیا ہے کہ میں شستے کی طرح آنکھ میں آنسو بیس رکھتا ہوں۔

ڈپٹی صاحب بہادر کی خوش قسمتی کے انتہائی کیش رمال و منال، ساز و سامان اور عزت و جلال کے باوجود ان کے دل کا کاس اللہ تعالیٰ کی محبت کی شراب سے بھر گیا۔ اور آنحضرت کی خدمت میں حاضری کی سعادت اور محبت سے فیض یابی کی وجہ سے اور آنحضرت ہادی آگاہ و ارش عالم پناہ کی بیعت کی وجہ سے ان کو حضور اکرم رسول انگلیں سرو رکونیں بیٹھ کی بارگاہ میں حاضری کا ایجاز نصیب ہو گیا بزرگوں کا قول یقین ہے۔ (ترجمہ اشعار)

۱۔ روح پاک ہے لیکن نشیط ہیلے بہاؤں سے بھرا ہوا ہے۔ کہاوت میں طویلی اور زاغ ایک جگہ اکٹھے ہو گئے۔

۲۔ اگر اس طویلی کے ساتھ تیرا اول موافقت کرنے والا ہو جائے تو وہ اس کی طرح اچھی آواز والا ہو جائے۔

۳۔ اور اگر کوئے کی نیزتی آواز پر کان لگ جائیں تو عقل مبرکی متاثر شائع ہو جاتی ہے۔

۴۔ طویلی کے کام کو سے سے نہیں ہو سکتے۔ اچھے کے ساتھ اچھا ہے اور خراب کے ساتھ خراب ہے۔

اے علیحدہ، مشکل پسند کرنے والا اور اسے بھیج دلانے والا یہ غور کرنے کا مقام ہے اور انساف کرنے کی بجائے ہے۔ قطب الاتقاب حقیقت انتساب برگزیدہ ائمہ و آفاق حضرت شاہ عبدالرزاق صاحب باشی کے رحلت فرمانے کے وقت جو ایک کان کی طرح تھے اور آپ کے پستان کی بیاد پانی کی سطح بھی گہری تھی۔ آپ ایک ایسے عارف تھے کہ جن کو اس زمانے کا مرکز سمجھا اور پہچانا جاتا تھا۔ اب اس ملک میں ایسی حقیقت موجود نہیں رہی۔ وہ ایسے کامل تھے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے صادر ہونے کے نشانات سمجھے جاتے تھے۔ ان کا کوئی مثل نہیں اور وہ اللہ تعالیٰ ہے مثل پر قربان ہونے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی رنگارنگ صنعتوں پر قربان ہونے والے وہ پانچ کو جس میں خزاں آپکی تھی۔ اس میں قدوم میثافت لزوم جناب کرامات ملک دستیگاہ حقیقت پناہ حاجی المحریں شریشین سید وارث علی شاہ صاحب دام برکاتہ، آپ کی وجہ سے اسے تازہ رنگ اور چمک اور بے اندازو زینت ملی۔ آنکتاب کو چند صفات کے ساتھ متصف کیا گیا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کیشہ کے نزول کا سبب ہے۔ سب سے چمکی یہ ہے کہ آپ اپنے زمانے کے بے مثل ہیں۔ اور شاہ مرداں شیریز داں مولائی کرم اللہ وجہہ انکرمیم کی آن سے ہیں۔ اور وہ سرا فرقہ آن پاک کے حافظاں ہیں۔ اور تمرا یہ کہ آپ معزز حاجی المحریں شریشین ہیں۔ چوتھا یہ کہ نبی پاک کی پسندیدہ عادات اور اخلاق یعنی سُنن سے متصف ہیں۔ اور پانچوں داں یہ کہ متکل و بے نیاز ہیں۔ اللہ کے سوا کسی پر بھروسہ کرنے والے نہیں ہیں۔ چھٹا یہ کہ جانہاں عشق کی جماعت کے سردار ہیں۔ آپ کی بالطفی صفات کا سرانش لگانا یہ نیک صاحب دلاں اصحاب کا کام ہے۔ یہ ہم جیسے کم ظرف کم فہم کم مایہ لوگوں کا کام نہیں

بے۔ بصداق

(ترجمہ شعر) میں انجائی جذب کے ساتھ اس خیال کو چھوڑ دیتا ہوں۔ اور اپنی زبان پر  
خاموشی کی مہر رکھتا ہوں۔

پس ان تمام بیجیب و غریب صفات کے باوجود یہ سیاہ بخشی ہے کہ آپ کی  
محبت کی طرف نائل ہو اور آپ کی ارادوت کے حلقے میں ن آئے۔ بتول سعدی:  
اگر چہ گودڑ کی نکاد سورج کون دیکھ سکے تو اس میں سورج کے چشمہ کا کیا گناہ

ہے۔

تہجیسوں تخفہ: بزرگوں کی ان حکایات کا ذکر کہ جو اس  
حقیر نے آنحضرت کی مجالس میں سنبھل اور ان کو نظم کے  
پیرا یہ میں بیان کیا اور قاعدہ تہجیس الاعداد وغیرہ کا بیان  
اگر جناب سید وارث علی شاہ حاجی المحری من الشریعین رضوی نیشاپوری دام  
الله برکاتہ ورز او جاہ و کمالہ کے جزوی طور پر یا آپ کے نام نامی اسم گرامی کے الگ  
الگ اعداد انکائیں۔ اس کے بعد ضرب دس یا تسلیم کریں یا کئی ٹکڑا کریں اور نئے مردہ  
قاعدہ کی رو سے اسم ذات کے اعداد کے مطابق کر اسی ذات سے مراد اللہ ہے، کے  
مطابق ۲۰ عدد لئے جائیں تو کہنا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ کے اسم ذات کے ساتھ ہاشمی  
جزیعیت رکھتے ہیں۔ اور عددوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے غیرہ یا میلحدگی نہیں  
رکھتے۔ اگرچہ ان چند روشن اشعار سے ترکیب تہجیس الاعداد سے آپ کے اوصاف

ظاہر ہوتے ہیں لیکن میں حضرت نے اس کو آسان انداز سے سمجھانے کے لئے سہولت کی  
ہنا پر ضرب اور تفسیر کا قاعدہ تحریر کر دیا ہے۔

### قاعدہ تجھیس الاعداد

- ۱۔ ہمارے مددوں، ذات خداوند کا نکات کے ساتھ اس طرح مجوہ ہیں جس طرح کر لفاظ میں معانی ہوتے ہیں۔
- ۲۔ شاہ صاحب کا نام نامی اسم گرامی یعنی آپ کے اسم کے اعداد کو پہلے دو گنا کر۔ اس کے بعد ایک اس میں بڑھادے۔ اسے اچھی صفات والے۔
- ۳۔ اور ان سب کو ہرے بھائی ضرب دے تین کے ساتھ۔ پھر اے نکات کو جانے والے اسے چوکے ساتھ تفسیر کر۔
- ۴۔ باقی جو کچھ بچے اس کو پائیں کے ساتھ ضرب دے تاکہ اسم ذات کے اعداد معلوم ہو جائیں۔
- ۵۔ یہ قاعدہ خداوندی نے لکھا ہے اس طور پر کسارے عالم میں اس کی یادگار رہے۔

### اسی طور پر یہ بھی قاعدہ ہے

- ۱۔ اللہ وارث کے ساتھ ہے اور وارث اللہ کے ساتھ ہے۔
- ۲۔ چیزیں چاند سورج کے ساتھ ہے اور سورج چاند کے ساتھ ہے۔
- ۳۔ شاہ صاحب کے نام کے اعداد والے۔ پھر اسی طریقہ کے مطابق سوچ پھار کر۔
- ۴۔ شاہ صاحب کا نام ذات کے ہموزن آئے گا اور پوشیدہ اسرار ظاہر ہو جائیں گے۔

# مثال کے طور پر

## الله

۱۱

وارث علی	وارث
A12	۷۰۴
$\frac{Rx}{1137}$	$\frac{Rx}{1315}$
$\frac{14}{1135}$	$\frac{14}{1315}$
$\sqrt{3905} \boxed{A12}$	$\sqrt{2235} \boxed{704}$
$\frac{58}{14}$	$\frac{32}{25}$
$\frac{4}{25}$	$\frac{32}{25}$
$\frac{32}{25}$	$\frac{22x}{22}$
$\frac{22x}{22}$	

علی بند القیاس آپ کے ہام کے ہر جزو پر یہ حاکر ان تمام سے بھی بھی عدد طاہر ہوں گے۔ مثلاً  
 سید وارث علی حاجی وارث علی

## ترکیب ایضاً (ایسی ہی ایک اور ترکیب)

- ۱۔ اے خداوند! میں اس امر سے حیران ہوں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ کیا اسرار و رموز ہیں۔
- ۲۔ خواہ زمین ہو یا جہخ آسمانی، چاند سورج ہوں یا کوئی اور سیارے۔
- ۳۔ وہ جنگل ہو، صحراء ہو یا پہاڑ، اسماۓ خداوندی ہوں یا حضور نبی کریم ﷺ کے اسماۓ مبارک۔
- ۴۔ ہر اک شے میں وارث کا جلوہ پوشیدہ ہے۔ مگر سمجھنے کے لئے چذبہ جنون و عشق کا ہونا شرط ہے۔
- ۵۔ کسی بھی قسم کے اعداد کو دو گناہ کر کے پبلے کی طرح عمل کرو اور پانچ سے ضرب دے کر سابقہ عمل کو دہراو۔
- ۶۔ اگر یہ بات عقل و فہم میں نہ ساری ہو تو جس طرح میں نے کہا اسی طرح کر کے دیکھو۔

# مثال کے طور پر

محمد

وارث علی

۹۲

۸۱۷

$\frac{rx}{}$

$\frac{rx}{}$

۱۸۳

۱۱۳۳

۱+

۱+

۱۸۵

۱۱۳۵

۵x

۵x

$$\underline{10} \sqrt{925} \quad \underline{90}$$

$$\underline{1+} \sqrt{8175} \quad \underline{817}$$

۹+-

۸+-

۲۵

۱۴

۳+-

۱+-

۵

۲۵

۵+

۲+-

۱\*

۵

۱+

۲+

۱۱

۱\*

$\frac{1rx}{}$

۱+

۱۱۳۳

۱۱

$\frac{1rx}{}$

۱۱۳۳

قاعدہ اظہار المہم شہ وارث علی قطب زمان (ترجمہ قطعہ)

۱۔ اگر تو نور تلاش کرنا چاہے تو شرع پر عمل چیز ہو۔ اور اپنے آپ کو تو کوہ مہمن سے منقطع کر دے۔ یعنی جنت (جس کے آئندھ دروازے ہیں) کی خواہش کو مجبور دے۔

۲۔ پہلوں میں سے عجیب بچل انگور ہے کہ اس کی لکڑی کسی کام کی نہیں نہیں اس سے قلم بن سکتی ہے۔ نہی خوش خط لکھنے کے لئے، قطب بنانے کے لئے اس کی قلم کی زبان کافی جاسکتی ہے۔

### اسی صنف میں مزید

### وارث علی کی صفت میں کیا بیان کروں

۱۔ ثابت (رہنمایارہ، مرشد) میرے دل میں صبا کی طرف سے یوں بس گیا ہے، کاب تیرے شرات کے فیض کو بجا ہدیہ کیا بیان کرے گی۔

۲۔ شناسے کوئی شخص کیے منکر ہو سکتا ہے۔ کسی کے عیب کو بیدال کیا بیان کرے، بس بیکی کافی ہے۔

### آنجناب کے اسم مبارک کے حروف کی صفات کا بیان

۱۔ زمانے کے شہنشاہ کا نام داد داد کیا خوب ہے۔ کیا ہی اعلیٰ ہے۔ ہر طرف سے وہ خوبی اور صفات کا ایک نشان ظاہر کرتا ہے۔

۲۔ آپ کے نام مبارک کی پہلی داد اس رمزی کہانی بیان کرتی ہے کہ آپ کے

- سرپر والایت کا تاج ہو گا۔
- ۳۔ ولایت کو اس کے نام پر لکھ دیں گے۔ دوسروں کے تام پر قلم نوٹ جائے گی۔
- ۴۔ اس گھر بار کے نام پر الف آیا۔ یہ نبی پاک شاہ وابراہی آں کی آل کے بارے میں نشاندہی کرتا ہے۔
- ۵۔ رہاں ایمان کو بشارت دیتی ہے کہ اللہ کی رحمت آئے گی جس زمانے میں آپ آئیں گے۔
- ۶۔ را کے بارے میں نہ پوچھ کر اس کا راز ظاہر ہے۔ یہ اللہ کی رحمت کا نشان ہے۔
- ۷۔ جو نام میں تاہے وہ سر بلندی و کامیابی کا نشان ہے۔ کہ وہ تمام عمر عشق کی راہ میں ثابت قدم رہیں گے۔
- ۸۔ اس دنیا کے قصر میں فلک نے نہیں دیکھا کہ فخر کی منزل میں آپ جیسا کوئی ثابت ہو۔
- ۹۔ اسی طرح آپ کے تام کی میں اخلاق کا پہ دیتی ہے، کہ حضرت علی المرتضی حیدر کرار کی آل اولاد عارف خاص ہیں۔
- ۱۰۔ آپ کے نام پاک میں مین سے میرا خیال تازہ ہو گیا کہ آپ کی وجہ سے عشق کو بہت بلند شہرت حاصل ہوئی۔
- ۱۱۔ آپ کے نام نانی اسم گرامی کے لام سے یہ راز ظاہر ہوا کہ لباس فقر آپ کے جسم کو آراستہ کرنے والا ہے۔

- ۱۲۔ مگر وہ فتھ کے رسول کو پسند ہے۔ آپ نے اس کو دو مرتبہ فرمایا کہ مجھے فتھ پر فخر ہے۔
- ۱۳۔ یا آپ کے کمالات کی نشاندہی کرتی ہے کہ آپ اس زمانہ کی یادگار ہیں۔
- ۱۴۔ اے خدا بخش اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگ کہ جب تک یہ زمین اور آسمان تمام ہیں،
- ۱۵۔ پھولی سے لے کر چاند تک بیٹھ بیٹھ ہر شے آپ کی تائی رہے۔ حضرت وارث علی شاہ کے عشق کے ساتھ۔
- ۱۶۔ واو واو! آپ عشق کے ملک کے تخت شاہی کی زیست ہیں۔ لشکر عشق کو فتح بخشنے والا ہجڑا آپ ہیں۔
- ۱۷۔ عاشقی ہی کو صرف آپ کی وجہ سے رونق حاصل نہیں ہے بلکہ حسن کی زلف کو بھی آپ نے آپ وتاب دی ہے۔
- ۱۸۔ آپ کی بارگاہ کی مشی بھی اکسیر ہو گئی ہے۔ آپ کے راستے کا غبار بھی جواہرات والے سرے سے بہتر ہے۔
- ۱۹۔ آپ کی زلف کے قیدی بلبل اور پھول دنوں ہیں۔ آپ کے عشق میں جزو سے کل تک سب جتنا ہیں۔

## پہلی منظوم حکایت

- ۱۔ میں نے ناکر ایک دیندار بادشاہ تھا جو انصاف کرنے والا اور قلم ثتم کرنے والا تھا۔

- ۲۔ اچاک اس کے دل میں خیال آیا کہ اللہ کا قرب حاصل کرتا بہت حال کام ہے۔
- ۳۔ خصوصاً نہ تم کے شراب نوش کے لئے کہ جو نبی پاک ﷺ کے حکم کے باقی ہیں،
- ۴۔ میں نہیں جانتا کہ تباہ کا رشاب نوش، جوشاد ابرار ﷺ کی راہ سے دور ہیں،
- ۵۔ یہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے راست کو کیسے پہچان سکتے ہیں کہ یہ سچائی کا راست ہی ہرگز نہیں جانتے۔
- ۶۔ اسی وقت خاص لوگوں میں سے ایک نے رہنمائی کی کہ ہوا کی طرح شہر کی طرف دوڑ کر جانا چاہیے۔
- ۷۔ سب سے پہلے جس فتحیر کو پائے، اس کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو۔
- ۸۔ تیر کی طرح وہ شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔ تو ایک بڑھنے سے اچاک اس کی ملاقات ہوئی۔
- ۹۔ اس بزرگ نے اسے اس درود میں تک حنپنے کا راست دکھایا تاکہ وہ اس فتحیر کی بارگاہ میں حاضر ہو سکے۔
- ۱۰۔ بادشاہ نے اس سے انجائی عزت و محکم کے ساتھ ابتدا تا انتہا تمام بات بیان کی۔
- ۱۱۔ وہ فتحیر بتسا اور اس نے کہا کہ اے بادشاہ میں اس راہ کو نہیں جانتا۔
- ۱۲۔ تو نے جب خود چاہا تو میں تیرے سامنے پہنچ گیا ہوں، میں نے راستے میں در بان کو کوئی تکلیف نہیں تاتا۔

- ۱۳۔ آپ کے دربار تک پہنچنے کا کوئی وسیلہ میں نہیں رکھتا تھا۔ میں نے کسی جیل سے اس مقصد کے لئے کوئی مدیر نہیں کی۔
- ۱۴۔ مجھ کو بادشاہ کے ساتھ ملاقات کرنے کا گمان بھی نہ تھا۔ میرے راستے میں تو ازخود اپنے آپ کو لے آیا ہے۔
- ۱۵۔ تو نے خود ہم کو اپنے سامنے بایا ہے۔ بادشاہ کے ساتھ ایک گداگر کو کیا نسبت ہو سکتی ہے۔
- ۱۶۔ مجھے اور اپنے شاہی محل کو دیکھ۔ اب ذرا دیکھ کر میں اور بادشاہ کجا نہیں ہوئے ہیں۔
- ۱۷۔ اے جواں مرد مجھے آپ کے ساتھ کیا نسبت ہے۔ کہاں چکتے والا سورج اور یہ راستے کا گرد و غبار۔ یہ کیسے ہر ابر ہو سکتے ہیں۔
- ۱۸۔ اے بادشاہ اگر بادشاہ ہر دو عالم اپنی بارگاہ مفتی میں طلب کرے۔
- ۱۹۔ اگر جہان کا بادشاہ چاروں سازی کرے یہ تو بندہ نوازی ہے۔
- ۲۰۔ کوئی آدمی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ وہ اپناراست اپنے پاؤں سے ٹلے کرے۔ یعنی خود ہی ساری منازل ٹلے کر لے۔
- ۲۱۔ پتھر کے لعل اور موتي نہیں ہن سکتے ہیں۔ جب بھک مشرق کا بادشاہ سورج اس پر نہ چکتے۔
- ۲۲۔ صدف کی خالی آنکھ موتي سے پر نہیں ہو سکتی کہ جب تک آب نیسان سے مجر نہ چائے۔
- ۲۳۔ اے خدا بکاش اس راستے میں قدم نہ رکھ کے بغیر طلب کے بارگاہ اقدس میں

ٹھیک پہنچا جا سکتا۔

- ۲۴۔ آسمانی اور شراب کا مسلسل دور چاہا کہ میں سیر عالم کی خواہش رکھتا ہوں۔
- ۲۵۔ تاکہ بے خودی کی محفل میں، میں ہوشیار ہو جاؤں اور یار کے خیال کے ساتھ ہم آغوش ہو جاؤں۔

### دوسرا حکایت

- ۱۔ میں نے سنا کہ ایک بے دین آدمی شراب نوش دنوں جہانوں کے کاموں سے اس نے اپنا باتھ جہاز رکھا تھا۔
- ۲۔ اسلام کا رسم و رواج ٹھیک جانتا تھا۔ بلکہ جام و سیو کے سوا اور کچھ ٹھیک جانتا تھا۔
- ۳۔ وہ اس طریقے سے زندگی گزارتا تھا کہ اپنے دل پنڈ طریقے سے یہش و عشرت والی زندگی بسر کرتا تھا۔
- ۴۔ جب موت آئی اور مرنے سے مجبور ہو گیا تو حضرت سے اس کے دل میں سیکنڑوں کا نئے چبے۔
- ۵۔ آنحضرت عزت تائب کی بارگاہ القدس میں لوگ اسے لے گئے، بکمل ذات اور رسولی کے ساتھ۔
- ۶۔ اللہ کے حکم سے مالک کے پاس لے گئے۔ اس بے حیا کو دوزخ کی طرف لے جاؤ۔
- ۷۔ اسے رو سیاہ! مالک نے اسے آواز دی، تو نے سنا کہ تجوہ پر کون سے احکام لا گو

تھے۔

۸۔ آجائے اور دوزخ کی طرف قدم رکھ کر یونکہ گزبگاروں کی جگہ انعام کے لحاظ سے آگ ہے۔

۹۔ یک حکم اس نے سا اور جلدی جلدی چلا گیا۔ جانوروں کی طرح جنگل کی طرف روانہ ہو گیا۔

۱۰۔ اس تیز چلنے پر مالک نے تجھ کیا۔ اور اس سے اس کا سبب دریافت کیا۔

۱۱۔ جب اس نے یہ سوال ساتو دوزارو قutarرو نے لگ۔ جب تک میں دنیا میں زندہ رہا۔

۱۲۔ بے فائدہ راستے کے سوامیں کسی اور راستے پر نہ چلا۔ گناہ کے جال سے میں نے باہر قدم نہیں رکھا۔

۱۳۔ اب میں تفصیر نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ آخرت کے حکم پر میں نے تاخیر کی۔

۱۴۔ مگر ایک حکم میں نے پورا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں نے ایک ہی حکم کی اطاعت کی ہے۔

۱۵۔ اس طرح اس نے کہا اور حضرت سے ایک آدھری کر اچاک رحمت کے دریا میں جوش آگیا۔

۱۶۔ آواز آئی اللہ کی پارگاؤ سے کہاے ما لک اس شخص سے ہاتھ اٹھا لے۔

۱۷۔ اسے رضوان بنت کی طرف لے آ۔ خاص لوگوں کے مقام پر اسے جگ دے۔

۱۸۔ کہ ہم کو یہ بات بہت اچھی گئی۔ معافی مانگنے کی آواز ہمیں دلکش گئی۔

- ۱۹۔ کوئی شخص اس سے زیادہ بہتر کام نہیں کرے گا کہ خوشی سے وہ وزخ کا راستہ اختیار کرے۔
- ۲۰۔ یا یا شخص ہے کہ جس نے میرا حکم پسند کیا اور خوشی سے جہنم کی طرف گیا۔
- ۲۱۔ میں نے اس کے تمام گناہ اور قصور معاف کر دیئے اور فردوسی بریں میں اس کو نجات دے دیا۔
- ۲۲۔ واو واو! رحمت کا ظیور اور واو واو! شان خداوندی۔ شان اور عظمت والی اس ذات کی قدرت پر بھان اللہ۔
- ۲۳۔ واو واو! کیا ہی قدرت ہے اور کیا ہی اس کی بندہ تو ازی ہے۔ اور کیا ہی اس کی خلائق پروری ہے اور کیا ہی چارہ سازی ہے۔
- ۲۴۔ کیا ہی خوب بخشش ہے اس کے لئے کہ جس نے گناہ کی چادر اوڑھ کی تھی۔ کون اس ذات کے سوایہ مشکل کشائی کر سکتا ہے۔
- ۲۵۔ اے خدا بکثیر کس وجہ سے تو بے قرار ہے۔ کیا تو اس بے دین رند کے حال سے واقف نہیں ہے۔
- ۲۶۔ اے ساتی! آ جا اور لب لب جام دے۔ کہ میں اپنے دوست کو آج کی رات ہی اپنے سامنے بیالوں۔
- ۲۷۔ شاید میں اس جام سے نورانی حال والا ہن جاؤں اور زندگی کی بساط کوٹھے کر لوں۔

## تیری حکایت

- ۱۔ میں نے شاکر گزرے ہوئے زمانہ میں ایک جسم و تمیل عورت تھی جو لوگوں کے دل موبہ لجھتی تھی۔
- ۲۔ باپ نے جب اسے اس طرح دیکھا تو بڑی عزت کے ساتھ اس کا نام سدا داس رکھ دیا۔
- ۳۔ اگرچہ اس کی عمر بیس سال ہو چکی تھی، لیکن نکاح سے ابھی تک وہ فارغ الیال تھی۔
- ۴۔ جس جگہ فقراء کا مجتمع مبتدا تو وہی طور پر اس کی خدمت و دیدے کے لئے دوڑتے۔
- ۵۔ اتنا قا ایک دن اس نے ایک مجتمع دیکھا کہ تلسی داس کا بھی اس جگہ سے گزر ہوا۔
- ۶۔ اس نے جبوی کھوی اور اس کی طرف رفتہ کی، تاکہ اس سرو کو اپنی آنکوش میں لے لے۔
- ۷۔ جب تلسی داس نے بے باکی سے اسے دیکھا تو وہ انتہائی شرمندگی سے محبوب ہو گیا۔
- ۸۔ خوبصورت عورت کو جو ترکستان کے شہر فخار کو بھی شرمندہ کرنے والی تھی۔ اس حرکت پر اس نے بہت تعجب کیا۔
- ۹۔ تلسی داس نے کہا میں فقیری میں اگرچہ بہت مشہور ہوں لیکن میں اس وقت

تک فتر میں کچا ہوں۔

- ۱۰۔ عورت نے کہا وحدت کے متعلق تو نے کوئی سراغ نہیں لگایا ہے۔ اپنے آپ کو مرد سمجھا اور ہم کو عورت شمار کیا۔
- ۱۱۔ توحید کے شہر میں رہنے والوں کی نگاہ میں دولی کو ایک ہونے کے ساتھ کیسے دل حاصل ہو سکتا ہے۔
- ۱۲۔ تمکی داس اس عورت سے بہت شرمدار ہوا۔ اس پاک عورت کے پاؤں میں اپنا سر رکھ دیا۔
- ۱۳۔ اے خدا! جذب وحدت کے مقام پر جو شخص ہٹنے گیا تو اس کی نگاہ میں مرد اور عورت یکساں ہیں۔

### چوتھی حکایت

- ۱۔ ایک عارف پہاڑ سے اتر کر جنگل سے گزراتے جنگل کے دامن میں شیطان کو دیکھا۔
- ۲۔ دل غم و سوس سے بھرا ہوا تھا۔ آنکھیں غائب سے خالی ہو چکی تھیں۔
- ۳۔ اس صحر انور دعا رف نے شیطان سے کہا کہ اس جنگل میں تو کیوں نہ مول کھڑا ہے؟
- ۴۔ تمہاری طبیعت و مواس سے کیسے آزاد ہو گئی ہے، یہ الماس کو چینے والی قدرت کدھر گئی؟
- ۵۔ تمہاری شعبدہ، امیزی کی عادت کہاں گئی، تمہری ہر کسی سے لڑائی جھنڈے کی

ہری عادت کیاں گئی؟

۶۔ تو ہر بے چارے بڑھے اور جوان کے لئے ڈاکو ہے۔ تو، تو طعنہ زنوں کو سوال و جواب کرنے والا ہے۔

۷۔ تو نے مجھے اس کوشش سے روک رکھا ہے۔ زمانے کے فتحیہ کو تو حلیے بھانے سکھانے والا ہے۔

۸۔ لا پھی گروہ اور خلوق کی گمراہی کے لئے بس تو اکیا ہی کافی ہے۔

۹۔ عالم وہی ہے جو عامل بھی ہے۔ ورنہ وہ تمام جاہلوں سے بدتر ہے۔

### یہ بھی اسی بزرگ کا بیان ہے

۱۔ علم والوں نے بتایا ہے کہ مال حاصل کرنے کے لئے وہ کس قدر اتنے واڑ فریب کرتے ہیں۔

۲۔ دین کا علم ان کے حصے میں نہیں ہے جو دنیا کے لئے اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

۳۔ وعدہ کی مجلس اور پرشوق حکایتیں صرف ایک دوسرے پر برتری اور مال و دولت کے حصول کے لئے سنائی جاتی ہیں۔

۴۔ ان کی عاجزی فریب سے بھری ہوئی ہے۔ لوگوں کے لئے انہوں نے پوشیدہ جاں بچا کر کھا ہے۔

۵۔ یہ براہ ہونے والی جماعت۔ عجیب و غریب شکاری ہیں۔ یہ فقط جسم پر جامد پہننے والے اور بغل میں کتاب رکھنے والے ہیں۔

۶۔ آدمی کو بیش محتاظ رہنا چاہئے۔ تاکہ ان کی آواز سے ان کے جاں میں نہ

پھنس جائے۔

۷۔ اے خدا بخش! اس راستے میں ہوش سے چل۔ اپنے آپ کا لحاظ کر، خاموش رہ، کوئی بات نہ کر۔

### پانچویں حکایت

۱۔ پاکیزگی کے باڈشاہ کی کہانی مجھے یاد ہے۔ جو کہ نظام الدین فخر الاولیاء ہے۔

۲۔ آپ کئی مرتبہ فرماتے کہ ضرورت کی یہ حالت کیا ہی اچھی ہے کہ دیگر پوچھے پڑھو اور اس کے اندر گوشت نہ ہو۔

۳۔ اگر بغیر گوشت کوئی شخص شور بانپکائے تو اس کا نام جھونا شور بار کھتے ہیں۔

۴۔ ایک دن ایک مرید نے کہا اے میرے شیخ کامل اس معما سے آپ خود ہی پردو انخواہیں۔

۵۔ اس پاک بازوی نے جواب دیا، ان حوانج کے لئے تو دور گفت نماز ہے۔

۶۔ دنیا ترک کرنا، شبوت اور لائٹ کا چھوڑ دینا، یہ کام شغل و اور اد نماز سے زیادہ مشکل ہے۔

۷۔ جب تک دنیا تیرے دل میں بھی ہوئی ہے تو یہ جھوٹی اور بے کار نماز ہے۔

۸۔ اپنے دل کو لائٹ سے پاک رکھنے کے تو ظاہری طور پر حیلہ بنانے والا ہو۔

۹۔ دنیا کے ساز و سامان کو عار و شرمساری سمجھو تو کسی کے ساتھ قطعاً کوئی آس امیدا اور تعلق نہ رکھ۔

- ۱۰۔ اگر تو رزق کے فکر کے جال میں پھنسا ہوا ہے تو یہ خاموشی تجھے کیا لطف و فائدہ دے گی۔
- ۱۱۔ اہل و عیال، رزق اور بس کی فکر باطنی سفر سے روک دیتی ہے۔

## چھٹی حکایت

- ۱۔ ایک خود پرست نے شبلی کو خواب میں دیکھا۔ جو شراب نوشنا اہل دوستوں کے ساتھ تھا۔
- ۲۔ وہ سرتا بقدم حیرانگی کے سندھر میں گم ہو چکا تھا۔ حیرت میں ڈوبتا ہوا تھا اور اس نے اپنے آپ کو کہا۔
- ۳۔ میں اللہ تعالیٰ کی معرفت کے اندر حیران ہوں۔ شیخ کو بے دین لوگوں کی صحبت کے ساتھ کیا اعلان ہے۔
- ۴۔ اس کا دل اس وجہ سے بے قرار ہو گیا، آخر کار وہ زمانے کے شیخ کے سامنے پیش ہوا۔
- ۵۔ اس نے اپنے خواب کا حال ان کے سامنے واضح طور پر بیان کیا۔ شیخ مسکرائے اور فرمایا بابا یہ درست ہے۔
- ۶۔ جو کچھ تو نے کہا ہے یقیناً تو نے حق کہا ہے۔ لیکن اسے مہربان یا آپ کی شفقت ہے۔
- ۷۔ اگر تو سونے کا ارادہ کرے تو اپنے پنج کو جلدی سے میاہ کر لے۔
- ۸۔ اس محفل میں اگر تو مجھے پائے۔ تو پھر تو میرے چہرے پر برما تھیز مرار۔

- ۹۔ تاکہ اس مدیر سے میں اس خراب محفل سے اپنے آپ کو بچا لوں اور ان سے اجتناب کروں۔
- ۱۰۔ اے جوان جب تو بیدار ہو جائے۔ تو سب سے پہلے تو میرے پاس آ۔
- ۱۱۔ پس اس کام کے بعد اگر تو چاہتا ہے کہ میں وہ کام کروں۔ جو کچھ میں کہتا ہوں اس کامیرے ساتھ وہ دکھ کر۔
- ۱۲۔ اس نے شیخ کی کہی ہوئی بات مان لی۔ جب وہ عالمِ خواب میں پہنچا تو اس نے ان کے چہرے پر طمانچہ مارا۔
- ۱۳۔ صبح جب وہ خواب سے بیدار ہوا۔ تو فوراً اس شیخ کی خدمت میں پہنچا۔
- ۱۴۔ جب شیخ نے اس کے چہرے کو سیاہ دیکھا تو شیخ نے اسے آئینہ دیا تاکہ وہ اس میں اپنا چہرہ دیکھے۔
- ۱۵۔ اس نے جب اس آئینہ میں دیکھا تو اس نے اس سیاہی کو اپنے چہرہ پر پایا۔
- ۱۶۔ اے زمانے کے شیخ میں حیران ہوں گے میرے رخسار کا رنگ سیاہ کیوں ہو گیا ہے۔
- ۱۷۔ شیخ نے اس کو کہا کہ اے بھٹے انسان۔ مجھے تو آئینہ کی ماں نہ جان۔
- ۱۸۔ جو کچھ اچھا یا برآخواب میں نظر آئے۔ شاید وہ دیکھنے والے کے ہی چہرے کا عکس ہے۔
- ۱۹۔ اولیاء اللہ کراور ریاستے پاک ہیں۔ اللہ کا بندہ کیسے ریا کاری کر سکتا ہے۔
- ۲۰۔ ملائقی کامل اپنی بدنامی کے لئے اکثر اوقات غاظ بر است اختیار کرتے ہیں۔
- ۲۱۔ ناقص اپنی شہرت پا جتے ہیں تاکہ اس دھوکا بازی سے کچھ مال و وزر تو ان کوں

جائے۔

۲۲۔ کامل اگر اپنے آپ کو عیب میں بھتا کرے۔ تو اس کی اس غلطی کو مصلحت شمار کرنا چاہئے۔

۲۳۔ اگر کسی صاحب دل کی کوئی حرکت ناجائز ہو مگر اللہ اس کو پسند کرے تو یہ بخوبی سراپا جائز ہے۔

۲۴۔ حضرت شیخ سعدی شیرازیؒ جو عاشقتوں کے رازدار ہیں۔ انہوں نے گستان میں میرے حال کے مطابق ارشاد فرمایا ہے۔

۲۵۔ اگرچہ تمام عیب اس بندہ کے اندر موجود ہیں۔ ہر عیب کہ جو با دشاد پسند کرے وہ عیب نہیں بلکہ خوبی ہے۔

۲۶۔ اے خدا بخش نیک لوگوں کے اندر جو عیب ہوتا ہے۔ وہ اگر کوئی دیکھے تو در حقیقت وہ اس کا اپنا ہی عیب ہے۔

## ساتویں حکایت

۱۔ ایک خوش نویس نے پسندیدہ خط کے ساتھ اپنے با دشاد کو ایک مکتب لکھا۔

۲۔ ایک کمی، بے چین، جس کا پراؤ نا ہوا تھا۔ اپاک اس کے خط پر گزری۔

۳۔ اس نے سمجھا کہ کمی پیاسی ہے لہذا اس نے کچھ لمحہ اپنے ہاتھ کو روک کر لکھا۔

۴۔ پیاسی کمی جب اس ترسیاتی سے سیر ہو گئی تو غیر سے الہام کرنے والے نے یہ آواز دی۔

۵۔ اے لکھنے والے تو نے اپنا کام تو کر دیا۔ تو اچھی نسل کا انسان ہے اور بہت

- ۱۔ ای اچھا آدمی ہے۔
- ۲۔ اللہ نے تجھے شبنشاہی عطا فرمادی۔ چاند سے لیکر پھلی بکھ تجھے تصرف عطا فرمادیا۔ لہذا اب اپنے نام کا سکھ چاہا۔
- ۳۔ اس نے شکریہ ادا کیا اور قارئ ہو گیا۔ اور اپنے وقت کے انتظار میں بیند گیا۔
- ۴۔ دو سال کے بعد اسے باوشاتی مل گئی۔ اپنے نام کا ذلیلہ جاری کیا۔
- ۵۔ اپنے سر کو فرقہ ان کے ساتھ گھسا۔ اس کا نام خالد تھا۔
- ۶۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانیاں اس کے موافق ہو گئیں۔ واد واد وہ کیا ہی تکونہ دان پا دشاد تھا۔
- ۷۔ اس کی خوشنودی اس کی اطاعت میں ہے۔ تخلوق کا آرام اس کا آرام ہے۔
- ۸۔ اللہ کی خوشنودی اس سے ہڑ کر نہیں ہے کہ تو کسی رثی دل پر مرہم رکھے۔
- ۹۔ اگر کسی دل کو دکھ پہنچ تو اللہ کو بھی اس کا دکھ ہوتا ہے۔
- ۱۰۔ کسی کے پاؤں کا کام نہ کانا، هر سال کی عبادت سے بہتر ہے۔
- ۱۱۔ جب تک تجھ سے ہو سکے کسی دل کو نہ ستائا کہ تجھ پر اللہ باری تعالیٰ کی رحمت ہو۔
- ۱۲۔ اے بھائی بیبی راست اختیار کر۔ اپنا آرام نہ تلاش کر بلکہ تخلوق کی راحت چاہو۔
- ۱۳۔ تو نے ساکر اللہ پاگ نے، حضرت سلیمان کو جب کرو آ رہے تھے، کیا کہا؟

- ۱۸۔ کمزور ہیجنوں پر نگاہ رکھتا کہ تو ہیجنوں کا بھی دل نہ دکھائے۔
- ۱۹۔ حافظہ شیراز نے مجھے دادوی۔ اس لئے کہ وہ ہر راز کے واقف تھے۔
- ۲۰۔ شیخ بے پناہ فنون کے حامل ہیں لیکن ان کی ایک ہی بات کافی ہے کہ کسی کے دل کو آرام پہنچا، سبی ہمارا نہ ہب ہے۔ اور جو ہی بخشش کے لئے بھی کافی ہے۔

**چوبیسوال تحفہ:** اس رسالہ کے خاتمہ کے بارے میں اور

### اس مقالہ کے مطابق کچھ اشعار

- ۱۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف کہ یہ شاندار رسالہ کہ جو دلوں کو خوش کرنے والا ہے۔ نبی پاک ﷺ کی اور آپ کی آنکی تعریف میں کہ جنہوں نے دین میں اعلیٰ شان حاصل کی ہے۔
- ۲۔ اللہ کے نور اور نبی پاک ﷺ کے دل کے سرور، محبوب بارگاہ شہنشاہ حلوق مولانا ہیں۔
- ۳۔ آپ کا وجود دنیا میں موجود تمام وجودوں سے افضل ہے۔ آپ کی مثل کس نے دیکھا۔ اس عالم شہرود میں۔
- ۴۔ آپ کو جو قرب خداوندی حاصل ہے وہ فرشتوں کے لئے بھی جیوانی کا باعث ہے۔ آپ کی نگاہ آسمان پر ستارے دیکھنے والی ہے۔
- ۵۔ اس جہان کے انتظام و انحراف کرنے کے لئے بڑے جوش والے ہیں۔ سبھی آپ کا مرکز نشیب میں ہے اور سبھی بلندی پر۔
- ۶۔ سبھی مغرب کی طرف جاتے ہیں اور سبھی مغرب کی طرف۔ اور آپ سے

- شرم کی باعث برق باول میں پوشیدہ ہے۔
- ۷۔ سورج کی طرح ہر لحاظ سے تیز رفتار ہیں۔ سیاہ چادر کے اندر جورات کی طرح تاریک ہے اس میں پوشیدہ ہیں۔
- ۸۔ جس قدر آپ کی صفت کو بیان کرنے میں، میں نے قلم کو بلند کیا۔ آخر کار اس کی عاجزی کے طور پر سر شم کر دیا۔
- ۹۔ کہاں شائقت اور کہاں شبشاہ دین کی تعریف۔ بہتر بھی ہے کہ میں اپنے باتھوں کو دعا کئے اٹھاؤں۔
- ۱۰۔ یا اللہ مختار کائنات احمد رسول ﷺ کے صدقے۔ یا اللہ جناب علی حیدر کرار والی مشش جہات کے صدقے۔
- ۱۱۔ یا اللہ جملہ رسول اپاکباز کے طفیل۔ یا اللہ اپنے عزت والے کام کے صدقے۔
- ۱۲۔ یا اللہ شاہ شہید اس کربلا کے صدقے۔ یا اللہ میدان جنگ کے اشنازوں کے صدقے۔
- ۱۳۔ یا اللہ شاہ امام رسول مقبول کی آن کے صدقے۔ یا اللہ نیک نام اصحاب کی عظمت کے صدقے۔
- ۱۴۔ نبی کی مندی کی زینت کو ہمیشہ قائم و دائم رکھ۔ جو وارث علی شاہ، اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔

## غزل

- ۱۔ اس کے ہننوں نے بزرگ کا خط پہنچ گویا کہ سیاہی کے اندر آب حیات ہو۔
- ۲۔ میراً گریان اور دامن حاضر ہے۔ اے جنوں تو اس کے عادوں اور کیا چاہتا ہے؟
- ۳۔ اے میرے ساتھیو! میں کوئی اختیار نہیں رکھتا ہوں، وقت سحر کے نال و فریاد سے پچھ۔
- ۴۔ اس کے وصل کی محل سے میں کب تک جدا پڑا رہوں گا۔ جس طرح پانی کے بغیر پھیلی ترپتی ہے اس طرح میں اس کے بغیر کب تک ترپتار ہوں گا۔
- ۵۔ وارث کے عشق کی گدائی کر، ان سے ماگ، کہ ان کی درویشی ہی باوشاہی ہے۔

## منتخب غزلیات مصنفہ حضرت حاجی وارث علی شاہ صاحب

### مدظہ العالی

#### غزل اول (فارسی)

کرو خدا شانے او صل علی محمد  
 جان جہان فدائے او صل علی محمد  
 قدر بلند شاہ دین بہت رویف یا قدر  
 بہت قضا رضاۓ او صل علی محمد  
 رفت اپلور چون کلیم یود بہت و جوی او  
 دید مگر نیائے او صل علی محمد  
 تا فلک چاری بہر چا مسج رفت  
 داشت بسر ہوائے او صل علی محمد  
 وارث عاشق رسول بہر جتابہ ہون  
 ہاد ز درباءے او صل علی محمد

#### ترجمہ غزل اول - فارسی (نعت)

- ۱۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حمد و شکر تابے۔ آپ پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔ سارا جہان آپ پر فدائے۔ آپ پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔
- ۲۔ اے قدر والے اتو نے دین کے بادشاہ کی قدر اور عزت بہت بلند کی ہے۔

- الله تعالیٰ آپ کی رضا چاہتا ہے۔ آپ پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔
- ۳۔ جب موسیٰ کلم اللہ علیہ السلام طور پر گئے، اللہ کی جنتیں تو انہوں نے دہاں روشنی آپ ہی کی پائی۔ اللہ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں۔
- ۴۔ چوتھے آسمان تک کس نے حضرت مسیح علیہ السلام گئے؟ مگر آپ کے دیدار کی خواہش رکھتے ہوئے۔ آپ پر اللہ کی بے حساب رحمتیں ہوں۔
- ۵۔ وارث جو رسول اللہ ﷺ کے عاشق ہیں۔ جناب زیرہ: قول سلام اللہ علیہما کے دامے۔ وہ ہمیشہ آپ کے بر بائیں۔ آپ پر اللہ کی بے حساب رحمتیں ہوں۔

### غزل دوم (فارسی)

خوش از پانچ ارم گلزار کعبہ که باشد منزل ولدار کعبہ  
ہوائے سایی طوبیہ ندام رما بس سایی دیوار کعبہ  
سلامی خود ستود وارالسلام شوم گر ساعتے زوار کعبہ  
چبا گنجینہ ہا کردنہ مغلی ندانہ پنچس اسرار کعبہ  
اگر باری وہ بنت بلندم چشم خویش خونم خار کعبہ  
نمایم گوہر جان را نثارش چو یالم بار در دربار کعبہ  
ازان ہیت الحرم آمد دور کے حق شد مرکز پر کار کعبہ  
نہ تنہا مہرو مددور خدمت اوست بود گروان بنکارو بار کعبہ  
دو چشم اکابر شاد وارث منور ہاو از انوار کعبہ

## ترجمہ غزل دوم۔ فارسی (حمد)

- ۱۔ کعبہ شریف کا گزار باش ارم سے بہت اچھا ہے۔ چونکہ کعبہ دلدار کی منزل ہے۔
- ۲۔ طوبی کے سایہ کی خواہش میں نہیں رکھتا ہوں۔ میرے لئے کعبہ شریف کی دیوار کا سایہ ہی کافی ہے۔
- ۳۔ سلام خود میرے دارالسلام کی تعریف کرتا ہے۔ اگر میں ایک لمحے کے لئے کعبہ شریف کی زیارت کرنے والا ہن جاؤں۔ تو میں اس دارالسلام کی اپنی سلامیوں کے ساتھ تعریف کروں۔
- ۴۔ کتنے خزانے اللہ والوں نے اس میں پوشیدہ کر دیئے ہیں۔ کعبہ کے اسرار کو کوئی شخص نہیں جانتا۔
- ۵۔ اگر قسمت کی بلندی میری یاد ری کرے تو میں کعبہ کے کانے اپنی نگاہوں سے چڑوں۔
- ۶۔ میں اپنی جان کے گوہر کو اس پر قربان کر دوں۔ اگر کعبہ کے دربار میں کوئی بوجھ محسوس کروں۔
- ۷۔ کعبہ کے پرکار کا مرکز اگرچہ ہو جائے تو اس سے عزت! اگر خوب گھوٹنگ جائے۔
- ۸۔ چاند اور سورج ہی صرف اس کی خدمت میں نہیں ہیں بلکہ آسمان بھی کعبہ شریف کے کاموں میں لگا ہوا ہے۔
- ۹۔ شہ وارث کی آنسو بر سانے والی دلوں آنکھیں۔ کعبہ کے انوار سے بیش بیش روشن رہیں۔

## غزل سوم دراردو

ظہور نور رہت ہے تمام اطراف کعبہ میں  
 قلم کیا خاک اٹھائے گا کوئی اوصاف کعبہ میں  
 اگر رضوان کو یکدم بھی خدا کر دے تماشائی  
 ارم کو بھول جائے بھول جائے پھر نمازی لاف کعبہ میں  
 غبار آستان ہر روز جہاڑے مہر مژگان سے  
 بچائے ماہ ہر شب چادر شناف کعبہ میں  
 نہیں ہوتا ہے ناف جز مقام ناف میں پیدا  
 غزال ارض کی حق نے ہائی ناف کعبہ میں  
 مرے لاشے کو بھی پیوند خاک کعبہ کر دینا  
 ملایا تو نے یا رب جس طرح سے کاف کعبہ میں  
 گنابان صیرہ صاف دھل جاتے ہیں زائر کے  
 کبیرہ کیلئے بھی ہے کچھ اختلاف کعبہ میں  
 نصیب زائران پیچ کرامات و بزرگی ہے  
 ہمیشہ سے شرف پاتے رہے اسلام کعبہ میں  
 زبے عزت زبے تو قیر خدامان آنجا کے  
 پا از اشراف ہیں رہتے ہیں جو اجلاف کعبہ میں  
 صلے اس وصف گوئی کا نہیں ملے کا کچھ تجھے کو

مگر جب پہنچے گا اے بندہ و صاف کعبہ میں  
صفت تو کیا بیان کرتا ہے منصور ان الحق کی  
ہزاروں اس طرح کے ہیں پڑے نداف کعبہ میں  
اگر چشم حقیقت ہیں کوئی رکھتا ہے اے وارث  
خدا و مصلحتی کو دیکھے لیوے صاف کعبہ میں

### ترجمہ غزل سوم۔ اردو

- ۱۔ رحمت کے نور کا کعبہ کے تمام اطراف میں ظہور ہے۔ کعبہ شریف کے کمل اوصاف بیان کرنے کے لئے کوئی قلم کیار قم کرے گا۔
- ۲۔ اگر خداوند اور مذہب جنت ایک لمحے کے لئے بھی کعبہ کو دیکھ لے تو وہ ارم کو بھول جائے اور کعبہ شریف میں کوئی بڑی بات نہ کرے۔
- ۳۔ وہ ہر روز اپنی پلکوں سے اس آستان پاک کا غبار جھاڑے۔ اور ہر رات کو چاند کعبہ کے اندر اپنی شفاف چادر بچائے۔
- ۴۔ ہر نگزی ناف کے سوا اور کسی جگہ کستوری پیدائشی ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کے ہر نگزی ناف کعبہ کو بنا لیا۔
- ۵۔ یا اللہ! میری لاش کو بھی خاک کعبہ شریف میں دفن کر دیا ہے، جس طرح تو نے کعبہ شریف کے ساتھ کاف کو ملا دیا ہے۔
- ۶۔ گناہ صغيرہ زیارت کرنے والوں کے معاف ہو جاتے ہیں اور کعبہ میں بڑے گناہوں میں بھی کچھ کمی ہو جاتی ہے۔

- ۷۔ بے شک زیارت کرنے والوں کا نصیبہ عزت و بزرگی ہے۔ بیش سے ہی کعبہ میں بزرگان صاف شرف پاتے رہے۔
- ۸۔ وہاں کے خادموں کے لئے کیا ہی عزت ہے۔ کعبہ میں جو گناہ گار رہتے ہیں وہ دیگر اشراف سے زیادہ بہتر ہیں۔
- ۹۔ اس تعریف گوئی کا بدلت جھجے کیا ہے گا۔ مگر جب تو کعبہ میں پہنچ گا تو تب تجھے اس وصف گوئی کا صحیح بدلت ہے گا۔
- ۱۰۔ تو منصور انا الحق کی کیا تعریف یہاں کرتا ہے۔ ایسے سکھروں روئی و منٹے والے کعبہ میں پڑے ہونے ہیں۔
- ۱۱۔ اے وارث اگر کوئی حقیقت دیکھنے والی نیکاہ رکھتا ہے۔ تو وہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی وصاف طور پر کعبہ میں دیکھ سکتا ہے۔

### غزل چہارم (فارسی)

رسان یا رب بر کار مدینہ	فدا گرم پدر بار مدینہ
مدینہ رشک فردوس برین سست	کشم بر سر چو گل خار مدینہ
خوشاروزے کے چون بلبل نایم	نوائی چنی ہے گلزار مدینہ
تمی گویم رسان یا رب بیخت	غم ہستم طلبکار مدینہ
میجا آید از بہر عبادت	کے گر بست بیار مدینہ
شوم چون بردا خود را فروشم	رسم گر سوئے بازار مدینہ
رسد پیغم ملک زیر لوائش	بر افزار و چو سالار مدینہ

مجھے بولے گلتاں سے نہیں کچھ کام اے وارث  
شیم کا کل خمار سوچھوں گا مدینہ میں

### ترجمہ غزل چشم۔ اردو

- ۱۔ اُبھی وہ کون سادوں ہو گا کہ میں مدینہ شریف میں پہنچ جاؤں گا، میں شاہ کو نہیں پہنچ کے دراقدس کو بوس دوں گا۔
- ۲۔ اگر دونوں جہانوں کے شہنشاہ کے دربار میں اللہ تعالیٰ پہنچا دے تو میں مدینہ میں اپنی جان کا نذر ان پیش کروں گا۔
- ۳۔ اے میرے دل اگر مجھ پر اللہ کا کرم ہو تو جو کبھی موی اعلیٰ السلام کو کوہ طور پر ماں میں وہی جلوہ مدینہ شریف میں پاؤں گا۔
- ۴۔ میں نیازِ مندی ہالہ و فریاد اور آد و فنا کا مکہ دشتِ رُتیں ہنا کر مدینہ شریف میں حاضر ہوں گا۔
- ۵۔ موت کو میں ہرگز اپنی جان نہ دوں گا۔ مگر جب میں مدینہ شریف میں پہنچ جاؤں گا تو پھر اجازت دوں گا۔ تاکہ مجھے مدینہ کی خاک نصیب ہو جائے۔
- ۶۔ یا اللہ اگر تو میری خواہش کو پورا کرے تو میری بھی نیت ہے کہ میں مدینہ شریف میں جا کر وائی چل کروں گا۔
- ۷۔ میرا یہ سرپے کا رہے لیکن یہ کام اسی دن آئے گا جب میں اس سرکے مل چل کر مدینہ شریف میں پہنچوں گا۔
- ۸۔ دوستو! اُس وقت میرے سامانِ عشرت کے بارے میں نہ پوچھو۔ جب

میں کھڑے ہو کر مدینہ شریف میں بیک گھوں گا۔  
۹۔ اے وارث مجھے گھاتاں کی خوبیوں سے کچھ کام نہیں۔ میں تو اس محبوب کے  
کا کل شمار کی خوبیوں مدینہ شریف میں سوچ گھوں گا۔

## غزل ششم (فارسی)

خوشاد میکه گذارم قدم براد نجف  
شوم ثار مزار شریف شاو نجف  
میکه نار قیامت گیرد عالم را  
ملائکان بھس آئند در پناہ نجف  
چرانگ مهر فروزان بود بر وے زمین  
منور بست دو عالم ز نور ما و نجف  
اگرچہ کون و مکان ست زیر حکم علی  
قرار داد شبشاہ تخت گاؤ نجف  
از ان زمان کہ شبشاہ دین قیام گرفت  
گزشتہ است ز عرش برین کاؤ نجف  
قیاد در غلطی عتل کل ز پیتابی  
بوئے عرش در آمد باشتباہ نجف  
ہزار جهد نمود و نیافت سر سبزی  
ش برد تا بجان باشبان گیا و نجف

بجز خدا و تیربیر کے نمیدان  
کہتا کباش رسیدت پائیگا و نجف  
حدیث از محل و مکشون چہ میکنی وارث  
ہزار خلد نیزد پر بارگا و نجف

### ترجمہ غزل ششم۔ فارسی

- ۱۔ دو کیا ہی اچھا وقت ہو گا کہ جب میں نجف شریف کے راستے میں قدم رکھوں گا۔ نجف شریف کے شاہ کے مزاد انور کے میں قربان ہو جاؤں۔
- ۲۔ جس وقت قیامت کی آگ سب جہاں کو پکڑے گی۔ اور نجف شریف کی پناہ میں تمام فرشتے آجائیں گے۔
- ۳۔ سورج کا چراغ زمین کو روشن کرنے والا ہو جائے۔ جبکہ نجف کے چاند کے نور سے دونوں جہاں روشن ہیں۔
- ۴۔ کون و مکان بھی کے حکم کے زیر اثر ہیں۔ نجف کی تخت گاہ شہنشاہ کا فیصلہ ہے۔
- ۵۔ اس وقت سے لے کر کہ جب شہنشاہ دین نے دہاں قیام کیا۔ نجف کی کاہ عرش سے بھی بلند ہو گئی ہے۔
- ۶۔ عتل کل غلطی سے بے قراری کی وجہ سے گر پڑے گی۔ نجف کے شہ میں جب وہ عرش کی طرف آئے گا۔
- ۷۔ ہزار کوشش کی لیکن سر بزرگی حاصل نہ ہوئی۔ جب تک جنت کا بانہان نجف شریف کا گھاس جنت میں نہ لے گیا۔

۸۔ اللہ تعالیٰ اور نبی پاک ﷺ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ نجف اشرف کا مرتبہ کہاں تک پہنچا ہوا ہے۔

۹۔ اسے دارثِ اباغ اور پھول کے متعلق تو کیا ہاتھیں کرتا ہے، کہ ہزاروں ہائی بھی نجف شریف کی بارگاہ کا مقابله نہیں کر سکتے ہیں۔

### غزل ہفتہم (اردو)

نجف اشرف زمین پر گرد ہوتا  
 زمین پر معدن گوہر ہوتا  
 نجف گر مسکن سورہ ہوتا  
 زیارت گاہ تغیر ہوتا  
 بجا ہے گردہ صدر ہوتا  
 عروی دین کو زیدہ ہوتا  
 سلیمان کو کہاں ملتی وہ خاتم  
 نجف اشرف میں گردیدر ہوتا  
 سکندر کو نہ ملتی راہ حیوان  
 اگر شاہ نجف رہبر ہوتا  
 نجف میں گرد کرتا خاکروپی  
 تو دامن صہر کا پر زر ہوتا  
 اگر شاہ نجف رجتے عدم میں

کسی کو حکم حق پادر نہ ہوتا  
 تجہیر لمحک لمحی نہ کہتے  
 اگر شاہ نجف ہمسر نہ ہوتا  
 اگر رجعت نہ کرتا تا قیامت  
 نمایاں پھر شہ خاور نہ ہوتا  
 اگر سر پر نہ ہوتا سایہ شاہ  
 کبھی وارث برپن سر نہ ہوتا

### ترجمہ غزل ہفتہم۔ اردو

- ۱۔ اگر نجف اشرف زمین پر نہ ہوتا تو یہ موتیوں کی کان زمین پر نہ ہوتی۔
- ۲۔ اگر نجف اشرف مولائی سروز کا مسکن نہ ہوتا زیارت گاہ تجہیر نہ ہوتی۔
- ۳۔ یہ بات درست ہے کہ اگر شہ صفا زندہ ہوتے تو دین کی دہن کو زیور حاصل نہ ہوتا۔
- ۴۔ حضرت سلیمان کو وہ انوکھی کہاں ملتی اگر نجف اشرف میں حیدر کراز نہ ہوتے۔
- ۵۔ سکندر کو آب حیات کا راستہ نہ ملتا۔ اگر شاہ نجف اس کی رہنمائی نہ فرماتے۔
- ۶۔ اگر سورج نجف اشرف میں خاک روپی نہ کرتا تو اس کا دامن سونے سے نہ چمکتا۔
- ۷۔ اگر شاہ نجف عدم میں رہتے تو کسی کو اللہ کے حکم کا یقین نہ ہوتا۔
- ۸۔ نبی پاک لمحک لمحی ارشاد نہ فرماتے اگر شاہ نجف ہمسر نہ ہوتے۔
- ۹۔ مشرق کا باڈشاہ سورج اگر واپس نہ آتا تو پھر کبھی شاہ خاور نہ ہوتا۔

۱۰۔ اگر سر پر شاہ کا سایہ ہوتا تو ارش بھی نگے سر نہ ہوتے۔

## غزل ہشتم (فارسی)

دل من بجاۓ کربلا شد  
 روا شد خوشنما شد بس بجا شد  
 زمین کربلا خوشنز عرش است  
 کہ راحت گاہ آن گلگون قبا شد  
 نباشد بیش ازین رتبہ کے را  
 سوار دوش شاہ انبیاء شد  
 نمیگویم کہ آن شہنشہ لب رفت  
 چو در بحر شہادت آشنا شد  
 شہید تھے سر تابان نکھلے  
 مگر پاندھ تسلیم و رضا شد  
 خوش مقوم دشت ماری را  
 زینش سر ببر خاک شنا شد  
 ز حال معزکہ و مگر چہ گویم  
 تو پنداری کہ حشر آنجا پا شد  
 بحیرام کہ گردون چون تا فتاو  
 اسکر خالمان آل عبا شد

چو کرم جو ات تخریج آن حال  
گلو گیر قلم آه و بکا شد  
چہ گوید وصف آن شہید دارت  
ظبور قدرت شیر خدا شد

### ترجمہ غزل ہشتم۔فارسی

- ۱۔ میرا دل ہتاۓ کر بنا ہوا۔ جائز ہوا۔ بہت اچھا ہوا۔ بہت ہی درست ہوا۔
- ۲۔ کر بنا کی سرز میں عرش سے بھی بڑھ کر ہے، کہ وہ سید الشہداء تکلوں تباکی آرام گاہ ہے۔
- ۳۔ جوان بیان کے سردار ہیں ان کے کندھے کا سوار ہوتا، کسی کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی رتبہ نہیں ہے۔
- ۴۔ میں نہیں کہتا کہ وہ باادشا و پیاسا سا چاگیا، جب وہ شہادت کے سمندر کا واقف ہو گیا۔
- ۵۔ پہنچنے والی تکوار کے آپ شہید نہ ہوتے، لیکن آپ حلم و رضا کے پابند ہو گئے۔ اس لئے شہید ہو گئے۔
- ۶۔ ماری کے دشت کے کیا کہنے کیس کی زمین ساری کی ساری ناک شفا ہن گئی۔
- ۷۔ جنگ کے حالات کے بارے میں، میں زیادہ کیا کہوں، گویا کہ وہاں خشر پا ہو گیا۔
- ۸۔ میں تیران ہوں کہ آسمان کیوں نہ گرپزا۔ کہ آں عیناً ظالموں کی اسی رہ گئی۔

۹۔ جب میں نے اس حال کی وضاحت کرنے کی دلیری کی تو میرے قلم کی آہو  
بلکے ساتھ گا پکڑا گیا۔

۱۰۔ اے وارث! اس شبیر (سیدنا امام حسین) کے اوصاف کیا بیان کروں۔ کہ  
جو شیر خدا کی طاقت کا ظہور ہے۔

## غزل نہم دراردو

ام ہے خلد ہے یا کربلا ہے  
خوبصور قدرت رب العالا ہے  
متحم اُس جا کوئی گھلوں قبا ہے  
کہ جس پر دل مرا یارب فدا ہے  
جا لاتی ہے بو بحر بحر کے دامان  
الہی کون محل اُس جا کھلا ہے  
ہوا پر نور جس سے شرق تا غرب  
وہ کیا آفتاب پر نیا ہے  
ملائک ہیں جہاں دربان و خادم  
خدا جانے وہاں اسرار کیا ہے  
نیاز اُس کو بھلا کب ہو کسی سے  
خریدار اُس کے نازوں کا خدا ہے  
کیا ملعون نے شہ پر چڑھائی

فلک کو آج تک رنج و عنا ہے  
 جگر خونی ہوئے روز شہادت  
 گواہ اس رمز کی برگ حتا ہے  
 ہوئی جس دم شہادت ماریہ میں  
 تجمی سے نامزد کرب و بala ہے  
 نخبرتا ہی نہیں وارث کسی جا  
 کسی کی جتنیوں میں پھر ربا ہے

### ترجمہ غزل نہم۔ اردو

- ۱۔ ادم ہے، خلد ہے یا کربلا ہے یہ سب جگہیں بزرگ و ہر قبر کریم کی طاقت کے نہیں کی جگہیں ہیں۔
- ۲۔ اس جگہ کوئی نکلوں قباق تم ہے۔ کہ جس پر یارب میرا دل قربان ہے۔
- ۳۔ صبح کی ہوا اپنا دامن خوبی سے بھر بھر کر لارہی ہے۔ یا انہی اس جگہ آخر کون سا پھول کھلا ہوا ہے۔
- ۴۔ جس کی وجہ سے مشرق سے مغرب تک ہوا پور ہو گئی ہے۔ وہ کیسا روشنی سے بھرا ہوا آفتاب ہے۔
- ۵۔ جس جگہ فرشتے دربان اور خادم ہیں۔ خدا جانے کہ وہاں کیا راز ہے۔
- ۶۔ اس کو بھلا کب کسی کی منتاجی ہے۔ جس کے نازدواں کا خریدار خود اللہ تعالیٰ ہے۔
- ۷۔ اس ملعون نے شاد پر حملہ کیا جس کی وجہ سے سورج کو آن تک دکھا اور تکلیف ہے۔

- ۸۔ شہادت کے دن جگر زخمی ہو گئے۔ اس درد کا گواہ مہندی کا پڑھے ہے۔
- ۹۔ جس گھری ماری میں آپ کی شہادت واقع ہوئی۔ تب سے وہ مقام کرب و بائیکی جگہ ہے۔
- ۱۰۔ وارث کسی جگہ خبر تاہی نہیں ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی کی تلاش میں پھر رہا ہے۔

### غزل دہم (فارسی)

بمشهد گر سرم سودے چہ بودے  
 درش محبود من بودے چہ بودے  
 حباب آسا تم در سیل انتم  
 رو آن روپه چیودے چہ بودے  
 غبارم را اگر باو سحر گاه  
 بکوئے شاه بر بودے چہ بودے  
 مرا اسے کاش سلطان دو عالم  
 سگ در گاه فرمودے چہ بودے  
 نفل سند شوش آن شاد  
 سراپا تم چو فرسودے چہ بودے  
 اگر تیر مژہ را آن کماندار  
 بکیس چشم انہو دے چہ بودے

خداوند بہینا نے دل من  
مئے عشقش گر آمودے چہ بودے  
اگر مانند شانہ پہنچ من  
گردہ زان زلف بکشودے چہ بودے  
سر راحت اگر میکامت بکسر  
غمش در سینہ افزودے چہ بودے  
شب و روزست چون دولاپ در چرخ  
دے وارث گر آسودے چہ بودے

### ترجمہ غزل دہم۔ فارسی

- ۱۔ مشبد شریف میں اگر میر اسر گھتا تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر اس در کا دروازہ میرا  
مبکو ہوتا تو کیا ہی اچھا ہوتا۔
- ۲۔ حباب کی طرح میرا جسم میرے آنسوؤں کے سیا ب میں مشبد کے روشن  
شریف کا راستے کرتا تو کیا ہی اچھا ہوتا۔
- ۳۔ اگر سن کے وقت کی ہوا میرے غبار کو شاہ کی گلی میں لے جاتی تو کیا ہی اچھا  
ہوتا۔
- ۴۔ کاش دونوں جہانوں کا با دشاد مجھ کو اپنی بارگاہ کا کتنا کہہ دیتے تو کیا ہی اچھا  
ہوتا۔
- ۵۔ اس شاہ کے شوش گھوڑے کی نعل کا تکوہ اگر میرے جسم کو تحسینا تو کیا ہی

اچھا ہوتا۔

- ۶۔ اگر وہ تیر انداز اپنی پلک کے تیر کو میری آنکھ کے قبیلے میں رکھتا تو کیا یہی اچھا ہوتا۔
- ۷۔ یا اللہ! میرے دل کی صراحی میں اس کے عشق کی شراب اگر آ جاتی تو کیا یہی اچھا ہوتا۔
- ۸۔ اگر میرا نجیب سکنی کی طرح اس کی زاف کی گردہ کو کھوتا تو کیا یہی اچھا ہوتا۔
- ۹۔ اگر راحت تکمیل طور پر ثتم ہو جاتی اور اس کا فم میرے سینے میں بڑھ جاتا تو کیا یہی اچھا ہوتا۔
- ۱۰۔ رات دن جیسے کنوں کی چڑھتی گھومتی رہتی ہے۔ اسی طرح دارث کا دم اگر آسودہ ہو جاتا تو کیا یہی اچھا ہوتا۔

## خاتمة الطبع

تمام تر تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں اور اس کا احسان ہے کہ کتاب  
بدایت مآب تکریم الاصفیاء در مدح جناب مرشد حقیقت آگاہ حضرت حاجی سید دارث  
علی شاہ مدظلہ از تسانیف شیخ خدا بخش متفاصل پشاوری و چند غزلیات از افواہات حضرت  
مددح حسب فرمائش جناب مولوی محمد علی صاحب وکیل عدالت دیوانی پٹنہ و آنر بری  
محضر بیٹھ مطین قیصری واقع عظیم آباد پٹنس سے باہتمام کثرت خوبی ممکن ظلیل الدین علی عن  
اوآخر ماہ دسمبر ۱۸۸۸ء بہرطابیت ۲۷ ماہ و نیم الٹانی ۱۳۰۶ھ کو شائع ہوئی۔ اس کی کتابت  
عادل حسین عابد نے کی۔

# سلسلہ وارثیہ کے بنیادی مأخذ

- ۱۔ تکونۃ الاصنیا (قاری):
  - ۲۔ سین انتیس:
  - ۳۔ وسیله بخشش:
  - ۴۔ ضیافت الاحباب کلیات مکتوبات:
  - ۵۔ شہاب ہاتق موسوم بر (کفر):
  - ۶۔ رسالہ رحمات الانس:
  - ۷۔ حیات وارث:
  - ۸۔ ملکوۃ خاقانی المعرف معارف وارثیہ:
  - ۹۔ حیات وارث:
  - ۱۰۔ مہمان الحنفیہ فی ارشاد الوارثیہ:
  - ۱۱۔ انیسویں صدی کا صوفی (انگلش):
  - ۱۲۔ رسالہ تعارف:
  - ۱۳۔ جلوہ وارث:
  - ۱۴۔ الوارث (انگلش):
  - ۱۵۔ آنتاب ولایت:
  - ۱۶۔ تکس جمال:
  - ۱۷۔ عرفان حق:
- مشی خدا بخش شائع دریا آبادی  
سید عبدالآزاد شاہ وارثی  
مرزا قاسم جان مرزا پوری  
حاجی اوگھٹ شاہ وارثی  
حاجی اوگھٹ شاہ وارثی  
حاجی اوگھٹ شاہ وارثی  
مرزا منم بیک فتح پوری  
فضل سین وارثی صدیقی اناوی  
محمد ابراء نیم بیک شیدا وارثی تکھنوی  
محمد ابراء نیم بیک شیدا وارثی تکھنوی  
انخار سین وارثی کا کورڈی  
حضرت بیہم شاہ وارثی ااناوی  
حکیم محمد صدر علی وارثی  
حاجی غفور شاہ وارثی حسامی  
پروفسر فیاض کاوس وارثی  
راشد عزیز وارثی  
راشد عزیز وارثی

## خصوصی گزارش

تمام احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ تصوف اسلام اور سلسلہ وارثیہ کے متعلق ایک جامع انسائیکلو پڈیا "معارف وارثیہ" مرتب کرنے کیلئے تقریباً کام بکھر لانہ تعالیٰ جاری ہے۔ یہ ایک انجمنی اہم اور مشکل کام ہے۔ جو اتنا کی فرمانیہ اس کے اس کاروگ نہیں بلکہ ایک نیم درج ہے۔ لبندہ اس کام کو منتقل شد اعلیٰ، اولیٰ ہادیہ جادہ، یہ محبیل تک پہنچانے کیلئے تمام احباب کی خدمت میں بحمد و امداد اللہ امیر طرعان ..... تکمیل تعاون کی گزارش کی جاتی ہے۔

اس انسائیکلو پڈیا کے مرتب کرنے کیلئے سرکار سیدنا حافظ وارث ملی، اور قدس سرہ العزیز، حضرت حافظ اکمل شاہ وارثی، الحاج فتحیر عزت شاہ وارثی، یگر انداز، اور مشاہیر سلسلہ وارثیہ کے متعلق ہر حجم کی شائع شدہ کتابوں، غیر شائع شدہ تحریروں (منظومات / قصیٰ کتابیں) وارثی فقرا، اور وارثی مشاہیر کی تاصیف، ان کے خطابات، گفتگو، انترویو، اعراس اور دیگر اجتماعات (تقریبات) کی آذیع، و یجع کیشیوں، ہی ذیع، ہی ذیع، ہی ذیع، سلسلہ وارثیہ کے زیر اہتمام کام کرنے والے اداروں، مساجد، مدارس اور انجمنوں کے متعلق جامع ریپورٹس، مختلف لوگوں کی سرکار وارث پاک اور دیگر فقرا، سے والیگی کے متعلق حالات و اتفاقات، مشاہدات اور تاثرات، خطوط، تصاویر، اخبارات، رسائل، تحقیقی مقالات اور مستند زبانی معلومات کی اشد ضرورت ہے۔

سلسلہ وارشیہ کی تاریخ، تعلیمات اور تبرکات کو آنے والی نسلوں کیلئے محفوظ کرنے کا فریضہ تمام وارثی احباب پر عائد ہوتا ہے۔ لہذا براہ کرم ایسی تمام دستاویزات اصل یا نقل کسی بھی حالت میں رقم السطور کو مبیا فرمائے کر مشکور و ممنون فرمائیں۔

اللہ کریم اس عظیم کام میں حصہ لینے والوں کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین ثم  
آمین یا رب العالمین بحق سید المرسلین ﷺ۔

### خاک در جیب

راشد عزیز وارثی المعروف فقیر حاجی مراد شاہ وارثی  
مکتبہ وارشیہ سنگھوئی، جہلم (پاکستان)

E-Mail: rawarsi707@gmail.com

Mobile: 0346-5849707---0333-5842707

